2467

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،16۔فروری 2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. جناب طاہر اقبال چودھری: This House resolves that the Government of Punjab should take immediate steps to upgrade Nishtar Medical College to the status of Medical University.

2. حاجی ذوالفقار علی: یہ ایوان جناب وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے اچھے اقدام فری تعلیم اور پہلی جماعت سے انگریزی کی تعلیم لازمی قرار دینے پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ P.S.T. ٹیچر جو انگلش نہیں پڑھا سکتے ان کے لئے کورسز/ٹریننگ کا اہتمام کیا جائے۔

3. محترمہ زیب جعفر: This House condemns the attitude of Indian Cricket Authorities on exclusion of the Pakistani Cricketers from the Indian Premier League. The people across Pakistan express their anger and protest against the nasty pre-plans of India and IPL franchises to ignore and humiliate the heroes of Pakistan Cricket by not offering the bids for available Pakistani Players. This malafide act was aimed to degrade not only the Pakistani Players but the whole Pakistani Nation as well. This House along with the whole Pakistani Nation condemns this contemptuous behavior of Indians and congratulates the Pakistan Under 19 Cricket Team on beating India in the Quarter Final of the ICC Under 19 World Cup.

4. جناب خالد جاوید اصغر گھرال: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت 25 ایکڑ تک زرعی اراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے۔

5. سیدہ ماجدہ زیدی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں جلد از جلد Overhead Bridge یا Underpass تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک کی شدید مشکلات سے

نجات مل سکے۔

2469

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

منگل،16۔فروری2010

(یوم الثلاثہ، یکم ربیع الاول1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر ایک منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿40﴾
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ
بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿41﴾ وَلَا
تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿42﴾
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿43﴾
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿44﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَ
اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ﴿45﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿46﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیات 40تا46

اے یعقوب کی اولاد! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو(40) اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمد ﷺ پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب تورات کو سچا کہتی ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکرِ اول نہ بنو، اور میری آیتوں میں (تحریف کر کے) ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منعفت) نہ حاصل کرو، اور مجھی سے خوف رکھو(41) اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ(42) اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو(43) (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تیئں فراموش کئے دیتے ہو، حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟(44) اور (رنج وتکلیف میں) صبر اور نماز سے

مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے، مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں(45)اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(46)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
آپ سا دونوں جہاں میں نظر آیا ہی نہیں
کیونکہ اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں
کوئی محبوب کا ثانی نہ محب کا ہمسر
ایک کا جسم نہیں ایک کا سایہ ہی نہیں
آپ نے جب سے نوازا ہے یا رسول اللہ
میں نے دامن کسی چوکھٹ پہ پھیلایا ہی نہیں
جس نے سرکار کے چہرے کی زیارت کر لی
اس کی نظروں میں کوئی اور سمایا ہی نہیں
کیونکہ اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں
آپ سا دونوں جہاں میں نظر آیا ہی نہیں

جناب سپیکر:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی کمی کے مسئلہ پر بحث کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کل پانی کے حوالے سے general discussion تھی لیکن اپوزیشن کے non-seriousہونے کی وجہ سے ایک دفعہ پھر یہpostponeہو گئی۔[**********************************]ہمارا پنجاب اس وقت پانی کے بہت بڑے بحران سے گزر رہا ہے اور آنے والا وقت ہمارے کسانوں کے لئے بہت مشکل ہوگا۔میری آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش ہے کہ وہ اس معاملے کو seriouslyلے اور آج ہی کے دن اس حوالے سےdiscussionرکھیں۔اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو پھر اس ایوان کی کوئی ضرورت اور فائدہ نہیں رہے گا۔پہلے بھی یہاں پر کافی issues آئے،discussہوئے لیکن حل نہ ہو سکے۔باہر لوگ جلوس لے کر آتے ہیں،آپ یہاں سے کمیٹی بنا کر بھیجتے ہیں لیکن اس کمیٹی کی سفارشات پر بھی کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔کمیٹی کے وہ ممبران جو آپ کے حکم سے باہر گئے ہوتے ہیں،لوگوں نے باہر سڑک پر ان کے کالر(collar) پکڑے ہوتے ہیں کہ آپ نے ہمارا احتجاج ختم کروایا تھا،آپ جواب دیں کہ ہمارا مسئلہ حل کیوں نہیں ہوا؟میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم ہر چیز کو بند کر کے رکھ دیں،معاملات کو اسHouseمیں لانا چاہیئے،ان پرdiscussionہونی چاہیئے۔ہم بالکل اپنا وہ کام نہیں کر رہے جو کہ ہمیں کرنا چاہیئے۔جب عدالتیں دیکھتی ہیں کہ ہم کچھ نہیں کرتے تو پھر وہ اس پر action بھی لیتی ہیں اور کام بھی کرتی

ہیں۔ ہمارے یہاں بیٹھنے سے اربوں روپے کا زیاں ہو رہا ہے جو کہ اس قوم پر بوجھ ہے۔ ہم عوامی

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

مسائل کو مد نظر نہیں رکھ رہے۔ ہم نے یہاں دہشت گردی کے نام پر سارے میلے رکوا دیئے ہیں۔ ہارس اینڈ کیٹل شو ہمارے پنجاب کا ایک بہت بڑا میلہ تھا اس میں کسان، زمیندار اپنے جانور لاتے تھے لیکن دہشت گردی کے نام پر اس کو بھی روک دیا گیا ہے۔ گلے کٹنے کے نام پر یہاں پنجاب کے بہت بڑے festival پتنگ بازی کو ہندوؤں کی رسم قرار دے کر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ دھماکے تو مسجدوں میں بھی ہو رہے ہیں، کیا ہم کل کو مسجدیں بھی بند کر دیں گے؟ دہشت گردی سے ڈرتے ہوئے ہم نے یہاں کے سکول بند کر دیئے ہیں۔ یہاں ہمارے پنجاب کی نیزہ بازی بہت مشہور تھی ہم نے دہشت گردی کے نام پر اسے بھی بند کر دیا ہے۔ اگر پنجاب اسمبلی کو threat آتی ہے تو باہر پتھروں سے ساری سڑک block کر دی جاتی ہے۔ ہم یہاں House میں ان مسائل کو discuss کیوں نہیں کرتے، ہم یہاں بیٹھ کر ان کے حل کے لئے کوشش کیوں نہیں کرتے، میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ ان مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بارے میں کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو نہیں بٹھایا، آپ ویسے ہی بیٹھ گئے ہیں، ابھی آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ ٹھیک ہے، یہ وقفہ سوالات آپ ہی کا ہے، مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے، اگر ایجنڈے کے مطابق نہیں چلنا تو چلتے جائیں، مجھے کیا اعتراض ہے؟ آپ کی مرضی ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے جن چیزوں کی نشاندہی کی ہے میں اسی حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ پانی کے حوالے سے اللہ کی رحمت ہوئی ہے، بارشیں ہوئی ہیں۔ ہمارے پاس پانی بہت کم تھا لیکن پچھلے ہفتے اللہ کی رحمت ہوئی اور بارشوں کی وجہ سے پانی آ گیا ہے۔ ہماری چشمہ جہلم لنک کینال کھل گئی ہے۔ میں اس پورے House کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس بارش کے بعد اللہ کے فضل سے اب ہم اس position میں آ گئے ہیں کہ پورے پنجاب میں گندم کی فصل کو دو مزید پانی دیں گے۔

جناب سپیکر! معزز رکن نے دہشت گردی کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی حکومت کو بعض ایسے اقدامات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس وقت یہ ہماری مجبوری ہے، ہماری پاک فوج جنگ لڑ رہی ہے اور کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب اس ملک سے دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔ آج پنجاب میں کوئی سکول بند نہیں ہے۔ کالج اور یونیورسٹیاں، مساجد کھلی ہیں اور اسمبلی کا اجلاس چل رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ پنجاب میں کافی دیر سے دہشت گردی کی کوئی بڑی واردات بھی نہیں ہو پائی۔ انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی اس پر مکمل طور پر قابو پالیا گیا تو وہ تمام میلے، ٹھیلے، festivals جو کہ پنجاب کی روایت ہیں ان کو دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! جہاں تک پتنگ بازی کا مسئلہ ہے، ہمیں Kite Association کی کوئی بھی تنظیم یہ یقین دہانی کروا دے کہ کسی کا گلا نہیں کٹے گا تو حکومت پتنگ بازی کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے لیکن ہمیں یہ assurance کوئی دیتا ہے اور نہ ہی کوئی یہ assurance دینے کے لئے تیار ہے۔ جب کسی کا گلا کٹتا ہے تو اسے media پر دکھایا جاتا ہے اور حکومت پر اعتراض آتا ہے اس لئے ہم نے مجبوری سے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ میں اس House میں کہتا ہوں کہ ہمیں Kite Association کی طرف سے assurance دے دی جائے کہ کسی کا گلا نہیں کٹے گا تو ہم پتنگ بازی کی اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سے ہمیں بچنا ہی چاہئے۔ شاہ صاحب! تشریف رکھیں، میری بات سنیں۔ میں ان کی بات سن کر جواب دے رہا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جواب تو ہم نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں بھی سننے کا حقدار ہوں۔ انہوں نے دونوں باتیں بڑی اچھی کہی ہیں۔ پتنگ بازی سے متعلق جو انہوں نے بات کی ہے وہ ان کا انتہائی اچھا step ہے۔ وہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چڑیاں دی موت تے گنواراں دا ہاسا" جبکہ یہ تو بندوں کی موت ہے لہذا اس سے ہمیں بچنا چاہئے، جو ایسا کام کرتے ہیں انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جی، اللہ رکھا صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے ان کی بات کا جواب تو دینے دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! نہیں، میں نے اللہ رکھا صاحب کو floor دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو بات کی ہے میں نے ابھی اس سلسلے میں بات کرنی ہے۔ آپ مہربانی کر دیا کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے، میں نے اب آپ کو منع نہیں کرنا، آپ نے اب بات کرتے جانا ہے۔ آپ چلتے جائیں۔ یہ House میرے لئے یا آپ کے لئے نہیں ہے، یہ سب کے لئے ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جب تک آپ سپیکر ہیں یا آئندہ آپ اس Chair پر ہوں گے میں بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، اللہ رکھا صاحب!

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سامنے ایک گنبد بنایا گیا ہے جس پر قرآن مجید فرقان حمید پڑا ہے وہاں کے سنگ مرمر کی عرصہ آٹھ دس سال سے صفائی نہیں کی گئی، براہ مہربانی اس کی صفائی کروا کر اس کو پالش کروا دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، متعلقہ محکمے کو اس کے بارے میں لکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ نے کہا کہ Treasury Benches والے بھی بھاگ گئے تو یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں میری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی بات کرے تو الفاظ کا چناؤ بہتر ہونا چاہئے۔ ان الفاظ کو حذف کیا جائے کیونکہ ہم یہاں پر موجود رہے اور ہم انتظار کرتے رہے کہ پانی پر debate شروع ہو۔ جب سپیکر نے House adjourn کیا ہم اس وقت گئے ہیں لہٰذا ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جو الفاظ شائستہ نہیں ہیں ان کو حذف کر دیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر میں نے یہاں کسی بات کا جواب نہیں دینا تو پھر یہاں پر میرے بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میرے کوئی غیر شائستہ الفاظ نہیں تھے تو چونکہ میں نے بولنا نہیں ہے اور وہ میرے بارے میں غلط بیان دے رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: دیکھیں، شاہ جی! بات سنیں۔ ندیم کامران اور طاہر سندھو صاحب! آپ دونوں حضرات شاہ صاحب کو واپس ایوان میں لے کر آئیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ ہم اس ایوان کے اندر non serious ہیں اور پھر اس چیز پر insist کرے کہ میں نے غیر شائستہ الفاظ نہیں کہے۔ (قطع کلامیاں)

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کا سوال نمبر 1116 ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: On her behalf سوال نمبر 1116 ہے۔ (معزز خاتون ممبر نے بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع ملتان میں سرکاری جنگلات کے رقبہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1116:سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنے رقبہ پر سرکاری جنگلات موجود ہیں اور مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا پروگرام ہے؟

(ب) ان سرکاری جنگلات سے سرکاری لکڑی کی چوری کے کتنے مقدمات گزشتہ تین سال میں درج ہوئے اور کیاکارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) جو مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کی تفصیل مرحلہ وار بیان کی جائے اور یہ بھی بتایاجائے کہ کیامذکورہ مقدمات کی پیروی تندہی سے کی جارہی ہے اگرہاں تواس کے کیانتائج برآمد ہوئے، کتنے مقدمات کے فیصلے ہوئے اور کتنے زیر التواء ہیں اور کن وجوہات کی بناپر؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع ملتان میں سرکاری جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ درختان برلب انہار 548.43 میل

2۔ درختان برلب سڑکات 254.00 کلومیٹر

سال 2009-10 میں mega project کے تحت نہروں کے ساتھ 210 ایونیو میل پر شجرکاری کرنامقصود ہے۔

(ب) پچھلے تین سالوں میں755 فاریسٹ کیسز درج ہوئے جس میں سے375 کیسز prosecute ہوئے۔129 کیسز compound ہوئے۔152 کیسز کی FIR درج کروائی گئیں ۔99 کیسز میں ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) 527 کیسز عدالت میں بھیجے گئے جن میں سے 361 کیسز کا فیصلہ ہوا۔ باقی کیسز مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جس کے لئے محکمہ پیروی کررہاہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ جز(ب) کے جواب میں آیاہے کہ "99 cases میں ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی" تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا

چاہتی ہوں کہ کیا کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیل بتائیں اور اس میں ملازمین کو کیا سزا دی گئی کیونکہ اتنے بڑے جرم کے لئے تادیبی کارروائی تو ایک چھوٹا سا لفظ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ضلع ملتان میں جو تادیبی کارروائی کی گئی ہے اس کے مطابق خان محمد، فارسٹر کو جبری ریٹائر کر دیا گیا ہے اور مرید حسین کو نوکری سے برخاست کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وحید الحسن، حشمت شاہ، طاہر محمود اور غلام قادر وغیرہ یہ سارے فارسٹر ہیں ان پر جرمانے ہوئے ہیں اور ان جرمانوں کی مکمل تفصیل میرے پاس موجود ہے، یہ ایک لمبی فہرست ہے اگر کہیں تو میں اپنی معزز ممبر کو دے دیتا ہوں۔ وحید الحسن، اظہر حسین، ملازم حسین، حشمت شاہ اور تیمور فارسٹ گارڈ ہیں ان پر 24 درخت چوری کرنے پر -/74,050 روپے recovery ڈالی گئی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! اگر اس تادیبی کارروائی کی detail کم از کم اس ایوان کی میز پر ہوتی تو میرے خیال میں اچھا ہوتا جس میں جرم کے ساتھ سزا کا بھی پتا چل جاتا۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب کہتے ہیں کہ اس کی detail ایوان کی میز سے لے لیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں ہے کہ "527 cases عدالت میں بھیجے گئے" تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال پہلے یہ سوال جمع کروایا تھا اور ابھی اس کا جواب آیا ہے تو ان دو سالوں میں صرف 527 cases عدالت میں بھیجے گئے کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں timber چوری کے cases ہوتے ہیں اس میں ذرا بتائیں کہ یہ ایک سال میں تقریباً دو اڑھائی سو کیس بنتے ہیں تو ان کا یہ جواب مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا کیونکہ timber cases ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں اور محکمہ ان کے خلاف FIRs درج کرواتا ہے لہٰذا اس کی بھی تھوڑی سی تفصیل بتا دیجئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جتنے کیس درج ہوئے ہیں میں نے ان کی تفصیل بتائی ہے۔ انہوں نے 07-2006 اور 08-2007 کا پوچھا ہے اس دوران جو کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں ان کے بارے میں، میں نے بتایا ہے کہ 755 کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور 375

prosecute ہوئے، 129 کیس compound ہوئے ہیں۔ میرے پاس ان کیسوں کی مع ان پر آنے والے اخراجات کی پوری تفصیل موجود ہے اگر یہ کہتے ہیں تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب ہے کہ سال 10-2009 میں نہروں کے ساتھ 210 میل شجر کاری کرنا مقصود ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس سال کے 8 مہینے گزر گئے ہیں، 210 میل میں سے اب تک کتنی شجر کاری ہو گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! mega project, Federal government کا funded ہے اور چونکہ ضلع ملتان کی بات ہو رہی ہے اس میں سگنائی کینال پر 50 میل، شجاع آباد کینال پر 100 میل اور ضلع ملتان کے 60 میل، یہ 210 میل بنتے ہیں تو اس پر کام شروع ہے اور اس کا خرچہ 12 لاکھ روپے ہے یہ اس سال کے end تک مکمل ہو جائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "برلب انہار، برلب سڑک"، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے ضلع ملتان میں Compact Forest Station کے لئے ان کے پاس کوئی رقبہ نہیں ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ابھی بھی محکمہ جنگلات میلوں میں کام کر رہا ہے یا کلومیٹر میں کر رہا ہے، تیسرا بتا دیں کہ محکمے کو اس سوال کا جواب دینے میں ڈیڑھ سال کیوں لگا کیونکہ مجھے نظر آتا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو کوئی ترجیح نہیں دی جاتی اور محکمے کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ سال تک جواب نہیں آتا، وزیر موصوف اس delay کا بھی جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ضلع ملتان میں کوئی بھی Compact Forest نہیں ہے۔ وہاں نہر اور سڑکات کے کناروں پر درخت موجود ہیں اس کی لمبائی کلومیٹروں میں لکھی ہوئی ہے۔ جہاں تک اس سوال کا جواب آنے میں تاخیر کا تعلق ہے تو آپ اسی پر اکتفا کریں ہم تو کہتے رہتے ہیں جب محکمے سے جواب آتے ہیں تو ہم بھیج دیتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب اس سوال پر supplementary question نہیں ہو گا، next question پر جائیں اس طرح تو آپ کی باری بھی نہیں آئے گی تو پھر میں کیا کروں گا؟ بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: اس کا جواب کیوں دیر سے آیا ہے؟

جناب سپیکر: اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: On her behalf Q. No. 1945 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ ثمینہ خاور حیات کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا گیا)

ضلع قصور جنگلات کی تفصیلات

*1945: **محترمہ ثمینہ خاور حیات:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے رقبے پر محکمہ جنگلات نے جنگل آباد کیا ہے؟

(ب) سال 2007 کے دوران اس جنگل سے کتنی لکڑی کاٹی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2007 کے دوران کاٹی گئی لکڑی سے کل کتنی رقم حکومت کے خزانے میں جمع ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) قصور فارسٹ ڈویژن 12510 ایکڑ نہری ذخیرہ 996 Compact Plantation میل Linear پلانٹیشن پر مشتمل ہے

(ب) سال 07-2006 کے دوران چھانگا مانگا جنگل سے 226,854 مکسر فٹ ٹمبر اور 153,571 مکسر فٹ بالن کی کٹائی کی گئی۔

(ج) سال 07-2006 کے دوران کاٹے گئے درختوں سے حاصل ہونے والی ٹمبر سے -/118,927 مکسر فٹ ٹمبر نیلام ہوا جس کی مالیت -/12157328 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی اور حاصل شدہ بالن سے 26786 مکسر فٹ بالن نیلام ہوا جس کی مالیت -/750,920 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوئی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ "ضلع قصور میں کتنے رقبے پر محکمہ جنگلات نے جنگل آباد کیا ہے۔ اس کا جواب آیا ہے کہ "قصور فارسٹ ڈویژن 12510 ایکڑ نہری ذخیرہ Compact Plantation نو سو چھیانوے میل Linear Plantation پر مشتمل ہے۔" میں نے وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا ہے کہ کیا یہ رقبہ آبادی اور ضروریات کے مطابق جنگلات کے لئے کافی ہے، اگر ناکافی ہے تو اس کو بڑھانے کے لئے بھی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پاکستان میں جنگلات کی شرح 3 فیصد ہے۔ دنیا میں مجموعی طور پر 25 فیصد رقبہ پر جنگلات ہونے چاہئیں لیکن اگر ہم ایک فیصد بھی جنگلات کو بڑھاتے ہیں تو اس کے لئے 10۔ ارب روپے درکار ہوں گے اور 5 لاکھ ایکڑ رقبہ درکار ہے اس لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ فوری طور پر پنجاب میں جو 3 فیصد شرح ہے اس کو بہت زیادہ بڑھایا جا سکے تاہم چھانگا مانگا جنگل میں 18۔ اگست کو ایک دن میں ایک لاکھ 6 ہزار پودے لگائے گئے۔ گزشتہ چھ سات سالوں میں 32 لاکھ 67 ہزار پودے لگائے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رفتار بہت بہتر ہے۔ پہلے جنگلات کی تعداد کم تھی اب Institute Punjab Economic Research کی رپورٹ آئی ہے کہ پہلے درختوں کی فی ایکڑ شرح 3 تھی اب فی ایکڑ 17 درخت ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت ناصر صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا محکمے نے پاکستان بننے کے بعد کوئی نیا جنگل لگایا ہے، اگر نہیں تو کیوں یا کیا حکومت کوئی نیا جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ سوال ہے۔ انہوں نے جز(الف) کا جواب دیا ہے تو میرا اس سے متعلقہ سوال ہے کہ پاکستان بننے کے بعد کوئی نیا جنگل لگایا گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال نہیں بنتا، ویسے وہ جواب دیں گے۔ جی، اولکھ صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!ہر سال جنگل لگانے کے دو موسم ہوتے ہیں، ایک مون سون اور دوسرا بہار کا موسم ہوتا ہے، اس میں باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے۔ پچھلے سال ہم نے دو کروڑ پودے لگائے تھے اوراسی طرح ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ چھانگامانگا کے جنگل کا مسئلہ ہے اس لئے میں ان کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ وہاں جو پودے لگتے ہیں ان میں سے الحمدللہ 90 فیصد ویسے ہی غائب ہو جاتے ہیں، کچھ گائیں کھا جاتی ہیں اور کچھ بندے کھاجاتے ہیں۔ یہ بات حقیقت ہے اور آپ بھی جانتے ہیں کیونکہ آپ بھی اس میں محنت کر رہے ہیں کہ British regime کے بعد وہاں آج تک ایک انچ جنگل کی زمین نہیں بڑھائی جاسکی اور جو جنگل تھا وہ بھی تباہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں نے بتایا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں 32 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں اور جو فروخت کئے گئے ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں جنگل برباد ہو رہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں۔ میں منسٹر صاحب سے شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ جنگل کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ سال 07-2006 کے دوران چھانگامانگا جنگل سے 226854 مکسر فٹ ٹمبر اور 153571 مکسر فٹ بالن کی کٹائی ہوئی ہے اور جز(ج) میں لکھا ہے کہ سال 07-2006 کے دوران کاٹے گئے درختوں سے حاصل ہونے والی ٹمبر سے 118927 مکسر فٹ ٹمبر نیلام ہوا تو باقی کی 107927 مکسر فٹ لکڑی کہاں گئی؟ اسی طرح بالن 153571 مکسر فٹ میں سے 26786 مکسر فٹ کے -/750920 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوئے اور 127785 مکسر فٹ کہاں گئے؟ انھوں نے جو ریٹ دیا ہے تو اس حساب سے بالن -/

28روپے اور لکڑ-/102 روپے فی مکسر فٹ نیلام ہوئی ہے۔کیامکسر فٹ کا یہ ریٹ بازار میں ہے جس پر انھوں نے نیلام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!نیلامی کا ایک طریق کار موجود ہے کہ جنگل میں بلاک بنتے ہیں، اس کے مطابق لاٹیں بنتی ہیں تو لاٹ بنانے کے وقت گزشتہ آخری تین نیلامیوں کی اوسط لگا کر ایک بنیادی قیمت مقرر ہوتی ہے جو DFO مقرر کرتا ہے اور اس کو seize conservative کر دیتا ہے۔اس قیمت پر نیلام عام ہوتا ہے جس کا باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے، ٹینڈر ہوتے ہیں اور اس میں ٹھیکیدار کے لئے کوئی شرط نہیں ہے، اس میں کوئی بھی ٹھیکیدار بولی دے سکتا ہے، اس طے شدہ قیمت سے بولی شروع ہوتی ہے اور اوپر جاتی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر!اس سوال میں ذکر ہے کہ 226854مکسر فٹ لکڑی کاٹی گئی اور 118927 مکسر فٹ کے پیسے جمع ہوئے تو باقی کی لکڑی کہاں گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!یہ سوال پہلے کا ہے وہ لکڑی اگلے سال نیلام کر دی گئی تھی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ باقی لکڑی اگلے سال نیلام ہو گئی تھی۔جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!جز(ج)کے جواب سے متعلقہ میرا سوال ہے کہ نیلام سے لے کر خزانے میں رقم جمع کروانے کے درمیان مک مکا کی جو امر بیل ہے اس سے بچاؤ کے لئے کیا محکمہ کے پاس check and control کا کوئی fool proof انتظام ہے، اگر ہے تو وزیر صاحب بیان فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! fool proof programme یہ ہے کہ جب لکڑی کو کاٹنا ہوتا ہے تو فارم5 ہوتا ہے، وہاں سے کٹ کر آگے جاتی ہے تو فارم6 میں درج ہوتی ہے اسے DFO confirm کرتا ہے پھر اس کی لاٹ بنتی ہے اور اس کے بعد enter ہوتی ہے۔جب لاٹ auction ہوتی ہے تو فارم6 میں درج ہوتی ہے۔

جناب سپیکر:ان کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا آپ کا نظام شفاف ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!نظام شفاف ہے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر1953 ہے۔

لاہور چڑیا گھر میں پرندوں کی تفصیلات

*1953: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 کے دوران کتنے پرندے لاہور چڑیا گھر کے لئے درآمد کئے گئے ہیں، درآمد کئے گئے پرندوں کے نام نیز کن کن ممالک سے کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال2008 کے دوران درآمد کئے گئے پرندوں پر کتنی رقم خرچ کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور چڑیا گھر نے2008 کے دوران کسی بھی ملک سے کوئی بھی پرندہ درآمد نہیں کیا۔

(ب) سال2008 کے دوران کیونکہ کسی بھی ملک سے کوئی بھی پرندہ درآمد نہیں کیا گیا اس لئے اس مد میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چڑیا گھر کے لئے جانور یا پرندے درآمد کرنے کا طریق کار کیا ہے اور کیا ٹینڈر کئے جاتے ہیں، اگر ٹینڈر کئے جاتے ہیں تو کیا یہ local کئے جاتے ہیں یا international level پر کئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر:جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!اس کو باقاعدہ اخبار میں مشتہر کیا جاتا ہے اور نیشنل وانٹرنیشنل اخبار میں دیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاج ختم کر کے واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب کو واپس ایوان میں لانے والوں کا بھی شکریہ اور آنے والے کا بھی شکریہ

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم کے تحت گئے تھے اور شاہ صاحب کو لے کر آئے ہیں۔ آپ سے request ہے کہ شاہ صاحب دو منٹ کی بات کرنا چاہتے ہیں، ذرا مہربانی فرما کر انہیں وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! ابھی بات کرنی ہے یا وقفہ سوالات کے بعد کریں گے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، ابھی کروں گا۔

جناب سپیکر: لیکن وہ تو بیٹھے نہیں ہیں جن کو آپ بات سنانا چاہیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے تو جناب سے گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، جناب! کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے واپس بلایا ہے اور میں منسٹر صاحب کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ وہ مجھے لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کہتے ہیں کہ:

آنے کے جس سے آئے بہار

(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں طاہر خلیل سندھو صاحب کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے واپس لانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ہمیشہ ہی بڑا اچھا کردار ادا کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے جب ڈانٹا ہے تو میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا ہے کہ بولتے رہو اور میں نے آپ کو چُپ نہیں کروانا۔ میرا آپ سے وعدہ ہے کہ جتنے دن بھی یہ اسمبلی بقایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اِدھر ہی بیٹھوں گا کیونکہ کورم کا مسئلہ ہوتا ہے اور میں بھی ایک ووٹ ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کے بولنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایک ممبر ہوں۔ میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ کے بولنے پر کوئی پابندی نہیں ہے لہذا آپ ایسی بات نہ کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات تو ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ایسی بات نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ کل جب یہاں پر پانی پر بحث ہونی تھی، جو بڑا اہم issue تھا، جس پر کورم point out کیا گیا اور اپوزیشن نے یہ بڑی زیادتی کی تھی۔ میں میجر صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ [*******] میں اب بھی اُس بات پر قائم ہوں اور میری یہ بات کوئی غیر شائستہ یا غیر پارلیمانی نہیں ہے۔ میجر صاحب میرے بڑے بھائی اور قابل احترام ہیں۔ وہ اس House کو اپنا unit سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ریٹائر فوجی ہیں اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ میں اس کو اپنا unit سمجھ کر چلاؤں۔

MR SPEAKER: Don’t be personal.

سید حسن مرتضیٰ: لیکن یہ پنجاب اسمبلی ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے personal نہیں ہونا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں personal نہیں ہوں۔ یہ تو میرے بڑے بھائی ہیں اور ابھی "پپیاں جپھیاں اور سارا کچھ کریں گے۔" میں نے ایک بات یہاں پر کی کہ پانی والا issue بڑا اہم ہے اور اِن سوالات و جوابات سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ہم جہاں سے کھاتے ہیں، جو ہمارا ذریعہ معاش ہے، جس سے ہمارے بچوں کی تعلیم وابستہ ہے اور ہماری صحت کے لئے طبی امداد اور سہولتیں بھی اُسی پیسے سے ملتی ہیں۔ کیا ہم یہاں پر آکر صرف -/2500 روپوں کے لئے حاضری لگاتے ہیں اور یہاں کورم پورا کر کے گھر چلے جاتے ہیں۔ ہم نے یہاں آکر آپ کی وساطت سے بات بھی کرنی ہے اور آپ نے ہی ہماری بات حکومت تک پہنچانی ہے۔ اگر آپ ہمیں ایسا کہیں گے تو حکومت تو پہلے ہی ہمیں سمجھتی ہے کہ یہ صرف کورم پورا کرنے والی مشینیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ابھی حکومتی بنچوں کی طرف سے جواب آیا کہ ہمیں ذمہ داری دے دی جائے کہ کوئی گلا نہیں کٹے گا تو ہم بسنت منانے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ یہ ہمیں گارنٹی دے دیں کہ آج کے بعد پنجاب میں کوئی بم دھماکا نہیں ہو گا، کوئی یہاں پر target killing نہیں ہو گی، کوئی مسجد ویران نہیں ہو گی اور کوئی سکول ویران نہیں ہو گا تو ہم سارے خوش ہیں۔ اب یہاں بٹھا کر صرف یہ کہہ دینا کہ ہمیں گارنٹی دے دیں۔ جناب! کیا اس بات کی کوئی گارنٹی ہے کہ کوئی وزیر گھر جاتا ہوا راستے میں نہ مارا جائے؟

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کسی کے پاس یہ گارنٹی نہیں ہے اور سب اللہ کے آسرے پر چل رہے ہیں۔ اگر ایک دن کسی لاہوریئے کو خوشی نصیب ہو جائے تو اس میں حکومت کو کیا اعتراض ہے؟ ایک دن آپ پابندی لگا دیں کہ آج موٹر سائیکل نہیں چلیں گے کیونکہ ڈبل سواری پر بھی تو روزانہ پابندی لگی ہوتی ہے۔ میری کوئی خواہش نہیں ہے کہ بسنت منائی جائے۔ میں تو general and

overall بات کرتا ہوں۔ کبھی یہ آواز آتی ہے کہ یہ ہندوانہ رسم ہے اور فلاں ہے۔ آج آپ نے مجھے بہت ٹائم دے دیا جس کے لئے میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی بات نہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: اب میں بیٹھ رہا ہوں اور اس وعدے کے ساتھ بیٹھ رہا ہوں کہ میں آئندہ اجلاس میں بولوں گا نہیں اور صرف بیٹھوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات تو ٹھیک نہیں ہے۔ آپ ناراض ہو رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ناراض ہو کر نہیں کہہ رہا بلکہ یہ تو آپ کا احترام ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بات کرنا آپ کا حق ہے۔ جو آپ کی جائز بات ہو وہ ضرور سنی جائے گی اور آپ کو اس کی اجازت بھی دی جائے گی لہذا آپ ایسا نہ کریں۔ آپ یہ زیادتی کی بات کر رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے میرا نام لے کر کئی دفعہ یہ remarks pass کئے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ سوالات کا ٹائم ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ میں نے ہی ان کو اجازت دی ہے۔ میں سوالات کے لئے 10 منٹ ٹائم اور بڑھا دوں گا اور یہ وقفہ سوالات 12 بج کر 40 منٹ تک چلے گا۔ جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے کئی دفعہ میرا نام لے کر یہ remarks pass کئے ہیں کہ میں فوجی ہوں اور unit کے مطابق House کو چلانا چاہتا ہوں۔ میں شاہ صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میں سابقہ فوجی ہوں اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ میں House کا وقت کبھی irrelevant بات کر کے ضائع نہیں کرتا اور to the point بات کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔ میں اب بھی اس چیز کا احتجاج کرتا ہوں کہ کل اگر منسٹر صاحب اُٹھ کر پہلے چلے گئے

تھے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومتی بنچ والے اُٹھ کر چلے گئے۔ میں نے اعتراض یہی کیا تھا کہ حکومتی بنچ نہیں بھاگے لیکن انہوں نے پھر وہی لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم اُس وقت اٹھ کر گئے تھے جب Chair نے House adjourn کیا تھا اس لئے House کے اندر irrelevant باتیں نہیں ہونی چاہئیں کہ جس سے سب لوگوں کا وقت ضائع ہو۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ سارے ہی سمجھدار ہیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! شاہ صاحب کے غیر پارلیمانی الفاظ حذف کر دیئے جائیں کیونکہ انہوں نے "جپھیوں اور پپیوں" کا ذکر کیا ہے لہٰذا الفاظ حذف کر دیئے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے غیر پارلیمانی الفاظ ہیں ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جی، جو الفاظ غیر پارلیمانی ہوں گے وہ الفاظ حذف کر دیئے جائیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: یہ خود irrelevant بات کرتے ہیں اور مجھ پر الزام لگا دیتے ہیں۔ میں نے تو کوئی بات ہی نہیں کی۔

جناب سپیکر: جو الفاظ غیر پارلیمانی ہوں گے تو وہ حذف کر دیئے جائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ میں اس اجلاس میں آئندہ نہیں بولوں گا اور ابھی انہوں نے خلاف ورزی کر دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی بات نہیں۔ اُن کو بولنے کا حق ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایسی بات کرتا ہی نہیں ہوں۔ اب یہ چُپ کریں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا آپ نے جواب دینا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ locally tender ہوتا ہے جس کے لئے Purchase Committee بن جاتی ہے۔ یہ tender باقاعدہ لوکل

اخبارات میں دیا جاتا ہے جس میں importers حضرات حصہ لیتے ہیں اور importers باہر کے بھی آسکتے ہیں۔ Purchase Committee میں چار افسران مقرر ہوتے ہیں اور شفاف طریقے سے tender کے ذریعے خرید کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو سمجھ آگئی ہے؟ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ لوکل ٹینڈر ہوتے ہیں جس میں importers حضرات اپنے طور پر حصہ لیتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سابق ڈائریکٹر چڑیا گھر کی تبدیلی کی وجہ کیا ہے اور 90۔شاہراہ میں چڑیا گھر کی جو زمین تھی اُس میں پارکنگ بنانے کی وجہ کیا ہے اس کے علاوہ چڑیا گھر کے کام کیوں رُکے ہوئے ہیں جو still pending ہیں؟ وہاں پر بے تحاشا کاٹ کباڑ اکٹھا ہوا پڑا ہے، لوگ جب وہاں سیر کرنے جاتے ہیں تو ان کے بچے کہیں کیچڑ میں پھسلتے ہیں اور کہیں اینٹوں پر گرتے ہیں اس کے علاوہ چلنے کے لئے بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔ بتایا جائے کہ یہ ترقیاتی کام کیوں رُکا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہی ہیں کہ ڈائریکٹر کو تبدیل کیوں کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! محکمے کا اختیار ہے کہ جب وہ کسی کی کارکردگی سے مطمئن نہ ہو تو اسے تبدیل کر دیا جاتا ہے لہٰذا ٹرانسفر/ پوسٹنگ تو routine کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: یقینی طور پر وہ ایڈمنسٹریٹو معاملہ ہے۔ جو اچھا کام نہیں کرتا اسے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات بھی انہوں نے کی ہے جو آپ نے سنی ہو گی۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): کیا کی تھی؟

محترمہ آمنہ الفت: میں نے کہا تھا کہ چڑیا گھر میں ترقیاتی کام کیوں بند پڑے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ ترقیاتی کام کیوں بند پڑے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! کام بند نہیں ہوا۔ وہاں پر ترقیاتی کام جاری ہے جس کی میرے پاس تفصیل موجود ہے۔ اگر محترمہ کہیں تو میں انہیں ساری تفصیل بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے پرندے درآمد کرنے کے حوالے سے سوال کیا ہے، اگر وہ کہتی ہیں تو میں ابھی اِن کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! معزز وزیر کو میں امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتی۔ وہ بے شک سوال کا جواب نہ دیں کیونکہ وہ بہت مشکل کا شکار ہیں۔ میں اگلا ضمنی سوال کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ مشکل کا شکار نہیں ہیں۔ اُن کے پاس آپ کے سوال کا جواب موجود ہے۔ محترمہ! ویسے آپ کا ضمنی سوال اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہم ٹائم بچائیں لہذا آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو کریں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 1963۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چھانگامانگا جنگل کی تفصیلات

*1963: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چھانگامانگا جنگل کتنے رقبے پر پھیلا ہوا ہے؟

(ب) چھانگامانگا جنگل میں سال 2008 کے دوران کتنے رقبے پر نئے پودے لگائے گئے؟

(ج) چھانگامانگا جنگل کی دیکھ بھال کے لئے کل کتنا سٹاف ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2008 کے دوران چھانگامانگا جنگل میں کتنے درختوں کی کٹائی کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) سال 2008 کے دوران کاٹے گئے درختوں کی کل کتنی رقم حکومت کے خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) چھانگامانگا جنگل 12510 ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

(ب) جنگل چھانگامانگا میں 08۔2007 کے دوران 300 ایکڑ رقبہ پر 217800 نئے پودے جات لگائے گئے۔

(ج) چھانگامانگا جنگل کی دیکھ بھال کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف تعینات ہے۔

1۔	مہتمم جنگلات	1	2۔	نائب مہتمم جنگلات	1
3۔	فاریسٹر	5	4۔	فاریسٹ گارڈ	
19					

(د) سال 08۔2007 کے دوران 11942 درخت کٹائی کئے گئے جن سے 99667 مکسر فٹ ٹمبر اور 84754 مکسر فٹ بالن حاصل ہوا۔

(ہ) سال 08۔2007 کے دوران کاٹے گئے درختوں سے حاصل ہونے والی ٹمبر میں سے 18591 مکسر فٹ ٹمبر نیلام ہوا جس کی مالیت -/41,55,065 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوا اور حاصل شدہ بالن سے 42377 مکسر فٹ بالن نیلام ہوا جس کی مالیت -/2,673,282 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوئی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرے دو تین ضمنی سوال ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جو بتایا گیا ہے کہ پودے لگائے گئے ہیں کیا وہ پودے اس وقت بھی موجود ہیں یا ضائع ہو گئے ہیں؟ دوسرا جز (ج) میں سٹاف کے متعلق جو بتایا گیا ہے اس میں میرا سوال یہ ہے کہ روزانہ کتنے مزدور مزدوری کے لئے آتے ہیں اور ان کو جو ادائیگی کی جاتی ہے وہ کتنی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں پہلے محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اس میں -/192 ملین روپے کی لاگت سے ریچھ گھر، بندر گھر، شیر گھر اور آبی پرندوں کا تالاب بنایا جا رہا ہے۔ ان پرندوں کا enclosure جدید طرز پر تعمیر کیا جا رہا ہے اور اس پر 19 کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑ دیں۔ وہ چلا گیا جہاں جانا تھا۔ آپ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کے سوال کا جواب دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! کیا یہ اگلا سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ اگلا سوال ہے اور اس سوال کا نمبر1963 ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! سوال کو دہرا دیں۔

جناب سپیکر: یہی تو میں کہتا ہوں کہ احتیاط کیا کریں۔ جی، محترمہ! آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ جز(الف) میں جو پودوں کی تعداد بتائی گئی ہے کیا وہ پودے ابھی تک موجود ہیں اور ان میں کتنے پودے ضائع ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہی ہیں کہ آپ نے جز(الف) کے مطابق جو پودے لگائے ہیں کیا وہ پودے موجود ہیں یا نہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! موجود ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جو تعداد انہوں نے بتائی ہے وہاں پر اتنے پودے موجود نہیں ہیں۔ میں یہ بات پوری ذمہ داری سے کہہ رہی ہوں کہ ان پودوں میں سے بے شمار پودے ضائع ہو چکے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے گزشتہ سال چھانگا مانگا میں ایک لاکھ چھ ہزار پودے لگائے تھے۔ وہاں میں دو دفعہ visit پر گیا ہوں اور وہ پودے موجود ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں انہوں نے سٹاف کے متعلق بتایا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ روزانہ مزدوری کی بنیاد پر کتنے لوگ آتے ہیں اور ان کو کتنی ادائیگی کی جاتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! روزانہ سو مزدور آتے ہیں اور ان کو چھ سو روپے مزدوری دی جاتی ہے۔ اس طرح کل مزدوری چھ لاکھ بنتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک بات House کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ آپ کو پتا ہے کہ روزانہ سائیکلوں پر آٹھ سے نو من لکڑی چوری ہو رہی ہے اور کسی مزدور کو کوئی ادائیگی نہیں ہو رہی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور اس طرح قوم کا کروڑوں روپیہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ یہ پیسے عملہ خود لے رہا ہے۔ آپ کو بھی خود ذاتی طور پر علم ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے شیخ صاحب کو کہا تھا کہ آپ specific بتائیں اور pin point کریں۔ میں ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اور میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ ان کے ساتھ سخت کارروائی کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر آپ خود انصاف کریں اور تھوڑی دیر کے لئے یہ بات بھول جائیں کہ آپ سپیکر ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: آپ انصاف کریں کہ کیا یہ نہیں ہو رہا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ جیسا خوبصورت defender کبھی نہیں آئے گا جتنا کہ آپ defend کر رہے ہیں۔ آپ خود انصاف کر دیں کہ کیا لکڑی چوری نہیں ہو رہی؟ (قطع کلامیاں)

MR.SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں بات کرتا ہوں۔ حضرت! جب تک یہ مجھے چاہیں گے اس وقت تک تو میں یہاں سپیکر ہی رہوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک آپ نے بات کی ہے تو آپ کے سوال کا جواب محکمہ کے متعلقہ وزیر صاحب نے دینا ہے۔ جنہوں نے یہ سوال پوچھا ہے یہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ کو اجازت نہیں ہے in between کہ جب وہ سوال کا جواب دے رہے ہوں تو پھر آپ اس میں interrupt کریں تو یہ بات مناسب نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ آپ کو بھی پتا ہے کہ لکڑی چوری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے humbly request کرتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں اور ان کو جواب دینے دیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سٹاف لکڑی چوری میں ملوث ہوتا ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے اور چھانگا مانگا جنگل میں جو ریلوے لائن ہے وہ بھی چوری ہو چکی ہے۔ اس کا کیا بنا، کیا وہ بر آمد ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے دو باتیں کی ہیں ایک تو لکڑی چوری کے حوالے سے کہ جو لکڑی چوری کرتا ہے اس کے خلاف آپ کیا کرتے ہیں؟ دوسرا وہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں سے ریلوے لائن چوری ہوئی ہے اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں اس کا تفصیلی جواب دیتا ہوں کہ ہمارے پاس جو کارروائی ہوتی ہے وہ Forest Act 1927 کے تحت ہوتی ہے۔ اس ایکٹ میں provision ہے اور اس کے rules ہیں۔ ان rules کے section 62 کے تحت لکڑی چور کو پانچ سو روپے جرمانہ اور چھ ماہ قید کی سزا ہے یا اس میں summary trial ہے۔ اب ہم نے قانون کو amend کیا ہے جو کہ approval کے لئے گیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق اس کی سزا بڑھا دی گئی ہے اور جو ایک لاکھ روپے کی لکڑی چوری کرے گا اس کو دس ہزار روپے جرمانہ ہے اور چھ سال قید ہے۔ حال ہی میں ہم نے مانیٹرنگ ٹیمیں بنائی ہیں۔ ملتان میں میاں جاوید تھا اس کو معطل کیا ہے اور اس کے خلاف پرچہ درج کروایا ہے، چنیوٹ میں پرچہ درج کروایا ہے۔ میرا ٹیلی فون ہر وقت کھلا ہے۔ ہم نے اس پر بڑی سختی کی ہے اور مانیٹرنگ ٹیمیں بنائی ہیں اور جہاں سے بھی لکڑی چوری کی کوئی اطلاع ملے گی میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے خلاف پرچہ بھی ہو گا اور کارروائی بھی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ابھی میرے جواب کو تو مکمل ہونے دیں۔ وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ ایک لاکھ لکڑی کی قیمت پر دس ہزار روپے جرمانہ ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ لاکھوں روپے کی لکڑی چوری کر لیتے ہیں اور ان کو صرف پانچ سو، پانچ ہزار یا دس ہزار روپے جرمانہ کافی ہے اور بعد میں لکڑی بھی انہی کو ہی دے دی جاتی ہے۔ کیا یہ جرمانہ کافی ہے جو وہ لکڑی چوری کرتے ہیں یا سزا دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: اب انہوں نے پہلے کی نسبت جرمانے کی تعداد زیادہ کر دی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! لکڑی تو لاکھوں کی چوری ہوتی ہے اور جرمانہ ہزاروں میں ہوتا ہے اس طرح تو چوری جاری رہے گی، کیا اس طرح کرپشن کو فروغ نہیں ملے گا؟

جناب سپیکر: پھر آپ particular case بتائیں یہ تو کوئی بات نہیں کہ ایسے فضول کہہ دیا جائے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! مجھے case کے حوالے سے بتادیں، انشاءاللہ ضرور کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنا ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس House میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو اس بات پر فخر ہے including myself کہ آپ ہمارے سپیکر ہیں اور یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اپنا ضمنی سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جز (ہ) کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ 08-2007 میں کتنا ٹمبر اور کتنا بالن فروخت ہوا ہے۔ پچھلے سوال کے جواب میں یہ تھا کہ پہلے بالن -/102 روپے کا فروخت ہوا اور اب -/224 روپے اوسط پر فروخت ہوتا رہا ہے۔ ٹوٹل بالن 84754 مکسر فٹ تھا جس میں سے صرف 42377 مکسر فٹ بالن فروخت کیا گیا ہے۔ آدھے سے زیادہ بالن ابھی بھی ان کے پاس پڑا ہوا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ٹمبر 99667 مکسر فٹ کاٹا تھا اور صرف 18591 مکسر فٹ فروخت کیا اور 81076 مکسر فٹ ٹمبر ابھی بھی ان کے پاس پڑا ہوا ہے۔ یہ بکتا ہے، چاہے کم پیسوں میں بکے یا زیادہ پیسوں میں اور یہ رقم سرکاری خزانے میں جاتی ہے۔ کیا محکمہ اس کے لئے کوئی

اقدامات کر رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کٹائی کر کے اسے بیچ کر اس کا پیسا سرکاری خزانے میں جمع کروایا جائے بجائے اس کے کہ یہ چوری ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ سوال دہرادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک بات آپ سن لیں کہ اس کا جواب تو انہوں نے پہلے دے دیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں چوری کی بات نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ چوری کی بات نہیں کر رہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جتنا حساب کتاب کر رہے ہیں جو بچ جاتا ہے اسے اگلی دفعہ ہم نیلام کرتے ہیں چاہے وہ بالن ہو یا ٹمبر۔ یہ جواب وہ دے چکے ہیں اس کے علاوہ آپ جو پوچھنا چاہتی ہیں وہ بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ جتنا بچ جاتا ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ آپ دیکھیں کہ اگر 99667 کٹائی کی گئی تو اس میں سے 18691 مکسر فٹ ٹمبر فروخت کیا گیا۔ کیا محکمہ کوئی ایسے اقدامات کر رہا ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ نیلامیاں ہوں کیونکہ جب تک وہ ٹمبر پڑا رہے گا تو لازمی طور پر وہ misuse بھی ہو گا۔ اس کی بہتری کے لئے کوئی اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو لکڑی بچ گئی تھی وہ اگلے سال نیلام ہو گئی ہے۔ ہم اس بات کو تقویت دے رہے ہیں۔ ہم اس کو exploit بھی کریں گے اور آئندہ اس پر کڑی نگرانی بھی ہو گی اور جلد نیلامی ہو گی۔

ملک علی عباس کھوکھر: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک علی عباس کھوکھر: شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف نے ابھی فرمایا کہ جنگل کی لکڑی چوری کرنے پر پرچہ درج کر کے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے لیکن ان سے میرا ایک سوال ہے کہ میرے حلقے میں ایک جنگل کا رقبہ 7523 ایکڑ ہے جہاں سے آج تک جتنی لکڑی کاٹی گئی ہے اس پر پرچے درج کئے گئے ہیں، میں رات اپنے حلقے میں گیا تو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ fresh question بنے گا۔

ملک علی عباس کھوکھر: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے لکڑی چوری کے خلاف بات کی ہے تو میں اس حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اولکھ صاحب! آپ ان کی بات سنیں اور اس کا جواب دیں۔ جی، فرمائیں!

ملک علی عباس کھوکھر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے لکڑی چوری کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی بات کی ہے تو یہ ایف آئی آر بے گناہ بندوں پر درج ہو رہی ہیں اور میرے حلقے میں جنگل کا عملہ ساری لکڑی پیسے لے کر بیچ رہا ہے اور بے گناہ لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج ہو رہی ہیں اور میرے پاس اس چیز کے ثبوت ہیں اور میں ان ثبوتوں کو صبح اسمبلی میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پچھلے ادوار کی ذمہ داری میں نہیں لیتا۔ اب میں کہہ رہا ہوں کہ کہیں بھی ہونے والی چوری کی مجھے کوئی اطلاع دے گا تو میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ ان کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔

ملک علی عباس کھوکھر: جناب سپیکر! جن لوگوں کے خلاف پرچے درج ہوئے ہیں ان کا اس لکڑی سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں میں ذمہ داری لیتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔

ملک علی عباس کھوکھر: جناب سپیکر! ایسے 22 بندوں کے خلاف کل جھوٹا پرچہ کاٹا گیا ہے اور انہوں نے کوئی لکڑی نہیں کاٹی بلکہ گارڈ نے خود پیسے لے کر لکڑی بیچی ہے اور ان لوگوں کے اوپر جھوٹا پرچہ کاٹ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اگر یہ میرے علم میں لائیں گے تو میں آپ کو ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ منسٹر صاحب سے ابھی بات کر لیں اور ان سے مل لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ایسے لوگوں کے خلاف آج ہی کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد حفیظ اختر چودھری صاحب کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: میرے سوال کا نمبر 2204 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائیویٹ سیکٹر میں جنگل کی تعداد میں کمی

*2204: **جناب محمد حفیظ اختر چودھری:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کی کٹائی کی مدت مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کم ہو رہے ہیں جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ محکمہ جنگلات پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات لگانے کے لئے تکنیکی اور مالی معاونت بھی کر رہا ہے۔1947 میں اوسطاً تین درخت فی ایکڑ موجود تھے جو کہ محکمہ کی کاوش سے 2001 میں PERI کی رپورٹ کے مطابق بڑھ کر 17 درخت فی ایکڑ ہو چکے ہیں جبکہ 2015 تک اس ہدف کو بڑھا کر 28 درخت فی ایکڑ کرنا ہے۔

(ب) پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کی کٹائی کی حد مقرر کرنے کے لئے تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں جنگلات کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے تو جواب بالکل ایسے ہی ہے جیسے کاغذی کارروائی میں ہر سال اپنے targets کو بڑھانے کے لئے دیا جاتا ہے کہ 1947 میں ہمارے plantation کی تعداد 3 درخت فی ایکڑ تھی لیکن جب زمینیں آباد ہوئیں تو اس کے بعد بہت سے درخت کاٹ دیئے گئے اور اب آپ، میں اور ہمارے تمام معزز ممبران بھی جانتے ہیں کہ اس وقت نہروں پر یا جنگلات میں کتنی plantation کاٹی جا چکی ہے اور اس میں کتنے plant کم ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی PERI کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس میں 17 درخت فی ایکڑ ہیں۔ میں آج بھی یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ رپورٹ غلط ہے اور اس کا جواب غلط دیا گیا ہے۔ اس میں درختوں کی تعداد 17 نہیں ہے کیونکہ اگر آپ نہروں کے اوپر چلے جائیں اور دیکھیں کہ اس وقت وہاں plantation کی تعداد پہلے سے بہت کم ہے اور میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ کسی ایک Forest Guard کو randomly select کر لیں اور اس Guard کے درختوں کی تعداد پوری ہو جائے تو میں اس میں مجرم ٹھہروں گا لیکن ایک بھی ایسا کوئی Guard نہیں ہے کہ جس کی plantation پوری ہو۔ اس میں بڑھانے کی بات تو بعد میں آئے گی لیکن یہ غلط figure quote کی گئی ہے کہ اس وقت درختوں کی تعداد 17 ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہاں پر آنے والی رپورٹ کے حوالے سے مختلف ایجنسیاں سروے کرتی ہیں۔ پنجاب اکنامکس ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایک بڑا ذمہ دار ادارہ ہے جس کی رپورٹ کے مطابق پہلے تین درخت فی ایکڑ تھے اور اب 17 ہو گئے ہیں۔ تین بلین روپے کا ابھی ایک میگا پراجیکٹ شروع ہو رہا ہے جس کی میعاد چھ سال ہے اور میں یہ بھی عرض کر دوں کہ جس طریقے سے شجر کاری مہم شروع کی جا رہی ہے تو یہاں چونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں forest کے متعلق سوال ہے تو اس کے مطابق یہی ہے کہ جو لوگ پرائیویٹ farming کر رہے ہیں پانچ ہزار ایکڑ پر ابھی private farming کروائی ہے جس میں محکمہ نے انہیں پوری مدد دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سیکشن 38 کے تحت پانچ ہزار ایکڑ پر پرائیویٹ farming پر شجر کاری کی گئی ہے۔ سرکاری فارموں میں موجودہ حکومت نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سرکردگی میں اس پر پہلی priority ہے۔ مری کے علاوہ جہاں جہاں ہمارے بڑے forest ہیں ڈفر اور لال سوہانرہ forest پر بڑی تعداد میں شجر کاری کی جا رہی ہے اور میں یہ بتا سکتا ہوں کہ اگر فی ایکڑ 17 درخت ہوئے ہیں تو تین کروڑ ایکڑ پرائیویٹ land پر 51 کروڑ درختوں کی تعداد بنتی ہے تو یہ کم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے حلقے میں آج سے چھ ماہ پہلے۔۔۔

جناب سپیکر: مستی خیل صاحب! آپ کا اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہو سکے گا۔ اس کے بغیر آپ بات کریں گے تو مائیک بند ہو جائے گا۔

MR MUHAMMAD SANA ULLAH KHAN MASTI KHEL: Mr. Speaker! Let me first complete.

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں وہی کہوں گا جو آپ نے فرمایا ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وزیر جنگلات اور سیکرٹری جنگلات کی کوششوں اور کاوشوں سے میرے حلقے میں ایک بہت بڑا مافیا اربوں روپے کی لکڑی چوری کر کے لے گیا تھا لیکن prompt vigilance سے ان کے خلاف پرچے درج کئے گئے اور وہ آج جیلوں میں پڑے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ جنگلات کی بات کر رہے ہیں تو میری شنید میں یہ بات آئی ہے کہ محکمہ میں with the connivance out of the Forest Department درخت لگائے گئے ہیں تو ان کی proper look after کے حوالے سے کوئی direction pass on کریں کہ ان کی look after proper کریں۔ جہاں plantation کو پانی دینا ہے وہاں پانی دیں اور جو درخت خشک ہو چکے ہیں انہیں بھی دیکھیں ویسے کافی change feel ہوئی ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میرے سوال کا صحیح طریقے سے مجھے جواب نہیں ملا کیونکہ یہ ٹھیک اور درست ہے کہ 1947 میں جب اس کی اوسطاً تعداد فی ایکڑ تین تھی لیکن مان لیا جائے کہ محکمہ کی کوشش اور کاوش سے plantation کی تعداد پرائیویٹ سیکٹر میں 17 ہو گئی ہے، اگر یہ چھ گنا بڑھ گئی ہے تو گورنمنٹ کے جنگلات کی تعداد کیوں کم ہو رہی ہے؟ کیا گورنمنٹ سیکٹر کے forest کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے لیکن پرائیویٹ سیکٹر میں---

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں یہ تو آپ تجویزیں دے رہے ہیں۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ جنگلات کی تعداد کیوں کم کر رہی ہے جبکہ پرائیویٹ سیکٹر میں یہ تعداد بڑھ رہی ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کے جنگلات کی تعداد کیوں کم ہو رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اس سوال کے دو جز ہیں۔ پہلے سوال میں انہوں نے پرائیویٹ جنگلات کے بارے میں پوچھا تھا اور ابھی جو ضمنی سوال پوچھا ہے وہ گورنمنٹ کے جنگلات کے بارے میں پوچھا ہے۔ میں دونوں کے

جواب دیتا ہوں۔ پنجاب میں پرائیویٹ جنگلات کا رقبہ مجموعی طور پر تین کروڑ ایکڑ ہے جو زیر کاشت ہے۔ 17 کا مطلب یہ ہے کہ 51 کروڑ درخت لگائے گئے۔ دوسری بات سرکاری شعبہ کی ہے تو اس سال تین کروڑ پودے اور قلمیں دی جارہی ہیں نیز دو کروڑ نئے درخت سرکاری طور پر لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: بس۔جی، اب آپ تشریف رکھیں۔جی، معین وٹو صاحب!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے ضمنی سوال اس سے متعلقہ کرنا ہے جو سوال پوچھا گیا ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! میرا سوال اسی سے متعلقہ ہے۔ میں سب سے پہلے تو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ بڑے خوبصورت انداز میں سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ میں ان سے ایک ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے بقول کہ جنگلات میں کمی نہیں ہو رہی ہے کیا وہ یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ پبلی پہاڑ کا جنگل جس کا رقبہ 307 ایکڑ۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے آپ کو اجازت دی ہے لیکن یہ پبلی پہاڑ کا سوال اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں، یہ آپ کا نیا سوال بنتا ہے۔ آپ کا ضمنی سوال اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے۔منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ کیا جنگلات کی کمی نہیں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ جنگلات کی تعداد کم ہو رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! آپ اس سوسائٹی کو اچھی طرح سے جانتے ہیں، اس میں اچھے لوگ بھی ہیں اور بُرے لوگ بھی ہیں۔ سرکاری محکموں میں بھی جو زوال پذیری ہے وہ سب پر عیاں ہے لیکن میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جہاں سے کوئی چوری کی complaint آئے گی میں guarantee سے کہتا ہوں کہ اس کے خلاف کارروائی ہو گی، پرچے

بھی درج ہوں گے اور چالان بھی ہوں گے۔ ہم سرکاری ملازم کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ جنگلات ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے ہیں کسی اہلکار کو یہ اجازت نہیں ہو گی کہ وہ درخت چوری کرے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ 1947 میں اوسطاً تین درخت فی ایکڑ موجود تھے جو کہ محکمہ کی کاوش سے 2001 میں PERI کی رپورٹ کے مطابق بڑھ کر 17 درخت فی ایکڑ ہو چکے ہیں۔ یہ جواب 10۔ جنوری 2009 کو آیا ہے۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ 2009 میں فی ایکڑ کتنے درخت ہو چکے ہیں جبکہ یہ 2001 کا ذکر کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ جب کوئی survey ہوتا ہے تو اس وقت رپورٹ آتی ہے۔ اس دوران survey نہیں ہوا جس کی رپورٹ میں بتا سکوں۔ میں نے بتایا ہے کہ فی ایکڑ درختوں کی تعداد 3 سے 17 تک تعداد چلی گئی ہے اور اس کو ہم انشاء اللہ 28 تک لے کر جائیں گے۔ اس پر مسلسل کام کیا جا رہا ہے اور درختوں کی شرح کم نہیں بلکہ بڑھ رہی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ شرح بڑھ رہی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ 2001 کے بعد 2009 تک محکمے نے کوئی رپورٹ نہیں دی، کیا انہوں نے ابھی کوئی survey نہیں کیا؟ یہ 2009 میں جواب دے رہے ہیں تو 2009 کا ہی ذکر کریں جبکہ یہ ذکر 2001 کا کر رہے ہیں کہ فی ایکڑ 17 درخت ہیں۔ اب کیا پتا کہ اب دس درخت رہ گئے ہیں، شاید وہ 20 ہو گئے ہیں۔ یہ کم از کم اسمبلی کو fresh information تو دیں، یہ 2001 کی پرانی information دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ کا یہ survey کب کا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اگر کہتے ہیں تو میں ان کو دوبارہ survey کر کے بتا دوں گا۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب بتائیں کہ survey پانچ سال بعد، دس سال بعد یا کتنے سالوں بعد ہوتا ہے اور کیا ان دس سالوں میں کوئی survey نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ بتایا جائے کہ یہ رپورٹ آپ کے پاس کب سے ہے، یہ کب کے اعداد و شمار ہیں، 2001 کے بعد کیا آپ کے پاس کوئی رپورٹ آئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس کوئی رپورٹ موجود نہیں ہے اگر کہیں گے تو میں معلومات لے کر ان کو دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ بعد میں آپ کو دے دیں گے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ 10۔جنوری 2009 کو جواب دیا گیا ہے جبکہ یہاں 2001 کے figures quote کئے جا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب ایوان کو ایک سال پرانی رپورٹ دے دیتے۔ دو سال پہلے کا بتا دیتے لیکن یہ تو دس سال پرانی رپورٹ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس کی average نکالی جا سکتی ہے۔ یہ بڑا آسان سا کام ہے۔

جناب سپیکر: آپ average خود نکال لیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب اپنے سیکرٹری کا نام بتا دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ان کا نام مہر بابر حسن بھروانہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آخری لفظ "بھروانہ" کی سمجھ آئی ہے اس سے پہلے کی نہیں آئی۔ (قہقہہ)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال میں جو رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے جس کے مطابق فی ایکڑ 17 درخت ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ survey کا طریق کار کیا تھا؟ آیا یہ sample survey ہوا یا 100 فیصد survey ہوا؟ اس figure کی صحت بالکل قابل یقین نہیں ہے کیونکہ سڑکوں پر، نہروں پر اور کھیتوں میں درخت لگاتار کم ہو رہے ہیں اور یہ اس تعداد کو چھ گنا بڑھا رہے ہیں اس لئے وہ survey کا system بتائیں کہ کس طریقے سے survey ہوا تھا؟

جناب سپیکر: وہ survey کا system پوچھ رہے ہیں کہ وہ کیسے ہوتا ہے اور کب ہوا تھا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ایک محکمہ Punjab Economic Research Institute ہے جو مختلف indicators کے ذریعے تمام چیزوں کا survey کرتا ہے کہ اس میں کتنی electricity لگ رہی ہے، کتنی health facilities اور کتنی income ہوئی ہے۔ تمام صوبے کی معاشی ترقی کے معاملات کا survey یہ ادارہ P.E.R.I کرتا ہے اور sample کی بنیاد پر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا علیحدہ محکمہ ہے جو survey کرتا ہے۔ اب next question پر آئیں۔ حضرت آپ next question پر ضرور ضمنی سوال لے آئیں میں آپ کو floor دوں گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ماہرین کی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ماہرین کی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی رائے یہ ہے کہ جنگلات کی بہتات کی وجہ سے ماحول میں بہتری آتی ہے، environments میں بہتری آتی ہے، آب وہوا بہتر ہوتی ہے، بارشیں آتی ہیں جبکہ ہمارے ہاں تو موسم ہی خشک ہو گیا ہے اور بارشیں بھی آنے سے رہ گئی ہیں۔ یہ ثبوت ہے کہ جنگلات میں کمی واقع ہو گئی ہے اور جوابات سارے غلط ہیں کہ جنگلات میں بڑھوتری آ رہی ہے۔ ہمارے موسم کا گرم ہونا، بارشوں کا نہ ہونا، موسم میں تبدیلی کا آجانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جنگلات میں واضح کمی آئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ ان کو suggest کر رہے ہیں اور وہ سن رہے ہیں۔ اب ایک آخری سوال راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، واقعی ٹائم ختم ہو گیا ہے لیکن جو دس منٹ ادھر ادھر گئے تھے تو وہ ٹائم بھی ہم نے اس میں لینا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2239 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں شکار پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*2239: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں شکار پر پابندی لگائی گئی ہے؟

(ب) پنجاب میں شکار پر پابندی کن وجوہات کی بناء پر لگائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں شوٹر حضرات پر پابندی ہے جبکہ دیگر صوبوں کے لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں غیر ملکیوں پر شکار کی پابندی عائد نہیں کی جاتی جبکہ صرف پنجاب سے تعلق رکھنے والے شوٹر پر پابندی ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں لائسنس یافتہ شوٹر حضرات پر بھی پابندی عائد ہے کیوں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) پنجاب میں پنجاب کے شوٹر حضرات کے شکار پر پابندی کب اور کیوں لگائی گئی؟

(ز) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے شوٹر حضرات پر شکار کی پابندی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پنجاب میں شکار پر پابندی مورخہ 2009۔01۔26 سے لگائی گئی ہے۔

(ب) شکار پر پابندی کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:۔

1۔ نسل میں کمی کی وجہ سے اور تحفظ دینے کے لئے

2۔ غیر قانونی شکار کی حوصلہ شکنی کے لئے

3۔ فصلوں کے کیڑے مکوڑوں کی بہتر تلفی کے لئے، جنگلی حیات کی نسل میں اضافہ کے لئے

(ج) وائلڈ لائف صوبائی محکمہ ہے اور پنجاب میں صوبائی قوانین پر عملدرآمد ہوتا ہے۔

(د) غیر ملکی حضرات صرف ملکی قانون کے مطابق ہی شکار کر سکتے ہیں، دوست عرب ممالک کے کچھ حکمرانوں کو وزارت خارجہ کی طرف سے تلور کے شکار کے لئے علاقہ جات الاٹ کئے جاتے ہیں اور وہ وہاں پر شکار کرتے ہیں۔

(ہ) کسی بھی جنگلی جانور یا پرندہ کے شکار کے لئے قانونی شرائط ہیں اور ان کے مطابق شکار کی اجازت ہے جو حضرات وہ شرائط پوری کرتے ہیں وہ شکار کر سکتے ہیں۔

(و) پنجاب میں شکار پر پابندی2009۔01۔26 کو لگائی گئی ہے کیونکہ موسمی حالات کا ناموافق ہونا، پرندوں کی نسل میں کمی کے سبب۔ موسم جلد گرم ہونے کی وجہ سے آبی پرندوں کی جلد واپسی، بارشوں کا کم ہونا اور افزائش نسل کا موسم جلد شروع ہونا۔

(ز) مندرجہ بالا جز(و) میں دی گئی وجوہات دور ہونے کے بعد پابندی اٹھالی جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ کا ایک ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جواب آیا ہے وہ کافی الجھا ہوا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے جو میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ لائسنس یافتہ شوٹر پر شکار کرنے کے لئے پابندی لگا دیتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ بالکل ہم نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہی کہ غیر ملکی حضرات کو ملکی قانون کے تحت شکار کرنے دیتے ہیں۔ آپ اپنے ملکی لائسنس یافتہ شوٹر پر شکار کرنے پر پابندی لگا رہے ہیں جبکہ غیر ملکیوں کو آپ نے کھلی چھٹی دی ہوئی ہے، ان کو کوٹا بھی الاٹ کیا ہوا ہے اور علاقہ بھی الاٹ کیا ہوا ہے جو وہاں پر کھلے عام شکار کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ پتا آپ کو بھی ہے کہ کوٹا کون الاٹ کرتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات اور پوچھنا چاہوں گی کہ اس کی بھی وضاحت کریں کہ آپ نے ہرن پکڑنے کا بھی کوٹا الاٹ کیا ہوا ہے وہ لوگ ہرن پکڑتے ہیں اور اس کے بعد وہ غیر ملکیوں کو ہرن فروخت کر دیا جاتا ہے اور اس بات کا میرے پاس لیٹر بھی موجود ہے کہ ہرن شکار کرنے کا directive issue ہوا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! قوانین موجود ہیں ۔اگر کوئی چوری کرتا ہے تو دفعہ 21 کے تحت اس کی سزا تیس ہزار روپے جرمانہ ہے۔ اس میں وائلڈ لائف ایکٹ جو کہ 1974 میں بنا تھا اس قانون کے تحت سزائیں موجود ہیں اور جہاں تک انہوں نے اجازت دینے کے بارے میں پوچھا تو وزارت خارجہ نے اجازت دی ہوئی ہے۔ ان کے لئے علاقہ مخصوص ہے۔ تلور کے شکار کے لئے وہ ادھر آتے ہیں اس کے علاوہ پابندی ہے کیونکہ نہایت ہی قیمتی، نایاب پرندوں اور جانوروں کی کمی ہو رہی تھی، نباتات اور بیالوجیکل کنٹرول کے لئے جو فصلیں ہوتی ہیں ان کے لئے ان کا ہونا ضروری ہے۔ تیتر، باقی پرندے اور جانور ہیں۔

جناب سپیکر: تلور بھی اس میں شامل ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جی، شامل ہیں۔ اس میں شکار پر پابندی اس لئے لگائی جاتی ہے تاکہ وائلڈ لائف اور ماحول کو بچایا جا سکے۔ جہاں تک انہوں نے ہرن چوری کی بات کی تو اس کے لئے سزا موجود ہے۔ جہاں سے اطلاع آتی ہے تو اس کے خلاف پرچہ ہوتا ہے اور کارروائی بھی ہوتی ہے اور چوری کا تیس ہزار روپیہ جرمانہ ہے۔

جناب سپیکر: ان کے پاس کوئی ثبوت ہے وہ آپ کو پیش کرنا چاہتے ہیں ذرا ان سے رابطہ کر لیں۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ 2009 سے پابندی لگا دی گئی ہے۔ میری ان سے درخواست یہ ہے کہ پابندی کے باوجود اگر کوئی خلاف ورزی کرتے پکڑے جاتے

ہیں تو اس کے لئے کیا سزا ہے کیا شکار پر ابھی بھی پابندی ہے اور کیا تلور کا شکار لوکل کو بھی کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نسل میں کمی کی وجہ سے تحفظ کے لئے غیر قانونی شکار کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ اس میں ایک مخصوص مدت کے لئے شکار پر پابندی ہٹائی جاتی ہے اور اس میں اب عرصہ کم کر دیا ہے۔ پہلے یہ یکم نومبر سے 31۔مارچ تک تھا اب کم کر کے پندرہ جنوری تک میعاد کر دی گئی ہے۔ اس میں صرف اتوار کے دن شکار ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ اگر کوئی غیر قانونی شکار کرے گا تو اس پر تیس ہزار روپے جرمانہ اور دو سال قید کی سزا ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جب لوکل کو شکار کرنے کی اجازت نہیں تو غیر ملکی کو کیوں اجازت دی جاتی ہے اور کیوں directives issue کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ issue نہیں کرتے۔ بلکہ فیڈرل گورنمنٹ issue کرتی ہے، انہوں نے پہلے بتا دیا ہے۔ جی، بلوچ صاحب!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ہ) میں لکھا ہے کہ ”جنگلی جانور اور پرندے کے شکار کے لئے قانونی شرائط ہیں ان کے مطابق شکار کی اجازت ہے۔“ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ قانونی شرائط کون سی ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ ہمارے پاس وائلڈ لائف ایکٹ 1974 ہے، اس کی مختلف دفعات ہیں ان کے تحت چالان کئے جاتے ہیں اور ان کی سماعت درجہ اول مجسٹریٹ یا جج کر سکتا ہے اور سزائیں بھی اس کی مقرر ہیں جہاں تک قانونی شرائط ہیں اس کے علاوہ مرغابی یا کالے تیتر کا شکار ہے اس کے لئے بھی ایک

عرصہ مقرر ہے اس کے علاوہ شکار کریں گے تو ان کا چالان ہو گا اور چالان کے ساتھ میں نے سزا ابتادی ہے کہ وہی سزا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ ماہی پروری میں ڈی جی، ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

٭2257: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ فشریز پنجاب میں ڈی جی، ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں۔ تفصیل علیحدہ علیحدہ اسامی وار فراہم کریں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت، تجربہ، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل اسامی وار فراہم کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ فشریز پنجاب میں ڈی جی، ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی مندرجہ ذیل منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	منظور شدہ اسامیاں
1	ڈائریکٹر جنرل فشریز	1

2	ڈائریکٹر فشریز	4
3	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز	19

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت، تجربہ، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل منسلکہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل منسلکہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ فشریز پنجاب کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیلات

*2258: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ فشریز پنجاب کا سال 05-2004، 06-2005، 07-2006 اور 08-2007 کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنا فنڈ خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا، تفصیل مد وار اور سال وار فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ فشریز پنجاب کا سال 05-2004، 06-2005، 07-2006 اور 08-2007 کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	بجٹ (ملین روپے)	
	ترقیاتی	غیر ترقیاتی
2004-05	9.416	134.483
2005-06	66.764	160.859
2006-07	31.428	174.617
2007-08	55.759	189.090

(ب) ان سالوں کے بجٹ کی تفصیل منسلکہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں فش ہیچریز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2854: میاں شفیع محمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں فش ہیچریز کی تعداد اور مقام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال2002 تا 2007 محکمہ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) محکمہ میں ضلع رحیم یار خان میں موجودہ خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور حکومت ان اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں بمقام ظاہر پیر ایک فش ہیچری زیر تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ ضلع رحیم یار خان میں کوئی فش ہیچری نہیں ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان محکمہ ماہی پروری میں سال 2002 تا 2007 میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل (منسلکہ "A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی اہلکار کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ ماہی پروری ضلع رحیم یار خان میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

راولپنڈی، محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2856: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر کون کون سے پوداجات ہیں؟

(ج) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران اس ضلع میں کتنے رقبہ پر جنگل کس کس جگہ لگایا گیا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کا 143693 ایکڑ رقبہ ہے اور یہ تحصیل مری، کوٹلی ستیاں، کہوٹہ، گوجر خان، راولپنڈی اور ٹیکسلا میں ہے۔

(ب) 109804 ایکڑ رقبہ پر جنگلات ہیں جن میں پوداجات از قسم چیل، کیل، دیار، پڑتل، کہو، پھلاہی، سنتھا، کیکر وغیرہ ہیں۔

سال 08۔2007

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام جنگل	رقبہ
1	مری	5/I,ii کوٹی	100 ایکڑ
2	مری	13/i گھوٹی	50 ایکڑ
3	مری	87 مانگہ	50 ایکڑ
4	نارتھ	20/ii کوٹلی	50 ایکڑ
5	نارتھ	17/ii ملوٹ	25 ایکڑ
6	نارتھ	70/iv اریاڑی	50 ایکڑ
7	نارتھ	31 کیرل	30 ایکڑ
ٹوٹل راولپنڈی ڈسٹرکٹ		355 ایکڑ	

(ج)

سال 09۔2008

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام جنگل	رقبہ
1	مری	کشمیر پوائنٹ	25 ایکڑ
2	مری	7/RF بھوربن	50 ایکڑ
3	مری	8/RF بھوربن	50 ایکڑ
4	مری	9/RF بھوربن	50 ایکڑ
5	مری	21/MF دھوبی گھاٹ	20 ایکڑ
6	مری	23/MF دھوبی گھاٹ	100 ایکڑ
7	مری	24/MF دھوبی گھاٹ	100 ایکڑ
8	مری	37/RF پتریاٹہ	25 ایکڑ

9	مری	RF/40بگلہ	75ایکڑ
10	مری	RF/49 کھجٹ	50ایکڑ
11	مری	RF/50 کھجٹ	50ایکڑ
12	مری	RF/81سالی بہیرہ مال	50ایکڑ
13	نارتھ	ii/62کوٹلی	50ایکڑ
14	ساؤتھ	CPT/5 تخت پڑی	50ایکڑ
ٹوٹل راولپنڈی ڈسٹرکٹ			720ایکڑ

سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کی روک تھام کے لئے اقدامات

*2964:چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 میں لکڑی چوری کے جرمانے کی سزا بہت کم ہے جس سے محکمہ کے جنگلات سے لکڑی چوری عام ہو گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ قانون میں ترامیم کروا کر جرمانے کی سزا بڑھائے گی اور دیگر اقدامات اٹھانے کے لئے تیار ہے جس سے جنگلات کی لکڑی چوری نہ ہو سکے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ترمیمی ایکٹ تکمیل کے مراحل میں ہے جس میں سزا بڑھانے کے علاوہ دیگر مؤثر اقدامات بھی تجویز کئے گئے ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں جنگلات کو ختم کرنے کا مسئلہ

*3052:سید ابرار حسین شاہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2004 تا 2007 ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ جنگلات نے سرکاری رقبہ پر اُگے ہوئے جنگلات کو محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے ختم کر کے زمینیں پرائیویٹ لوگوں کو الاٹ کر دیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پرائیویٹ لوگوں کو زمینیں الاٹ کرنے میں کون سے افسران شامل ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جارہی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جنگلات نے کوئی زمین پرائیویٹ لوگوں کو الاٹ کی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پرائیویٹ لوگوں کو زمینیں الاٹ کی گئی ہیں۔

سرائے عالمگیر میں جنگلات کی ملکیتی گراؤنڈ کی فروخت کی تفصیلات

*3090: **چودھری محمد ارشد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے آفس سرائے عالمگیر سے ملحقہ محکمہ جنگلات کی ملکیتی گراؤنڈ تعدادی 52 کنال کو فروخت کر دیا گیا ہے لیز پر دے دیا گیا ہے؟

(ب) اگر مذکورہ رقبہ فروخت لیز پر دیا گیا ہے تو کس کو کس ریٹ پر کب اور کن شرائط پر دیا گیا ہے، مذکورہ رقبہ کی رائج الوقت قیمت کیا ہے؟

(ج) اگر مذکورہ رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں تو ان کے نام، پتا جات اور وہ کتنے کتنے رقبہ پر کب سے قابض ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) محکمہ نے مذکورہ رقبہ واگزار کروانے کے لئے آج تک جو کارروائی کی اس کی تاریخ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔مذکورہ گراؤنڈ کو فروخت کیا گیا ہے اور نہ ہی لیز پر دیا گیا ہے۔رقبہ مذکورہ ملکیتی صوبائی حکومت ہے اور صرف خانہ کاشت میں محکمہ جنگلات کا اندراج ہے۔

(ب) چونکہ رقبہ نہ تو فروخت کیا گیا ہے اور نہ ہی لیز پر دیا گیا ہے اس لئے ریٹ اور شرائط کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔رقبہ کی اس وقت قیمت تقریباً10 کروڑ روپے ہو گی۔

(ج) عرصہ تقریباً15 سال سے اس پودے رقبہ پر ملٹری اسٹیٹ لینڈ ڈیپارٹمنٹ جہلم قابض ہے۔

(د) اس سلسلہ میں تین دفعہ DFO گجرات مع رینج فارسٹ آفیسر کھاریاں سٹیشن کمانڈر ملٹری جہلم اور ڈی ڈی او(آر) سرائے عالمگیر سے ملاقات کی اور رقبہ کو واگزار کروانے کے لئے استدعا کی تاہم بذریعہ چٹھی نمبریLt/38مورخہ2009-07-07اور PA/12مورخہ 2010-02-03 کے تحت محکمہ مال کو حدبراری ورقبہ کی واگزاری کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ رقبہ کو واگزار کروانے کا پورا ارادہ رکھتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں جنگلات کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*3233:جناب محمد حفیظ اختر چودھری:کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران ضلع ہذا محکمہ جنگلات کو فراہم کردہ سالانہ گرانٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کی ضلع ہذا کی آمدن کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران کتنی لکڑی فروخت کی گئی اور کتنی لکڑی چوری ہوئی؟

(ہ) محکمہ ضلع ہذا میں محکمہ جنگلات کے رقبہ پر سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران اگر کوئی فصل کاشت کی گئی تو کتنے رقبہ پر کون کون سی فصل کاشت کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم جنگل	کل رقبہ	نام تحصیل
1	نہری ذخیرہ	11521.70ایکڑ	چیچہ وطنی
2	کینال سائیڈ	481.6کلو میٹر	ساہیوال
3	کینال سائیڈ	526کلو میٹر	چیچہ وطنی
4	روڈ سائیڈ	109کلو میٹر	ساہیوال
5	روڈ سائیڈ	102کلو میٹر	چیچہ وطنی
6	ریل سائیڈ	24کلو میٹر	ساہیوال
7	ریل سائیڈ	34کلو میٹر	چیچہ وطنی

(ب) صوبائی حکومت کی طرف سے الاٹ کی گئی سالانہ گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	سالانہ گرانٹ	
	تنخواہ وغیرہ	شجرکاری وغیرہ
2007-08	18323247/-	17299938/-
2008-09	16052778/-	9284977/-

(ج) ضلع ساہیوال میں ان دو سالوں میں حاصل کی گئی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	سالانہ آمدن
2007-08	5,25,49,951/-
2008-09	2,37,00,238/-

(د) ضلع ساہیوال میں دو سال08۔2007اور09۔2008 کے دوران فروخت کردہ لکڑی اور لکڑی چوری کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال08۔2007 کے دوران 4,61,25,125/-روپے مالیت کی لکڑی فروخت ہوئی اور 960عدد کیسز چوری کے ہوئے۔

سال09۔2008 کے دوران 2,18,31,735/-روپے مالیت کی لکڑی فروخت ہوئی اور 682عدد کیسز چوری کے ہوئے۔

(ہ) دوران سال 08۔2007 ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات نے 648 ایکڑ رقبہ پر شیشم کی شجرکاری کی۔ دوران سال 09۔2008 ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات نے 52 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی۔

چڑیاگھروں میں پرندوں / جانوروں کی ہلاکتوں میں اضافے کی وجوہات

*3310: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کے چڑیاگھروں میں پرندوں اور جانوروں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، یکم جنوری 2008 سے یکم جنوری 2009 تک کتنے جانور اور پرندے غفلت سے چڑیاگھروں میں ہلاک ہوئے پرندوں اور جانوروں کی قسم اور ہلاک ہونے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسلسل ہلاکتوں کے باعث حکومت نے بیرون ملک سے import کئے جانے والے پرندوں اور جانوروں کی import پر پابندی لگا دی ہے، اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر پرندوں اور جانوروں کی ہلاکتوں کی وجہ unqualified اور untrained سٹاف ہے تو حکومت نے ابھی تک اس خرابی کو دور کیوں نہیں کیا نیز آئندہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تاکہ جانوروں اور پرندوں کی مناسب دیکھ بھال ہو سکے اور حفاظت ہو سکے، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ہلاک ہونے والے جانوروں اور پرندوں کی تعداد مع وجہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جانوروں اور پرندوں کی وجہ ہلاکت untrained اور unqualified سٹاف نہ ہے بلکہ بیماری اور فطری ہے۔

صوبہ میں جنگلات و آمدنی کی تفصیلات

*3336: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سرکاری جنگلات کتنے ایکڑ رقبہ پر موجود ہیں اس میں مزید اضافہ کا کیا منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ سال ان جنگلوں سے کتنی سوختی اور کتنی فرنیچر کے لئے کارآمد لکڑی حاصل ہوئی اور اس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) صوبائی سطح پر نجی شعبہ میں عام افراد کو جنگلات لگانے کے لئے حوصلہ افزائی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) پنجاب میں اعلیٰ معیار کی شیشم کی لکڑی کی پیداوار بڑھانے کے لئے خصوصی طور پر کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ میں بنجر اور خالی اسٹیٹ لینڈ کو جنگلات کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) صوبہ پنجاب میں سرکاری جنگلات 1.69 ملین ایکڑ رقبہ پر موجود ہیں جو کہ کل رقبہ کا 3.1 فیصد ہیں اور اس میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ کئی ترقیاتی سکیموں اور غیر ترقیاتی سکیموں کے تحت منصوبے بنائے جاتے ہیں اور اگلے مالی سال کے لئے بھی مناسب رقم مختص کی جائے گی۔

اس کے علاوہ سرکاری رقبہ پر17 ترقیاتی پراجیکٹس کے تحت0.14 ملین ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی جائے گی اس سے درختوں کی افزائش میں بہتری آئے گی۔تفصیل ضمیمہ (1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ مالی سال2007-08 کے دوران جنگلات سے درج ذیل لکڑی اور آمدنی حاصل ہوئی:۔

-1	عمارتی لکڑی	0.91 ملین مکعب فٹ
-2	سوختی لکڑی	0.99 ملین مکعب فٹ
-3	آمدن	977.450 ملین روپے

(ج) صوبائی سطح پر نجی شعبہ میں عام افراد کو جنگلات لگانے کے لئے حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے:۔

1۔ عام افراد کی آگاہی کے لئے شجرکاری سے متعلق مفت لٹریچر مہیا کیا جارہا ہے اور فنی امداد بھی دی جاتی ہے۔

2۔ پرائیویٹ زمینوں پر ترقیاتی منصوبہ کے تحت5050 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی جاچکی ہے۔

3۔ ارزاں نرخوں پر قلمات و پوداجات مہیا کئے جارہے ہیں۔

-4 موسم بہار اور موسم برسات کی شجرکاری مہمات کے دوران اوسطاً 12 ملین قلمات و پوداجات نجی شعبہ کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

(د) پنجاب میں اعلیٰ معیار کی شیشم کی لکڑی کی پیداوار بڑھانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:۔

1۔ پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ گٹ والا شیشم کے بہتر قسم کے پودے تیار کر کے کسانوں کو مہیا کر رہا ہے جو بیماری سے پاک ہوتے ہیں ارو اس کی قلمات کو ہارمون کے ساتھ treat کر کے پوداجات چارہ ماہ میں تیار کئے جاتے ہیں جبکہ عام طریقے سے ایک سال لگ جاتا ہے۔

2۔ معیاری درختوں (Plus Tree) سے اعلیٰ قسم کا بیج اکٹھا کر کے سرکاری و نجی زمینوں پر شجرکاری کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے پوداجات تیار کئے جاتے ہیں جو لکڑی کے معیار کو یقینی بناتے ہیں۔

3۔ پوداجات کی کم از کم شاخ تراشی کر کے لکڑی کی کوالٹی میں بہتری لائی گئی ہے۔

4۔ بیمار اور مرے ہوئے درختوں کی کٹائی کر دی جاتی ہے۔

(ہ) اس وقت محکمہ اپنے مخصوص رقبہ کے علاوہ نہروں اور سڑکوں کے کنارے بھی شجر کاری کرتا ہے۔ financial constraints کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی صرف انہیں زمینوں کو target کیا جاتا ہے۔

چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کے لئے ضروری سہولیات کی فراہمی

*3348: **جناب طاہر اقبال چودھری**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کو گرمی کی شدت سے بچانے کے لئے انتظامات انتہائی ناکافی ہیں جس کے باعث جانور بیمار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج سے تین سال قبل چڑیا گھر کی انتظامیہ نے cooling grand system شروع کرنے کا اعلان کیا تھا؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سسٹم کا ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا تھا اور منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چڑیا گھر میں ناکافی سہولیات ہیں اور صفائی کا انتظام ناقص ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ بطخوں کے تالاب اور ریچھ گھر کا پانی کئی کئی روز تک تبدیل نہیں کیا جاتا، جس کے باعث گندے اور بدبودار پانی سے جانور بھی بیمار ہو رہے ہیں؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ صورتحال کی اصلاح کے لئے حکومت کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جز(ب) کے جواب کے بعد مزید جواب درکار نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ ریچھ گھر میں روزانہ تازہ پانی دیا جاتا ہے اور صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جبکہ بطخوں کے تالاب میں وقفہ وقفہ سے صاف اور تازہ پانی ڈالا جاتا ہے۔ اس میں فوارے لگائے گئے ہیں تا کہ پانی سے ہوا کا گزر ہو اور تالاب کے پانی کو صاف رکھا جا سکے۔ مزید برآں اس تالاب میں نباتات خور مچھلی چھوڑنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں تا کہ تالاب میں صاف ستھرا پانی مہیا ہو سکے۔

(و) جز(ہ) کے جواب کے بعد مزید جواب درکار نہ ہے۔

جلو پارک لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3401: **جناب محمد نوید انجم**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جلو پارک لاہور کتنے رقبہ پر کب قائم کیا گیا؟

(ب) اس وقت یہ پارک کتنے رقبہ پر ہے؟

(ج) اس پارک کی سال 08-2007 اور 09-2008 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) اس پارک میں کس کس پرائیویٹ فرم کو کس کس سہولت کی فراہمی کے لئے کتنی زمین دی گئی اور اس سے کتنی رقم سالانہ حکومت وصول کرتی ہے؟

(ہ) اس پارک میں کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(و) اس پارک میں کس کس جانور کی افزائش اور نسل کشی کے لئے سنٹر قائم کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جلو پارک 1978 میں 456 ایکڑ رقبہ پر قائم کیا گیا۔

(ب) اس وقت یہ پارک اتنے ہی رقبہ پر قائم ہے یعنی 456 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ج) آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

آمدن	11,560,000 روپے (11.56 ملین روپے)
اخراجات	14,830,000 روپے (14.83 ملین روپے)

(د) کسی پرائیویٹ فرم کو کسی سہولت کی فراہمی کے لئے زمین نہیں دی گئی ہے۔

(ہ) پارک میں رکھے گئے جانوروں و پرندوں کا جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و) یہ پارک بنیادی طور پر بریڈنگ فارم ہے جس میں جدول (ب) میں شامل جانوروں و پرندوں کی افزائش کی جاتی ہے برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3534: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کس کس جگہ پر واقع ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ غیر آباد بنجر پڑا ہے؟

(ج) مالی سال 08۔2007 کے دوران اس ضلع میں کتنی مالیت سے شجرکاری کی گئی اور کون کون سے درخت لگائے گئے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں اس ضلع سے محکمہ ہذا کو کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 4318 ایکڑ ہے جو کہ مختلف موضعات میں واقع ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنگلات والے رقبہ اور بنجر رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	رقبہ جس پر جنگلات ہیں۔	2324 ایکڑ
2۔	رقبہ جو بنجر پڑا ہے۔	1293 ایکڑ
3۔	رقبہ جو دریا برد ہے۔	701 ایکڑ
	کل رقبہ	4318 ایکڑ

(ج) مالی سال 08-2007 میں کینال سائیڈ پلانٹیشن میں 150 ایونیو میل (125250) پودا جات لگائے گئے ہیں اور اس پر تقریباً 2.43 ملین روپے خرچ آئے ہیں اس رقبہ پر شیشم، کیکر، سفیدہ وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں۔

(د) مذکورہ عرصہ میں اس ضلع سے محکمہ جنگلات کو 13.237 ملین روپے کی آمدن ہوئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	لکڑی کی فروخت کی مد میں	12.11 ملین روپے
2۔	بالن کی فروخت کی مد میں	0.0032 ملین روپے
3۔	شہد کی فروخت کی مد میں	0.0255 ملین روپے
4۔	عوضانہ وصولی کی مد میں	0.857 ملین روپے
5۔	متفرق مد میں	0.241 ملین روپے
	کل میزان =	13.237 ملین روپے

ضلع بہاولنگر میں سرکاری جنگلات و دیگر تفصیلات

*3611: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں کتنے رقبے پر اور کس کس جگہ سرکاری جنگلات ہیں؟

(ب) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں؟

(ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں ان پر سال 09-2008 میں کتنے اخراجات ہوئے اور جنگلات سے کل کتنی آمدنی ہوئی؟

(د) 09-2008 میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے افراد نامزد کئے گئے اور کتنے گرفتار ہوئے جرمانے کی کتنی رقم خزانے میں جمع ہوئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں کل رقبہ 23014 پر ڈیزرٹ ایریا جنگل ہے جس میں سے 10714 ایکڑ رقبہ پر دودھلاں قدرتی جنگل ہے اور 12300 ایکڑ رانا بھانا ڈیزرٹ ایریا ہے۔ بہاولنگر ذخیرہ جس

کا رقبہ 845ایکڑ اور میاں والا ٹوبہ ذخیرہ جس کا رقبہ 320ایکڑ ہے۔ اس کے علاوہ 2088 کلومیٹر نہروں کے کنارے اور 342 کلومیٹر سڑکوں کے کنارے جنگلات ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں قدرتی دودھلاں جنگل میں کیکر، فراش، جنڈ اور بیری کے درخت ہیں جبکہ نہروں اور سڑکات کے کنارے شیشم، کیکر، سفیدہ اور دیگر قسم کے درخت ہیں۔

(ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے ایک DFOاور 9،RFOبلاک آفیسر 60فاریسٹ گارڈ کام کر رہے ہیں اور ان پر سال 09-2008 میں 63.46لاکھ روپے خرچ ہوئے اور جنگلات سے 135.91لاکھ روپے کی آمدن ہوئی۔

(د) سال09-2008 میں 69مقدمات چوری درختاں درج ہوئے۔ 217افراد نامزد ہوئے، 102 گرفتار ہوئے اور 6,06,350روپے جرمانہ داخل خزانہ کرایا گیا۔

فش فارمنگ کے لئے قرضہ جات و دیگر تفصیلات

*3612: **محترمہ شبینہ ریاض:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے 2008 میں کتنے لوگوں کو فش فارمنگ کے لئے قرضہ دیا اور کیا یہ قرضہ فش فارمنگ کے لئے استعمال ہوا، کیا اس سلسلہ میں چیکنگ کا نظام بنایا گیا ہے اگر ہاں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2008 میں فش کی پیداوار میں کتنے فیصد اضافہ ہوا، پچھلے سالوں کی نسبت آگاہ کریں؟

(ج) حکومت پنجاب مچھلی کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) 2008 میں حکومت کو فش فارمنگ کے حوالے سے کتنی آمدنی ہوئی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) حکومت پنجاب نے ایک ترقیاتی سکیم کے تحت2006-07 اور2007-08 میں پنجاب بنک کے ذریعے فش فارمنگ کے لئے 111 افراد کو2فیصد مارک اپ پر قرضہ دیا یہ قرضہ فش فارمنگ کے لئے استعمال ہو رہا ہے جس کی نگرانی متعلقہ ضلعی آفیسر کر رہے ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں دوران سال2006-07 مچھلی کی پیداوار 73100میٹرک ٹن تھی جبکہ 2007-08 میں مچھلی کی پیداوار76900 میٹرک ٹن ہوئی جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 5فیصد زیادہ ہے۔

(ج) محکمہ ماہی پروری پنجاب مچھلی کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کسانوں کو مفت فنی مشورہ جات دیتا ہے نیز ارزاں نرخوں پر قابل افزائش اقسام کی مچھلیوں کا پونگ فراہم کرتا ہے۔علاوہ ازیں محکمہ نے کئی ترقیاتی سکیمیں شروع کر رکھی ہیں جن میں زیادہ منافع بخش مچھلیاں سول اور سنگھاڑی کی افزائش شامل ہے۔اس کے علاوہ کئی ریسرچ پروگرام شروع کئے ہیں جن میں مچھلی کی سستی خوراک اور فی ایکڑ مچھلی کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے مچھلیوں پر تجربات ہو رہے ہیں۔

(د) 2007-08 میں 83.483 ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔

صوبہ میں جنگلی حیات کے تحفظ و فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3964: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں جنگلی حیات آہستہ آہستہ ناقص حکمت عملی کی وجہ سے ناپید ہوتی جارہی ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے تحفظ و فروغ اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے patrolling agencies کو فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) بڑھتی ہوئی آبادی، مسکن کی تباہی اور لا محدود زہر پاشی کی بدولت جنگلی حیات پر برا اثر پڑا ہے۔ محکمہ تحفظ جنگلی حیات نے قدرتی ماحول میں جنگلی حیات کے تحفظ اور اس کی مقید افزائش نسل کے لئے ایک مربوط حکمت عملی اپنائی ہوئی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ قدرتی ماحول میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے صحرائے چولستان اور کوہستان نمک کے اضلاع میں جنگلی حیات کو حالیہ برسوں میں فروغ حاصل ہوا ہے جس کے نتیجے میں چولستان میں چنکارہ ہرن اور تلور کے ساتھ ساتھ دوسری جنگلی حیات کا تنزل رک گیا ہے۔ اس طرح کوہستان نمک میں اڑیال اور تیتران، چکور کی آبادی فروغ پا رہی ہے۔ اسی طرح مقید نسل کشی احسن طریقے سے جاری ہے اس وقت صوبہ میں 15 وائلڈ لائف پارک اور 2 چڑیا گھر موجود ہیں جن میں نایاب جنگلی جانوروں مثلاً نیل گائے، کالا ہرن، پاڑہ ہرن اور چیتل کا قابل قدر سٹاک موجود ہے۔ حکومت کی حکمت اعلیٰ عملی کی وجہ سے جنگلی حیات کو صوبہ پنجاب میں فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے جنگلی حیات کے تحفظ و فروغ اور غیر قانونی شکار کی روک تھام کے لئے صحرائے چولستان اور کوہستان نمک کے اضلاع میں پروٹیکشن فورسز بنائی ہیں جن کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ حکومت پنجاب کا دیگر اہم علاقہ جات میں بھی اسی طرح کی پروٹیکشن فورسز بنانے کا ارادہ ہے۔

خانیوال، محکمہ جنگلات کی 4240 ایکڑ اراضی لیز پر دینے کی تفصیلات

*4120: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ جنگلات کی 4240 ایکڑ اراضی جو پیرووال خانیوال میں تھی ایک خلیجی ریاست کو دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ریاست کو یہ اراضی رائس فارم کے طور پر لیز پر دی جا رہی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ لیز قواعد وضوابط کے مطابق ہے، اگر ہاں تو متعلقہ قواعد کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد کے مطابق حکومت زمین ٹرانسفر تو کر سکتی ہے مگر دوسرے ملک کو نہیں دے سکتی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پہلے ہی مذکورہ علاقہ میں پڑی 19289 ایکڑ زمین مسلح افواج، محکمہ بلدیات اور فشریز کو منتقل کر چکی ہے اور اب محکمہ جنگلات کے پاس مذکورہ علاقہ میں صرف2800ایکڑ زمین رہ گئی ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کس کے حکم سے، کن شرائط پر اور کس قانون کے مطابق مذکورہ زمین لیز پر دی گئی ہے اور کس ملک کو، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ بات درست ہے کہ پیرووال ذخیرہ کا4240ایکڑ رقبہ قطر گورنمنٹ کو بسلسلہ لائیو سٹاک اور ڈیری فارم لیز پر دیئے جانے کی خط وکتابت 2007-08 دفتر ہذا سے ہوتی رہی مگر اس کے بعد گورنمنٹ نے اپنے مراسلہ نمبرSOFT (EXT)VIII-2/2005 مورخہ 26-07-2008 کے تحت متعلقہ محکمے کو معذوری ظاہر کر دی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ یہ اراضی رائس فارم کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے بلکہ پیرووال ذخیرہ کا4240 ایکڑ رقبہ قطر گورنمنٹ کو بسلسلہ لائیو سٹاک اور ڈیری فارم لیز پر دیئے جانے کی خط وکتابت 2007-08 دفتر ہذا سے ہوتی رہی مگر اس کے بعد گورنمنٹ نے اپنے مراسلہ نمبرSOFT (EXT)VIII-2/2005 مورخہ 26-07-2008 کے تحت متعلقہ محکمے کو معذوری ظاہر کر دی ہے۔

(ج) کیونکہ پیرووال پلانٹیشن کا کوئی رقبہ محکمہ جنگلات نے لیز پر نہ دیا ہے لہذا متعلقہ نہ ہے۔

(د) فارسٹ پالیسی1999 کے مطابق ریزرو فارسٹ(جنگلات)ماسوائے فارسٹری کسی دوسرے مقاصد کے لئے استعمال نہیں کی جا سکتی۔

(ہ) محکمہ جنگلات ملتان فارسٹ ڈویژن کے ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19289 ایکڑ تھا۔ جس میں سے دوسرے محکمہ جات کو اب تک ٹرانسفر شدہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

جن کے نام ٹرانسفر ہوا	سال	رقبہ (ایکڑ)
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1970	1550.000
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1970	13.375
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1971	254.059
پارک آرمی	1987	5000.000
فشریز ڈیپارٹمنٹ	1989	43.000
جناح کالونی پیرووال	1997	47.360
آرمی ویلفیئر سکیم	2006	3793.000
آرمی ویلفیئر سکیم	2008	171.000
	میزان	10871.79

لہٰذا اب محکمہ کے پاس 8417.21 ایکڑ رقبہ بقایا ہے۔

(و) محکمہ نے کوئی زمین لیز پر نہ دی ہے باقی ہر جز کا جواب اس کے سامنے تحریر ہے۔

تحصیل شور کوٹ، رقبہ کی سالانہ آمدنی کی تفصیلات

*4122: **حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل شور کوٹ میں پلانٹیشن کے لئے کتنا رقبہ مخصوص ہے؟

(ب) تحصیل شور کوٹ میں 2000 سے 2009 تک مذکورہ رقبہ کی سالانہ آمدنی کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) شور کوٹ پلانٹیشن میں 8021 ایکڑ رقبہ شجرکاری کے لئے مخصوص ہے۔

(ب) تحصیل شور کوٹ میں سال2000 سے 2009 تک مذکورہ رقبہ کی سالانہ آمدنی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

دوران سال	رقم ملین
2000-01	2.50
2001-02	0.756
2002-03	2.356
2003-04	9.657
2004-05	5.264
2005-06	18.35
2006-07	6.780
2007-08	19.05
2008-09	4.189
میزان	68.902

پیرووال (خانیوال) محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4125: رانا بابر حسین: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پیرووال (خانیوال) میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) سال2005 سے آج تک اس جگہ کتنی رقم سے سالانہ شجرکاری کی گئی ہے؟

(ج) یکم جنوری2000 سے آج تک اس جنگل کی اراضی کن کن اداروں / محکمہ جات کو کتنی کتنی ٹرانسفر کی گئی ہے اور یہ کن کن شرائط کے تحت کس کس بناء پر دی گئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اب اس جنگل کی 4240 ایکڑ اراضی ایک خلیجی ریاست کے افراد کو دی جارہی ہے؟

(ہ) یہ اراضی کن شرائط پر دی جارہی ہے اور اس سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہوگی؟

(و) اس جنگل کی سال2005 سے آج تک کی سالانہ آمدن واخراجات بتائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلات ملتان فارسٹ ڈویژن کے ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19289 ایکڑ تھا۔ جس میں سے دوسرے محکمہ جات کو اب تک ٹرانسفر شدہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

جن کے نام ٹرانسفر ہوا	سال	رقبہ (ایکڑ)
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1970	1550.000
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1970	13.375
سنٹرل ایمونیشن ڈپو	1971	254.059
پارک آرمی	1987	5000.000
فشریز ڈیپارٹمنٹ	1989	43.000
جناح کالونی پیرووال	1997	47.360
آرمی ویلفیئر سکیم	2006	3793.000
آرمی ویلفیئر سکیم	2008	171.000
	میزان	10871.79

بقایا رقبہ پیرووال پلانٹیشن: 8417.21

(ب) سال 06-2005 سے 09-2008 تک کا شجرکاری پر خرچہ کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقبہ	رقم
2005-06	552ایکڑ	-/3900000
2006-07	988ایکڑ	-/7706000
2007-08	525ایکڑ	-/4095000
2008-09	558ایکڑ	-/6247000

(ج)

1۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2006	3793.000
2۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2008	171.000

یہ رقبہ جات بورڈ آف ریونیو نے ٹرانسفر کئے ہیں۔

(د) یہ بات درست ہے کہ پیرووال ذخیرہ کا 4240 ایکڑ رقبہ قطر گورنمنٹ کو بسلسلہ لائیو سٹاک اور ڈیری فارم لیز پر دیئے جانے کی خط و کتابت 08-2007 دفتر ہذا سے ہوتی رہی مگر اس کے بعد گورنمنٹ نے اپنے مراسلہ نمبر SOFT (EXT)VIII-2/2005 مورخہ 26-07-2008 کے تحت متعلقہ محکمے کو معذوری ظاہر کر دی۔

(ہ) دفتر ہذا کے پاس اس سلسلے میں کوئی معلومات نہ ہے۔

(و) سال06-2005 تا09-2008 میں سال وار درج ذیل آمدن واخراجات ہوئے:-

سال	آمدن	اخراجات ترقیاتی	اخراجات غیر ترقیاتی
2005-06	996000/-	3900000/-	2160000/-
2006-07	684000/-	17306000/-	3795000/-
2007-08	819000/-	24095000/-	1968000/-
2008-09	1167000/-	6247000/-	1190000/-

وائلڈ لائف پارک رائیونڈ روڈ لاہور کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*4171: **جناب محمد نوید انجم**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائلڈ لائف پارک رائیونڈ روڈ لاہور کتنے ایکڑ پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ کب شروع کیا گیا تھا اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا تھا اور آج تک اس پارک کی تعمیر اور completion پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اس میں کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران اس پارک کے لئے کتنے اور کون سے جانور کس کس ملک سے کتنی مالیت میں خرید کئے گئے ہیں؟

(ہ) اس پارک میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس پارک کا کتنا کام بقایا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) وائلڈ لائف پارک جس کا نام اب "لاہور زو سفاری" ہے رائیونڈ روڈ لاہور 242 ایکڑ زپر مشتمل ہے۔

(ب) یہ پارک 1996 میں شروع کیا گیا تھا اس کا کل تخمینہ 336.410 ملین روپے تھا اور آج تک اس پارک کی تعمیر پر 262.492 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) اس پارک میں مندرجہ ذیل جانور رکھے ہوئے ہیں:۔

شیر، ٹائیگر، پوما، نیل گائے، پاڑہ ہرن، کالا ہرن، چیتل ہرن، چنکارہ ہرن، مفلن شیپ، مختلف اقسام کے مور، فیزنٹ، طوطے اور ایمو شامل ہیں۔

(د) دوران سال 08-2007 اور 09-2008 اس پارک کے لئے کوئی جانور کسی ملک سے خرید نہ کئے گئے ہیں۔

(ہ) اس پارک میں کل 62 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) اس پارک کا مندرجہ ذیل ترقیاتی کام بقایا ہے:۔

1۔ دورویہ سڑک مین رائیونڈ روڈ سے مین گیٹ لاہور پارک تک دونوں اطراف سروس روڈ

2۔ Inspection Hut کی تعمیر مکمل کرنا۔

3۔ پارک کی اندرونی سڑکوں کو کشادہ کرنا۔

4۔ واٹر سپلائی کا کام بہتر بنانا۔

5۔ بچوں کے لئے جھولوں کی تنصیب۔

6۔ سیر کرنے والوں کے لئے بینچ اور سایہ کے لئے چھتریاں اور کام 30۔جون 2010 تک مکمل ہو جائے گا۔

گٹ والا پارک فیصل آباد کا رقبہ و دیگر تفصیلات

* 4261: **خواجہ محمد اسلام**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گٹ والا پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر کب قائم کیا گیا؟

(ب) اس پارک کی دیکھ بھال پر سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اس پارک میں عوام کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ہ) اس پارک میں حکومت عوامی تفریح کی مزید کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) گٹ والا پارک 131 ایکڑ پر بنایا گیا ہے۔

(ب)

سال2007-08	سال2008-2009
982500	2729385

(ج) اس وقت پارک کی دیکھ بھال کے لئے 17 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) اس وقت پارک میں عوام کی سہولت کے لئے حسب ذیل سہولیات میسر ہیں:۔

1۔ سیر و تفریح کے لئے گھاس والے لان، بے شمار زیبائشی پودا جات اور رنگارنگ قسم کے درخت

2۔ چلنے پھرنے کے لئے سڑکات

3۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے جھولے وغیرہ

4۔ عوام الناس کی تفریح کے لئے جنگلی جانور جن میں مور، اڑیال، ہرن، نیل گائے، فزنٹ، بندر اور مگرمچھ وغیرہ

5۔ ریفرشمنٹ کے لئے تین عدد کینٹین ہائے۔

6۔ سیر و تفریح کے لئے آبی جھیل وکشتیاں۔

7۔ عوام کی سہولت کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے انٹری اور پارکنگ فری ہے۔

8۔ عوام کے بیٹھنے کے لئے لکڑی کے بینچ۔

9۔ دو عدد ٹائلٹ۔

10۔ دو ایکڑ پر بانس کی فصل۔

11۔ زیبائشی پودہ جات کی نرسری

12۔ پارک میں روشنی کے لئے بجلی کے پول اور لائٹس وغیرہ۔

13۔ پانی پینے کے لئے دو عدد ہینڈ پمپ اور ایک عدد پانی والی ٹینکی۔

14۔ پلیٹ فارم برائے ادائیگی نماز

15۔ عوام الناس کی تفریح کے لئے ایک عدد فوارہ۔

16۔ کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے ڈسٹ بن۔

17۔ عوام الناس کی سہولت کے لئے دس عدد خوبصورت چھتریاں۔

(ہ) اس پارک میں حکومت پنجاب عوام کی تفریح کے لئے الیکٹرانک جھولے اور آبشار بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وائلڈ لائف ریسرچ اینڈ بریڈ سنٹر گٹ والا فیصل آباد کی تفصیلات

*4262: **خواجہ محمد اسلام**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وائلڈ لائف ریسرچ اینڈ بریڈ سنٹر گٹ والا فیصل آباد کب بنایا گیا تھا؟

(ب) اس میں کون کون سے پرندے اور جانور رکھے گئے ہیں؟

(ج) اس سنٹر میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس سنٹر میں سالانہ کتنے پرندوں کی بریڈنگ کی جاتی ہے؟

(ہ) اس کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(و) کیا اس سنٹر سے عوام کو پرندے فروخت کئے جاتے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) وائلڈ لائف بریڈنگ سنٹر گٹ والا، فیصل آباد 87۔1986 میں قائم کیا گیا۔

(ب) اس میں مندرجہ ذیل پرندے اور جانور رکھے گئے ہیں:۔

پرندے

1۔	کامن مور	2۔	بلیک شولڈرڈ مور
3۔	سفید مور	4۔	پائیڈ مور
5۔	رنگینڈ فیزنٹ	6۔	سلور فیزنٹ
7۔	کونج	8۔	بھورا تیتر
9۔	کالا تیتر	10۔	گنی فاؤل

جانور

1۔ نیل گائے 2۔ پاڑہ ہرن
3۔ کالا ہرن 4۔ مفلن شیپ
5۔ بندر

رینگنے والے جانور

1۔ مگرمچھ

(ج) اس سنٹر میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ملازم	عہدہ	گریڈ
ڈاکٹر عمر فاروق	ویٹرنری آفیسر	17
جاوید مستنصر	وائلڈ لائف سپروائزر	14
محمد اسلم	ہیچری	06
نثار احمد	واچر	05
محمد اسحاق	وائلڈ لائف واچر	05
محمد بوٹا شفیق	وائلڈ لائف واچر	05
افتخار احمد	وائلڈ لائف واچر	05
محمد علی	وائلڈ لائف واچر	05
منظور احمد	بیلدار	02
محمد یحیٰ	بیلدار	02
منظور احمد	خاکروب	02
شریف مسیح	خاکروب	02

(د) اس بریڈنگ سنٹر میں رکھے گئے تمام جانوران، پرندگان اور مگرمچھ کی بریڈنگ کروائی جا رہی ہے۔ اس سنٹر میں پچھلے دو سالوں میں درج ذیل بریڈنگ ہوئی۔

سال	جانور	پرندے	مگرمچھ
2007-08	8	64	-
2008-09	6	39	16
کل میزان	14	103	16

(ہ) اس کے اخراجات اور آمدن درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	سال	اخراجات	آمدن
1	2007-08	4,49,950/-	8,820/-
2	2008-09	6,79,991/-	54,576/-

(و) جی ہاں۔

ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4409: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنے رقبہ پر خودرو پودے اور سرکنڈے ہیں؟

(ج) سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران حکومت نے اس ضلع میں کتنے ایکڑ پر کس کس جگہ کون کون سے درخت لگائے؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی لکڑی فروخت کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات (صوبائی) کا کوئی رقبہ نہ ہے۔ البتہ 1049 میل انہار اور 322 کلو میٹر سڑکات کے کناروں پر کھڑے درختاں کا انتظام محکمہ جنگلات کے ذمہ ہے۔ نیز ضلع وہاڑی میں ضلعی حکومت کے پاس 489 ایکڑ رکھ جملیرا کا رقبہ ہے۔

(ب) ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات (صوبائی) کا کوئی رقبہ نہ ہے تاہم انہار و سڑکات کے کناروں پر درخت ہیں۔ 1049 میل انہار میں سے 825 میل پر درخت ہیں ، اسی طرح سے 322 کلو میٹر سڑکات میں سے 215 کلو میٹر پر درخت ہیں۔ جن میں کہیں کہیں خودرو پودے اور سرکنڈہ بھی ہے۔

(ج) سال 08۔2007 میں گورنمنٹ کی طرف سے درخت لگانے کے لئے کوئی فنڈز نہ فراہم کئے تھے اس لئے کسی جگہ پر بھی شجرکاری (affectation) نہ کروائی گئی ہے۔

سال 09۔2008 میں ضلع وہاڑی میں حاصل پور روڈ (سٹراپ ایریا) پر 20 ایونیو میل پر کیکر، شیشم، نیم، سکھ چین، املتاس، بکائن وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں۔

(د) ضلع وہاڑی میں سال08۔2007 میں شجرکاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی جبکہ سال 09۔2008 میں20 ایونیو میل پر درخت لگانے کے لئے مبلغ3.37لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ہ) ان سالوں میں ضلع وہاڑی میں انہار و سڑکات پر کھڑے خشک درختاں فروخت کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تعداد درختاں	مکسر فٹ
2007۔08	69	2832.00
2008۔09	719	26518.00
کل میزان	788	29350.00

ضلع وہاڑی میں محکمہ جنگلات کی آمدنی و دیگر تفصیلات

*4410: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی سے محکمہ جنگلات کو کتنی آمدن سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی لکڑی چوری ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کن کن افراد کو سرکاری لکڑی چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ان کے نام، ولدیت اور پتاجات بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کن کن سرکاری ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلات (صوبائی) کو ضلع وہاڑی سے درج ذیل آمدن ہوئی ہے:۔

سال08۔2007 میں مبلغ22.24لاکھ

سال09۔2008 میں مبلغ61.40لاکھ

(ب) ضلع وہاڑی میں چوری کی گئی لکڑی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 08۔2007 میں تعدادی 245 درخت چوری ہوئے جن کا جرمانہ/عوضانہ مبلغ ۔/1090647 روپے وصول کیا گیا۔

سال 09۔2008 میں تعدادی 175 درخت چوری ہوئے جن کا جرمانہ/عوضانہ مبلغ ۔/808240 روپے وصول کیا گیا۔

(ج) سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران جن افراد کو لکڑی چوری کرتے ہوئے پکڑا جرمانہ/عوضانہ وصول کیا ان کی تفصیل (منسلکہ "A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سالوں میں جن سرکاری ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی تفصیل (منسلکہ "B") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

بہاولپور لال سوہانرا پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4486: **جناب ذوالفقار علی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہانرا پارک بہاول پور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر درخت ہیں اور کتنے رقبہ پر پارک ہے؟

(ج) اس پارک میں اس وقت کتنے خشک درخت ہیں اور یہ کس کس جگہ پڑے ہوئے ہیں؟

(د) ان خشک درختوں کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک، بہاولپور 162568 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک میں 18404 ایکڑ رقبہ پر نہری ذخیرہ (irrigated plantation) کے درخت ہیں۔ 144164 ایکڑ بقایا رقبہ پر جو زیادہ تر قدرتی صحرا پر مشتمل ہے جہاں خودرو پودے اور درخت ہیں اور 102 ایکڑ رقبہ پر چلڈرن پارک ہے۔

(ج) لال سوہانرا نہری ذخیرہ(18404ایکڑ) میں 5سے 8فیصد گرے پڑے خشک درخت ہیں جو کہ لاڈم سرII,Iرینج اور سب ڈویژن میں ہیں۔

(د) خشک گرے پڑے درختوں کا پلان بنایا گیا ہے۔ تقریباً 20کمپارٹمنٹ میں سے خشک درخت نکلوائے جائیں گے۔

سال10-2009، شجر کاری کے لئے مختص کی گئی رقم ودیگر تفصیلات

*4487: **جناب ذوالفقار علی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات نے مالی سال10۔2009میں شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوچکی ہے اور کتنی ابھی بقایا ہے؟

(ج) محکمہ کون کون سے درخت لگا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات صوبہ میں سفیدہ کے پودے لگا رہا ہے جس کے لئے پانی وافر مقدار میں ہونا چاہئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سفیدہ تحفظ ماحول کے مطابق انسانی صحت کے لئے مضر ہے؟

(و) کیا حکومت اس کی جگہ کوئی دوسرا درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلات نے مالی سال10-2009 میں شجر کاری کے لئے ترقیاتی مد میں94.27 لین روپے اور غیر ترقیاتی مد میں 7.2 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) 30۔نومبر2009تک ترقیاتی مد میں38.09ملین خرچ ہوچکے ہیں اور 56.18ملین روپے بقایا ہیں۔غیر ترقیاتی مد میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے اور 7.2ملین روپے بقایا ہیں جو کہ شجر کاری کے موسم فروری، اپریل میں خرچ ہوں گے۔

(ج) محکمہ شیشم، کیکر، جنڈ، فراش، نیم، سرس، بکائن، پھلاہی، بیر، سیمل، رو بینیہ، ایلنتھس، بن اکھوڑ، اخروٹ، سکھ چین، چیڑ اور کیل کے پودے لگا رہا ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے۔سفیدہ کے پودے بھی لگائے جا رہے ہیں لیکن یہ صرف ناکارہ، بنجر، خشک اور سیم و تھور والی زمینوں میں لگائے جا رہے ہیں۔سفیدہ کم پانی میں بھی بخوبی پروان چڑھتا ہے۔

(ہ) ایسی کوئی بات ہمارے علم میں نہ ہے۔

(و) حکومت مقامی پودوں کو ترجیح دے رہی ہے یعنی شیشم، کیکر، سرس، فراش وغیرہ، سفیدہ کے بارے میں حکومت کی پالیسی واضح ہے۔یہ صرف ان مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں زمین اور پانی ناقص یا قلیل ہوں۔

ضلع ملتان میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4622: **ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے، اس سے 09-2008 میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 2008 میں کتنے درخت پودے لگائے گئے اور 2009 میں اب تک کتنے پودے لگائے جا چکے ہیں؟

(ج) ملتان میں محکمہ نے 10-2009 میں جنگلات کے لئے کتنی رقم کا پراجیکٹ رکھا ہے نیز اس منصوبے کے تحت کتنے ایکڑ پر شجرکاری کی جائے گی؟

(د) محکمہ نے جنگلات کی شرح کو بڑھانے کے لئے آئندہ آنے والے پانچ سالوں میں کتنے فیصد جنگلات بڑھانے کا پلان بنایا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ جنگلات (صوبائی محکمہ) کا کوئی رقبہ نہ ہے۔البتہ 550.03 Av. Mile لمبی انہار اور 254 کلو میٹر سڑکات کے کنارے درختوں کا انتظام محکمہ جنگلات کے پاس

ہے۔سال 09-2008 کے دوران انہار و سڑکات کے کنارے کھڑے خشک و گرے پڑے درختاں سے 21.18 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔

(ب) ضلع ملتان (صوبائی محکمہ) میں سال 2008 میں کوئی پودا نہیں لگایا گیا جبکہ سال 2009 میں اب تک سڑکات کے کنارے 10000 پوداجات لگائے جاچکے ہیں۔

(ج) ضلع ملتان (صوبائی محکمہ جنگلات) میں شجرکاری کے لئے ایک ترقیاتی سکیم جس کی گرانٹ وفاقی حکومت نے دی ہے اور جس کا نام "Development of Forestry Sector Resource for Carbon Sequestration in Punjab" ہے اور سال 09-2008 سے جاری ہے کے تحت پہلے سال (09-2008) میں صرف پوداجات اگائے گئے تھے اور اب سال 10-2009 میں 210 ایونیو میل شجرکاری مقصود ہے جس پر 3.57 ملین روپے خرچہ کا اندازہ ہے لیکن اس مد میں ابھی صرف 1.26 ملین کے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ جنگلات نے جنگلات کی شرح کو بڑھانے کے لئے آئندہ پانچ سالوں میں ضلع ملتان میں اس مذکورہ بالا میگا پراجیکٹ کے تحت 0.650 ملین پودے لگانے کا پلان بنایا ہے۔

محکمہ جنگلی حیات کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4796: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلی حیات پنجاب میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں نیز اس محکمہ کے لئے مالی سال 09۔2008 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) سال 09۔2008 کے دوران اس محکمہ نے غیر قانونی شکار کے ضمن میں کتنے چالان کر کے عدالتوں میں بھجوائے ہیں اور ان خلاف ورزیوں میں کتنے افراد ملوث پائے گئے، ان چالانوں کے نتیجے میں کتنے افراد نے قید کی سزا بھگتی ہے اور کل کتنا جرمانہ وصول کیا گیا ہے؟

(ج) کیا سال 2009 میں کوئی نئی گیم ریزرو قائم کی گئی ہے اور کیا حکومت کچھ نئی گیم ریزرو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر رکھتی ہے تو کہاں کہاں پر؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ جنگلی حیات پنجاب میں ملازمین کی کل تعداد-/1864 ہے محکمہ کے لئے مالی سال 2008-09 میں کل-/253550000 روپے بجٹ مختص کیا گیا تھا۔

(ب) سال 2008-09 کے دوران محکمہ نے 3464 چالانات بابت غیر قانونی شکار عدالتوں میں بھجوائے۔

سال 2008-09 کے دوران 3464 افراد ناجائز شکار میں ملوث پائے گئے۔

سال 2008-09 میں عدالت سے 84 افراد کو قید کی سزا دی گئی اور بذریعہ عدالت مبلغ -/3873450 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ج) سال 2009 میں کوئی نئی گیم ریزرو قائم نہیں کی گئی اور فی الحال تو کسی علاقے کو گیم ریزرو نہیں بنایا جارہا۔

گوجرانوالہ، محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4888: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر درخت، کتنے پر خودرو پودے اور کتنے پر سرکنڈا ہے؟

(ج) سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران محکمہ ہذا نے اس ضلع میں شجرکاری پر کتنی رقم خرچ کی؟

(د) ان سالوں کے دوران کون کون سے پودے کس کس جگہ لگائے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(ملک احمد علی اولکھ):

(الف)

(i) گوجرانوالہ ضلع میں جنگلات سڑکات، انہار اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ہے جس کا رقبہ درج ذیل ہے۔

1۔ سڑکات 373 کلومیٹر

2۔ انہار965کلومیٹر

3۔ ریلوے لائن74کلومیٹر

میزان1412کلومیٹر

(ii) دریائے چناب کے ساتھ ساتھ درج ذیل بیلہ جات محکمہ جنگلات کے پاس ہیں۔ تمام بیلہ جات وزیر آباد تحصیل میں واقع ہے اور اس کا کل رقبہ 1975 ایکڑ ہے۔

1۔ بیلہ ہری پور177 ایکڑ گاؤں ہری پور کے قریب

2۔ بیلہ ڈھونیکی106 ایکڑ گاؤں ڈھونکی کے قریب

3۔ بیلہ بھگوان پورہ890ایکڑ گاؤں پھلوکی کے قریب

4۔ بیلہ رام کے 265ایکڑ گاؤں پھلوکی کے قریب

5۔ بیلہ ٹھٹھہ فقیر اللہ537ایکڑ گاؤں ٹھٹھہ فقیر اللہ کے قریب

ٹوٹل1975ایکڑ

(ب)

(i) 1412کلومیٹر سڑکات،انہار اور ریلوے لائن کے کناروں پر=71120عدد درختاں ہے۔

(ii) 1975ایکڑ بیلہ جات پر137226 درختاں موجود ہیں۔

گوجرانوالہ ضلع میں خودرو پوداجات اور سرکنڈا باقاعدہ طور پر نہ ہے بلکہ کہیں کہیں چند ایک پوداجات نظر آتے ہیں۔

(ج)

(i) مالی سال 08۔2007میں کسی جگہ پر نئی شجرکاری نہ کی گئی بلکہ پچھلے سال کی گئی شجرکاری پر رقم مبلغ۔/127300روپے خرچ کئے گئے۔

(ii) مالی سال 09۔2008 میں شجرکاری پر رقم مبلغ۔/134800روپے خرچ کی گئی کل رقم شجرکاری وحفاظت پر جو خرچ کی گئی۔/1475300روپے

(د) دوران مالی سال 09۔2008 میں درج ذیل رقبہ پر درج ذیل اقسام کے پوداجات لگائے گئے:۔

(i) نوشہرہ ڈسٹی برجی نمبر25 تا88دونوں جانب30000پوداجات کیکر،شیشم اور ارجن کے لگائے گئے۔

(ii) نوکھر برانچ بر جی نمبر 23 تا 63 دونوں جانب 15000 پودا جات از قسم کیکر، شیشم، ارجن کے لگائے گئے۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پانچ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں لیکن میری بات سنیں کہ بہتر ہو گا کہ میں آپ کو ٹائم ضرور دوں لیکن پہلے آپ کی تحاریک استحقاق ہیں اور اس کے بعد۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! اسی محکمہ کے متعلق ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محکمہ کے متعلق اب نہیں پوچھ سکتے۔ No please no, now the time is over. میں نے پندرہ منٹ زیادہ دیئے ہیں کیونکہ ایک معاملہ ایسا آ گیا تھا جس کو ہم نے درمیان میں take up کیا تھا۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق شوکت صاحب کی ہے وہ آج بھی تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ میری بات تو سن لیا کریں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جی،

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر اب ادھر سے ہیں اور پھر ادھر سے آئیں گے۔

پتنگ بازی کی روک تھام کے بارے میں ضلعی ناظمین کے بعد موجودہ سسٹم کے سلسلہ میں حکومت سے وضاحت کا مطالبہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ بسنت کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں بھی یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ پچھلے دو سال سے کیونکہ پہلے یہ اختیار ناظمین کے پاس تھے کہ وہ grass rout level پر اس چیز کو ensure کرتے تھے کہ بسنت نہ منائی جائے یا تمام اقدامات کو وہ ensure کرتے تھے لیکن پچھلے دو سال سے پرانے ناظمین کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے ان کو کام نہیں کرنے دیا گیا۔ نئے ابھی تک بنے نہیں ہیں اور جب تک گورنر صاحب sign نہیں کرتے یہ قانون نہیں بنے گا۔ بجائے اس کے کہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس کو implement کرانے والے کوئی نہ ہوں، عملدرآمد ہی اس پر نہ ہو سکے تو اس سے بہتر ہے کہ اگر تمام لوگوں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ یہ خونی تہوار ہے اور ہمیں اس میں احتیاط برتنی چاہئے لیکن اگر ان لوگوں کو جو بسنت کا تہوار منانا چاہتے ہیں اُن کو کھلے گراؤنڈ میں جانے کی اجازت دے دی جائے تاکہ وہ وہاں پر اپنا شوق اور اپنا یہ تہوار منا لیں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ آج 16۔فروری 2010 ہے اور grass rout level پر کون بندہ responsible ہے اگر کوئی دھاتی تار سے جان کٹے گی تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی؟ جب میں اس کا جواب سوچتی ہوں تو وہ blank آتا ہے کیونکہ وہاں پر کوئی بندہ بھی نہیں ہے جو اس کی responsibility لے گا۔ kindly اگر اس کی وضاحت بھی ہمیں مل جائے کہ ہم کہتے تو ہیں کہ بسنت نہ مناؤ، ہم کہتے ہیں کہ دھاتی تاریں استعمال نہ کرو، ہم کہتے ہیں کہ جانیں جائیں گی، موٹر سائیکل پر ڈبل سواری بند کر دیں لیکن اس چیز کو ensure کون کرے گا جب وہاں پر لوگ ہی موجود نہیں ہیں؟ کیا وہاں پر بھی ڈی سی اوز، کمشنر اور چیف سیکرٹری صاحب جائیں گے اور ہر یونین کونسل، ہر گاؤں، ہر علاقے میں جا کر وہ لوگوں کی چھتوں پر چڑھ کر check کریں گے کہ کون گڈی اُڑا رہا ہے کون نہیں تو اس پر کس طرح سے implementation ہو گا؟

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات کا جواب تو آنے دیں۔ رانا صاحب! آپ نے ان کی بات سُنی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: ایک ہی دفعہ جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، اچھا آپ بھی بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 2002 سے 2007 والی اسمبلی کے ہمارے کچھ مسیحی ممبران باقاعدہ قرارداد لے کر آئے کہ شراب پر پابندی لگا دی جائے کیونکہ یہ کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہے لیکن اس پر گورنمنٹ نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اس حکومت میں بھی انہوں نے یہی کوشش کی اور میں نے بھی کوشش کی لیکن گورنمنٹ نے اس تجویز پر غور نہ کیا۔ میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ اگر وہ یہ چیز ensure کروا دیں کہ آئندہ پنجاب میں کوئی آدمی شراب سے نہیں مرے گا تو پھر یہ چلتی رہے جیسے یہ چل رہی ہے۔ اگر یہ ensure نہیں کرواتے تو پھر اس پر بھی پابندی لگائی جائے اور ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم یہ قرارداد لے کر آئیں اور اسے متفقہ طور پر منظور کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی کا مؤقف بالکل صحیح ہے۔ میں نے پچھلی اسمبلی میں دو دفعہ شراب پر پابندی کے لئے قرارداد جمع کروائی تھی لیکن مجھے نہیں پتا کہ کس مصلحت کے تحت اس کو table ہی نہیں ہونے دیا۔ یہاں پر بسنت کی بات ہو رہی ہے مختلف لوگ اس کو مذہب کے نام سے جوڑتے ہیں۔ میں بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ غیر مسلموں کو اس کے permit جاری کئے گئے ہیں اور plea یہ اختیار کی گئی ہے کہ شراب مسیحیوں اور غیر مسلموں میں جائز ہے۔ میں آج اس ایوان میں پوری مسیحی قوم خصوصاً اقلیتوں کا یہ مؤقف پیش کرتا ہوں کہ شراب کسی

بھی مذہب میں جائز نہیں ہے۔ جس طرح چوری، ڈاکا، زناء تمام برائیاں ہیں یہ بھی ایک social evil ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جناب پرویز رفیق: میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دو دفعہ میں نے قرارداد جمع کروائی تھی۔ میں صرف آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ میں اس پر قرارداد لا رہا ہوں کہ اس پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ آئندہ اجلاس میں table ہو یا آپ مجھے موقع دیں کہ میں اس قرارداد کو out of turn لے کر آؤں۔ (شور وغل)

ایک معزز ممبر: [*****]

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! اس ایوان میں مجھ پر یہ جملہ کسا گیا ہے۔ [*****] میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسیحی قوم کی توہین ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس پر Private Members' Bill لے کر آئیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! آپ میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: میں کس کی بات سُن رہا ہوں؟

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! وہ معذرت کریں۔ جس طرح شراب کی کمائی حرام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کا پورا بجٹ حرام ہے کیونکہ شراب کی کمائی سے کروڑوں روپے انکم ٹیکس اور ایکسائز ٹیکس کی صورت میں بجٹ میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم جو بجٹ لے رہے ہیں وہ حرام ہے۔ اگر حرام ہے تو ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ پورا پنجاب بھوکا مر جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ کیا میں قرارداد لے آؤں؟

جناب سپیکر: میں نے کب آپ پر پابندی لگائی ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر !وہ کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو پابندی لگاتے ہیں۔ پہلے بھی میری قرارداد کو table نہیں ہونے دیا گیا۔ میں اسے out of turn لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ معزز ممبر ہیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ ان کی personal explanation ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو House سے منظور کروانا چاہتا ہوں کہ شراب پر پابندی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: جب آپ لائیں گے تب دیکھیں گے۔جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت فرمائی۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جو بات کی ہے آپ کو اپنے الفاظ واپس لینے پڑیں گے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ میں نے وہ بات نہیں کی۔ ان کو پتا ہے کہ وہ بات میں نے نہیں کی۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہاں سے آواز آئی تھی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے نہیں سُنی۔ بس بات ختم کریں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! نہیں، ان سے کہیں کہ معذرت کریں۔

جناب سپیکر: .I am sorry gentleman آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): میں آپ کا colleague ہوں۔ میں on the floor of the House یہ بات کر رہا ہوں کہ میں نے وہ بات نہیں کی۔ شاید شور میں آپ کو غلط بات سمجھ آئی ہو، وہ بات کسی نے نہیں کی۔ میں کوئی اور بات کرنے کے لئے جناب سپیکر کی اجازت سے کھڑا ہوا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی ہمارے معزز رکن نے بسنت کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: کافی بات ہو گئی۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بس ایک جملہ کہنے دیں۔

جناب سپیکر: .I'll be grateful میرے بھائی اس House کا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے جملے سامنے آ گئے ہیں۔ سکرین کی طرف ہم نے دیکھ لیا ہے۔ جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق آج کے لئے pending تھی وہ آپ نے miss کر دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آج آپ کی تحریک استحقاق نہیں تھی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! Monday کے لئے pending ہوئی تھی بلکہ کل بھی اس کی آواز دی گئی تو کہا گیا کہ نہیں، یہ منگل کے لئے pending ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب تو ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں تو اسی وقت سے جب آپ کہہ رہے تھے تب کا کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ رانا صاحب! ایسے نہ کیا کریں۔ یہ آپ الزام تراشی کرتے ہیں۔ اگر آج نہیں آئی تو کل آ جائے گی۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: نہیں، میں الزام تراشی نہیں کر رہابلکہ حسن مرتضیٰ صاحب میری بات کے دوران کھڑے ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی تحریک استحقاقnext weekکے لئےpendingہوئی تھی۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ان کے بعد آپ کوfloorدیتا ہوں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! معذرت نہیں کی گئی۔ یہ کس نے کہاہے[***********]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے بات ہی نہیں کی۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہاں سے آواز آئی تھی، میں نے خود سُنی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:.Order please. I say order آپ تشریف رکھیں۔ میں نےfloorان کو دیا ہے۔ اب کوئی صاحب اس بارے میں بات نہ کرے۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ کی تحریک استحقاقnext weekکے لئے لکھی ہوئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کل لے لیں۔

جناب سپیکر: اس کو کل کے لئے رکھ لیا جائے۔ جی، سندھو صاحب!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr. Speaker! I am really grateful to you for allocating time.

میں اس معززHouseکےknowledgeمیں لانے کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ممبر بورڈ آف ریونیو نے ایک notificationجاری کیا ہے جس کی رو سے انہوں نےtransfer of immovable

properties پر ٹیکس لگا دیا ہے، یہ قانونی طور پر کسی طرح بھی justified نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس طرح کا notification قانون اور آئین کے مطابق null and void ہے۔

That amount to impose taxation on the general public which is not rented by the law specially that by the Article 4 of the Constitution.

میری گزارش یہ ہے کہ محترم وزیر قانون صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں، شاید وزیر مال بھی ادھر تھے کہ اگر وہ notification غلط ہے تو وہ واپس لیں اور اس سلسلے میں وزیر قانون کوئی commitment کریں کہ وہ کب تک واپس ہو جائے گی۔ شکریہ

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش تھی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ کیا کر رہے ہیں؟ کیوں آپ اپنا اور میرا ابھی ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

جناب پرویز رفیق: جناب والا! پھر میں احتجاج کرتے ہوئے walkout کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری بات پر آپ کیوں احتجاج کرتے ہیں؟

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں پر آواز کسی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے وہ آواز نہیں سنی ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! یہاں سے کسی نے آواز کسی ہے[*****]

جناب سپیکر: کم از کم میں نے نہیں سنی جس کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میں نے سنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! ایک منٹ، آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، مجھے ایک منٹ ان کو بتانے دیں۔ جن کے بارے میں آپ نے الزام لگایا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر یہ بات کہیں سے ہمارے House کے ریکارڈ پر آ گئی ہے تو اس کو ہم expunge کرتے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میں معذرت چاہتا ہوں۔ آپ میری صرف بات سن لیں۔ جب میں آپ سے گفتگو کر رہا تھا تو یہاں سے آواز آئی میں آپ کو جملہ بتا دیتا ہوں مجھے نہیں پتا کہ کس معزز رکن نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پھر آپ۔۔۔

جناب پرویز رفیق: جملہ یہ آیا ہے[******]

جناب سپیکر: اگر یہ جملہ ریکارڈ میں آ گیا ہو گا تو ہم اس کو expunge کر دیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! پرویز رفیق صاحب جو بات کر رہے ہیں یہ بات درست ہے کہ جب یہ بات کر رہے تھے تو یہاں سے کسی دوست نے یہ آواز ضرور دی ہے اور میں نے بھی سنی ہے لیکن اس میں گزارش یہ ہے کہ ان کا کہنے کا مطلب یہ بالکل نہیں تھا کہ پرویز رفیق صاحب کو مخاطب کر رہے ہیں۔ دراصل wine کے جتنے بھی licenses ہیں ان کے license holders کا زیادہ تر تعلق مسیحی برادری سے ہے۔ اب اس میں یہ دیکھیں کہ ان دوستوں کا یہ مؤقف ہے کہ ان کے مذہب میں شراب اسی طرح حرام ہے جس طرح اسلام میں حرام ہے لیکن Christian Community جو majority میں ہے وہاں پر جو ہمیں law نظر آتا ہے وہ otherwise ہے۔ اس بارے میں اگر یہ Resolution لانا چاہتے ہیں جیسا کہ حسن مرتضیٰ صاحب نے بھی کہا تو یہ سارے دوست مل کر جن کا تعلق مسیحی برادری سے ہے یہ سارے Resolution لے آئیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب مسیحی برادری سے نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان): اچھا،جی۔بات انہوں نے کی ہے۔یہ Resolution لے آئیں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو ہم oppose نہیں کریں گے۔ اب اس میں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے۔جو بات سندھو صاحب نے کی ہے یہ بات بڑی اہم ہے لیکن میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کے پاس غالباًاس بارے میں پورے کوائف بھی ہیں تو اس کو وہ تحریک التوائے کار یا سوال کی صورت میں لے آئیں تاکہ اس کے اوپر بورڈ آف ریونیو سے مؤثر جواب لے کر اس پر comprehensive جواب آنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ان کو میں out of turn لانے کے لئے اجازت دے رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا!یہ out of turn تحریک التوائے کار لے آئیں اور بے شک آج لے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ لکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا!میری بات کا جواب نہیں آیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: واقعی ان کی بات کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: کون سی بات کا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا!پتنگ بازی کے متعلق انہوں نے پوچھا تھا کہ اب کون انچارج ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ پتنگ بازی کو روکنے کے لئے آپ کے پاس مشینری کون سی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ کسی بھی violation کو روکنے کے لئے Law Enforcing Agencies جس میں پولیس اور دوسری جو Intelligence Agencies ہیں وہی machinery ہے لیکن اس میں قباحت یہ ہے کہ پتنگ بازی لوگ اپنے گھر کی چھتوں پر کرتے ہیں اور زیادہ تر گنجان آباد علاقوں میں ہوتی ہے۔پچھلے سال بھی لوگوں کے بہت زیادہ جھگڑے ہوئے کیونکہ پولیس بلا وجہ اگر کسی کے گھر میں داخل ہو تو

اس سے پھر otherwise صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں ہوا یہ کہ پتنگ کوئی اپنی چھت پر اڑا رہا ہے لیکن پولیس کسی اور کے گھر میں یا ہمسایہ کے گھر میں داخل ہو گئی ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی اپنے گھر کے اوپر چڑھ کر فائرنگ کر رہا ہے لہذا اس کو روکنا اگر ناممکن نہیں تو یہ کافی مشکل ہے۔ اسی لئے ہم نے Kite Flying Association سے کہا ہے کہ آپ ذمہ دار بنیں۔ آپ Kite Flying Association registered ہیں یا آپ سب کو own کرتے ہیں، آپ لوگوں کو رجسٹرڈ کریں اور اس کے بعد ہمیں آپ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ آپ اس سلسلے میں تعاون کریں گے اور دھاتی ڈور وغیرہ استعمال نہیں کریں گے۔ اگر کسی معصوم کا گلا کٹا تو اس میں جو مقدمہ ہو گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! میرے خیال میں، میں پھر وزیر قانون کو کہتا ہوں کہ وہ نہ بولیں۔ آپ اپنی باتیں کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): تو اس میں اگر کسی معصوم کا دھاتی ڈور سے گلا کٹا تو اس کے مقدمے میں نامزد ملزمان پھر Kite Flying Association کے عہدے داران ہوں گے۔ اب اس سے وہ بھاگ گئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم یہ نہیں کر سکتے۔ کل کو اگر پھر کسی معصوم کا گلا کٹتا ہے تو اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر تو آنی ہی آنی ہے، یہ لوگ بھی تو اپنی ذمہ داری لیں۔ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہمیں کوئی recommendation دیں اگر وہ اس قابل ہوئی کہ اس بات کو ensure کیا جا سکتا ہو تو پھر ہم اس کی اجازت دیں گے۔ باقی ہم نے کوئی اجازت دینے کی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: بات آپ سمجھ نہیں پائے یا میرے خیال میں وہ سمجھا نہیں پائے۔ بات یہ تھی اور وہ یہ پوچھ رہے تھے کہ پہلے تو اس کی جو اتھارٹی تھی وہ ضلع ناظم تھا اب آپ کے پاس اس کے لئے اتھارٹی کون سی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!ضلع ناظم اتھارٹی ہے۔جب تک ضلع ناظم رہے گا وہ اتھارٹی رہے گا اس کے بعد جو بھی اتھارٹی اس chargeکو assumeکرے گی پھر اس کے پاس اختیار ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اختر ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ(ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب والا!میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آج ہمارے محکمہ انہار کی جو نہریں ہیں وہ درختوں سے خالی ہو چکی ہیں اور آپ کا بھی rural backgroundہے، جتنے بھی میرے دوست ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو اب چلے گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ(ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب والا!میں on the floorیہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جب تک یہ درخت محکمہ نہر کے پاس رہے تب تک یہ سلامت رہے اور جب سے محکمہ جنگلات کو دیئے گئے ہیں اس وقت سے کوئی نئی plantationہوئی ہے اور نہ ہی انہوں نے ان درختوں کی حفاظت کی ہے بلکہ سو سو سال پرانے درخت بھی انہوں نے بیچ کھائے ہیں۔ میری اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ محکمہ انہار کے درخت محکمہ نہر کو ہی دیئے جائیں کیونکہ ان کے پاس اس کا infrastructureہے، ان کے پاس بیلدار ہیں، نرسری کے لئے جگہیں ہیں اور اوپر سے لے کر نیچے تک ان کے پاس ایک نظام ہے۔ اگر یہ ان کو دے دیئے جائیں تو میرے خیال میں ہماری جو نہریں ٹوٹنے لگی ہیں یہ بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔ ہر جگہ سے خبر آئی ہوتی ہے کہ فلاں جگہ سے فلاں نہر ٹوٹ گئی ہے یہ بھی بند ہو جائے گا اور ہماری نہریں بھی آباد ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: اس کے لئے آپ کوئی چیز لکھ پڑھ کر لائیں پھر ہم اس کے مطابق آگے عمل بھی کروائیں گے۔

محترمہ فرح دیبا: پوائنٹ آف آرڈر۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب مجھے کوئی کام بھی کرنے دیں۔ آپ دیکھیں اسی پوائنٹ آف آرڈر پر کتنا ٹائم لگ گیا ہے۔ پونے ایک بجے ہم نے شروع کیا تھا اور اب ایک بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں، یہ کتنی بڑی بات ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف چلتے ہیں۔

محترمہ فرح دیبا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پھر پوائنٹ آف آرڈر شروع ہو گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ خود دیکھیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ خود مانتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر وقت ضائع ہو رہا ہے۔ جناب! اب تحاریک التوائے کار کو take up کریں۔

محترمہ فرح دیبا: جناب والا! میں دُلا بھٹی شہید کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: کس کے حوالے سے؟

محترمہ فرح دیبا: دُلا بھٹی شہید کے مزار کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ نے ان کو floor دیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں نے کہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ خود ہی دیکھ لیں۔ اس طرح تحاریک التوائے کار کا وقت بھی ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ اس طرح کی بات نہ کیا کریں، مسٹر! میں آپ کو بار بار کہتا ہوں۔ جب میں آپ سے کہوں گا تو اس وقت ٹائم شروع ہو گا۔ جی، فرمائیں!

محترمہ فرح دیبا: میں آپ کی توجہ ماضی کے سپوت، عظیم حریت پسند اور پنجاب کی سرزمین کے عظیم ہیرو دُلا بھٹی شہید کے مزار کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ یہ کہ حکومت پنجاب نے مورخہ 24۔ مارچ 1988 کے ایک notification کے ذریعے دُلا بھٹی کے مزار کو اپنی تحویل میں لے لیا اور

اس مزار کوprotected monumentقرار دے دیا جو حکومت کا ایک بہت اچھا فیصلہ تھا۔ چونکہ اسے ثقافتی ورثہ کے طور پر محفوظ کر لیا گیا تھا۔ جس وقت یہ مزار حکومت کی تحویل میں لیا گیا اس وقت کے احاطے میں صرف 60 قبریں تھیں اور اب ناجائز تدفین کرنے کے مافیا نے اس احاطے میں 400سے زائد قبریں بنا دی ہیں۔ یہ کہ 1962 میں گورنر مغربی پاکستان نے دُلا بھٹی کا مزار 88 x75 فٹ بنایا اب اس کو محدود کر دیا گیا ہے جو شہید کے شایان شان نہ ہے۔ اب یہ حالات ہو گئے ہیں کہ مورخہ 12۔ فروری 2010 کو دُلا بھٹی شہید کے مزار پر لگا کتبہ بھی اکھاڑ دیا گیا ہے اور اس پر محمد دین دواغہ وفات 1978 کا کتبہ لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ فوری طور پر مزار کے احاطے میں غیر قانونی اور غیر اخلاقی تعمیرات مسمار کریں اور مزار کو اصل حالت میں بحال کرنے کے احکامات صادر فرمائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! یہcirculateہو گی تو تب آپ کو اس کا جواب ملے گا۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! آپCustodian of the Houseہیں اور ہر ممبر کے تحفظات کو دور کرنا آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ میرے لئے تو آپ بہت ہی قابل احترام ہیں، جب بھی کوئی بات ہو تو آپ ٹائم دیتے ہیں۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ باتwind upکرنا چاہتے ہیں لیکن اب اس طرح چیزیں نہیں چلیں گی۔ میں یہ مؤقف اختیار کر رہا تھا کہ کسی ممبر نے یہ جملہ کسا اور میں نے سنا۔ میں رانا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ مجھے نہیں کہا گیا۔ میں یہاں پر ایک کمیونٹی کوrepresentکر رہا ہوں اورevery one knowsکہ مسیحیوں اور غیر مسلموں کو شراب کے لائسنس۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔ انہوں نے بات کی ہے [******] بقول ان کے مجھے نہیں پتا کہ کس نے یہ بات کی ہے؟

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! مان لیتے ہیں کہ کسی نے بھی نہیں کی لیکن یہ سوچ develop ہوئی ہے کہ مسیح اور اقلیتیں اس کاکاروبار کرتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے ذلت، شرمندگی اور حرام کی کمائی ہے۔اس کمائی میں نہ صرف پاکستان کے غیر مسلم، مسیح لوگ بلکہ پورا پنجاب involve ہے۔میں چاہتا ہوں کہ جس طرح ہم بسنت کے حوالے سے بات کر رہے ہیں اور حسن مرتضیٰ صاحب نے ٹھیک بات کی ہے کہ اگر ڈور سے گلا کٹتا ہے اور لوگ مرتے ہیں تو جب لوگ شراب پی کر drive کرتے ہیں، گھروں اور بازاروں میں دنگا فساد کرتے ہیں تو اس سے کروڑوں لوگوں کے وقت اور جانوں کا ضیاع ہوتا ہے۔رانا صاحب نے کہا ہے کہ مسیح اراکین قرار داد لے کر آئیں It's not a matter of only Christian community, it is a matter of Punjab. یہ پنجاب کے لاء اینڈ آرڈر کا معاملہ ہے اور ویسے بھی آئین میں لکھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرار داد لے کر آئیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب! میری بات سنیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ آپ کی مہربانی، پلیز! تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب پرویز رفیق: میں گزارش کرتا ہوں کہ اس پر حکومت قرار داد لے کر آئے۔

جناب سپیکر: آپ قرار داد لے کر آئیں۔ No, no, when I say no, I mean its. جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب! آخر آپ کو خیال آ ہی گیا۔

جناب سپیکر: مجھے تو خیال آجاتا ہے لیکن آپ کو نہیں آتا۔

پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

شیخ علاؤالدین: چلو، یہ بھی وقت بتائے گا۔ یہ وہی PCS افسران والا issue ہے اس پر آج لاء منسٹر صاحب نے جواب دینا تھا۔

جناب سپیکر: تحریک کا نمبر کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: تحریک التوائے کار نمبر 983 ہے۔ اس پر پہلے لاء منسٹر صاحب فرمالیں پھر میں عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں محترم شیخ علاؤالدین صاحب نے PCS افسران کے ساتھ ناانصافی سے متعلق جو facts and figures دیئے ہیں میری personal information میں یہ سارے درست ہیں اور واقعی PCS افسران کے ساتھ عرصہ دراز سے ناانصافی چلی آرہی ہے۔ اب اسے دور کرنے کے لئے اور PCS افسران کا جائز حق انہیں دلانے کے لئے اور پھر اسی طرح اس کا ایک مؤثر اور comprehensive جواب اس ایوان میں پیش کرنے کے لئے تھوڑا وقت درکار ہے۔ چونکہ اس وقت اس کا مکمل جواب میرے پاس نہیں ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اسے دو روز کے لئے pending فرمادیں۔ انشاء اللہ اس دن اس کا جواب ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں، ان کی ہمدردیاں بھی ہیں۔ میں اس معزز ایوان کے علم میں صرف یہ لانا چاہتا ہوں کہ اسی اسمبلی نے 23 سال پہلے PCS افسران کے لئے ایک قرار داد منظور کی تھی۔ یہ PCS افسران ہمارا اثاثہ ہیں، میں صرف یہ چاہتا ہوں اور آپ باقی معزز ممبران سے بھی پوچھ لیجئے کہ ان کو ان کا حق دیا جائے، ان کو promote کیا جائے۔ اللہ کی مہربانی سے ہم نے ان کو support کرنا ہے تو انہی میں سے اس پنجاب کے لئے بہتری کے کوئی آثار نکلیں گے۔ میں نے DMG افسران کے متعلق جو کچھ کہنا تھا وہ میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں گزارش کر دی ہے۔ آپ خود بھی ان معاملات کو سمجھتے ہیں، جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے وہ بالکل درست ہے لیکن ایک فیصلہ ضرور کر دیں کہ اب ہم نے ان PCS افسران کے لئے کچھ کر کے اٹھنا ہے اور اب اس معاملے کو چھوڑنا نہیں ہے کیونکہ 23 سال پہلے بھی اس کمیٹی میں بہت اچھے لوگ موجود تھے اور ان کے بڑے بڑے نام ہیں لیکن اس قرار داد کے بعد وہ عملی طور پر ان کے لئے کچھ نہ کر سکے۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بیالیس سیکرٹریوں میں سے ایک بھی PCS سیکرٹری نہیں ہے نو کمشنروں میں سے ایک بھی PCS کمشنر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی بات تو بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ تحریک دو دن کے لئے pending ہوئی ہے اس لئے دو دن کے بعد لاء منسٹر صاحب کا جواب آ جائے تو پھر انشاء اللہ یہی بات ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس تحریک کے محرک شیخ علاؤالدین صاحب کو، اس معزز ایوان میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی وساطت سے صوبے میں خدمات سر انجام دینے والے PCS افسران کو یقین دلاتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار کا ایک مؤثر

اور ایسا جواب جس میں یہ طریق کار درج ہو کہ ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کس طرح سے اور کن کن steps لینے سے دُور ہو گی جب تک وہ نہیں آئے گا اس وقت تک ہم اس تحریک التوائے کار کو dispose of نہیں کریں گے۔انشاء اللہ اس کا credit اس معزز ایوان کو جائے گا کہ ان افسران کے ساتھ ہونے والی نا انصافی کو دور کیا جائے۔ میری اس سلسلے میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب سے بات ہوئی ہے وہ اس بات سے پوری طرح متفق ہیں کہ ان کا جو معاہدہ طے ہوا تھا بجائے اس کے کہ ہم اس میں کوئی improvement کر کے دیں یا بہتری کر کے دیں بلکہ اس پر بھی عملدر آمد نہیں ہو رہا۔اس پر بالکل in letter and spirit عمل ہو گا حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اس پر عملدر آمد کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین:شکریہ

میاں محمد رفیق:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:تحاریک التوائے کار میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!بڑی ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:تحاریک التوائے کار کے بعد۔

میاں محمد رفیق:پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!ریکارڈ درست کرنے کے لئے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:نہیں، تحریک التوائے کار کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔میاں صاحب!تحریک التوائے کار کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔آپ تشریف رکھیں۔اگلی تحریک التوائے نمبر925/09 چودھری ظہیر الدین خان،جناب محمد یار ہراج،جناب محمد محسن خان لغاری،چودھری مونس الٰہی،جناب شیر علی خان،جناب محمد شفیق خان،جناب خرم نواب،ملک اقبال احمد لنگڑیال،جناب خالد جاوید اصغر گھرال،جناب طاہر اقبال چودھری،میاں شفیع محمد،سردار عامر طلال گوپانگ،ڈاکٹر محمد افضل،حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا،ڈاکٹر سامیہ امجد،محترمہ آمنہ الفت،سیدہ بشریٰ نواز گردیزی،محترمہ

سیمل کامران، محترمہ خدیجہ عمر، سیدہ ماجدہ زیدی، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ انبساط حامد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ آمنہ جہانگیر اور انجینئر شہزاد الہیٰ کی طرف سے ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں طبی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے قیدیوں میں ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی موذی بیماریوں میں اضافہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 19-11-2009 کی خبر کے مطابق پنجاب کی جیلوں میں طبی سہولتوں کے فقدان اور غیر صحت مند ماحول کی وجہ سے قیدی موذی امراض میں مبتلا ہونے لگے ہیں اور گنجائش سے زیادہ قیدی رکھنے کی وجہ سے قیدیوں کے دن کم ہونے لگے ہیں۔ لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ہونے والے قیدیوں کے طبی ٹیسٹوں میں 55 قیدی ایڈز کے مرض میں مبتلا پائے گئے۔ تفصیل یوں ہے کہ کوٹ لکھپت اور سنٹرل جیل لاہور کے 2095 قیدیوں کے ٹیسٹ میئو ،جناح اور سروسز ہسپتال میں گزشتہ روز کئے گئے جہاں 55 قیدیوں میں ایڈز، 55 میں ہیپاٹائٹس۔ سی، 295 میں ہیپاٹائٹس۔ بی اور 36 قیدیوں میں ٹی بی کا مرض نکلا ہے۔ اس بارے میں ذرائع کا کہنا ہے کہ جیلوں میں اس وقت گنجائش سے زیادہ قیدی رکھے ہوئے ہیں۔ ایک بیرک میں سینکڑوں قیدی رکھے گئے ہیں جہاں ہر دوسرا قیدی خارش کے مرض میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے ان کی صحت روز بروز گر رہی ہے۔ اس خبر سے عوام میں بالعموم اور قیدیوں اور ان کے لواحقین میں بالخصوص تشویش کے جذبات پائے جاتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے اسمبلی سیکرٹریٹ کا system دیکھنا پڑے گا۔ Already جو ایک تحریک آچکی ہے اسی طرح کی دوسری تو نہیں آنی چاہئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جی، نہیں۔جناب سپیکر! اس میں ایڈزاور دیگر بیماریوں کا ذکر ہے۔میں نے کل جو تحریک move کی وہ علیحدہ تھی۔وہ قیدیوں سے زیادہ مشقت کروانے کے حوالے سے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! سنٹرل جیل کوٹ لکھپت میں مورخہ 22-01-2010 کو اسیران کی تعداد 3819 تھی۔عزت مآب جناب چیف جسٹس آف پاکستان کے حکم سے اسیران جیل کی خون کی screening ہو رہی ہے۔اس وقت جیل میں ہیپاٹائٹس (بی) کے 110، ہیپاٹائٹس (سی) کے 300، ایڈز کے 60 اور ٹی بی کے 32 مریض موجود ہیں۔ان مریضوں کے علاج کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔مثلاً ایڈز کے مریضوں کا علاج پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی مدد سے شروع کیا جارہا ہے۔ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا علاج پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تعاون سے کیا جارہا ہے۔اس سلسلے میں خون کے دیگر ضروری tests کروائے جا رہے ہیں۔ٹی بی کے مریضوں کا علاج T.B. Dots پروگرام کے تحت کیا جارہا ہے۔اس سلسلے میں تمام ادویات T.B Dots پروگرام سے مفت مہیا کی جارہی ہیں۔ان بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے تمام حفاظتی اقدامات کئے جارہے ہیں۔جہاں تک قیدیوں کی زیادہ تعداد کا تعلق ہے تو اس مشکل کو دور کرنے کے لئے سنٹرل جیل لاہور میں 48 نئے cells زیر تعمیر ہیں جن کی تکمیل سے مشکلات میں کسی حد تک کمی آجائے گی۔مزید برآں جن قیدیوں میں دوسرے مرض پائے جاتے ہیں ان کے علاج و معالجہ کے لئے بھی tests وغیرہ کئے جارہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔As not pressed یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 928/09 خواجہ محمد اسلام صاحب کی ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں dispose of کی جاتی ہے اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 933/09 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔جی، شیخ صاحب!

صوبہ کی ناقابل کاشت اراضی کو آپریٹو فارمنگ کی بنیاد

پر چھوٹے کاشتکاروں کو الاٹ کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ اہم معاملہ جس کا تعلق نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کے مستقبل سے ہے اس معزز ایوان کی توجہ کا طالب ہے کہ ہم غیروں کی food security کو یقینی بنانے کی خاطر دنیا کے بہترین نہری نظام اور اللہ رب العالمین کی عطا کردہ بہترین زمین اپنی موجودہ اور آنے والی نسلوں کی خوراک کی ضروریات کو نظر انداز کر کے ایک مربوط اور جامع پروگرام بنانے سے قاصر ہیں جس کا آنے والی تاریخ میں ذکر جرم کے طور کیا جائے گا۔ پنجاب کے تقریباً 70فیصد عوام کا تعلق کسی نہ کسی طرح زراعت سے ہے۔ ہمارے 80فیصد کاشتکار 15 ایکڑ سے بھی کم اراضی کے مالک ہیں۔ پنجاب کے زرعی شعبے سے منسلک 75فیصد کاشتکار بے زمین ہیں۔ دوسری طرف ہمارے کروڑوں لوگوں کو مناسب اور ضروری خوراک بھی میسر نہ ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ملک میں بے روزگاری کی شرح 7.5فیصد سے 9فیصد کے درمیان ہے۔ ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب وقت آگیا ہے کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پنجاب کا تمام غیر استعمال شدہ زرعی رقبہ بے زمین کاشتکاروں کو Co-operative Farming کی بنیاد پر 1000 ایکڑ سے 1500 ایکڑ کے ٹکڑے بنا کر دے دی جائے۔ ان زرعی بلاکس میں کاشتکاروں کو تمام سہولتیں (مسجد، سکول، ہسپتال وغیرہ) بھی موقع پر مہیا کی جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر کوآپریٹو فارمنگ ونگ کو ٹریکٹر اور دوسری زرعی مشینری صرف اس مخصوص زمین میں استعمال کرنے کے لئے مہیا کی جائے۔ یعنی یہ non transferable ہو۔ ہر کاشتکار گھرانے کو کم از کم 5 ایکڑ زمین دی جائے لیکن اسے پابند کیا جائے کہ وہ Co-operative Farming کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف تجویز کردہ پھل اور سبزیاں ہی وہاں پر کاشت کرے گا۔ ہر کاشتکار گھرانے پر لازم ہو کہ وہ کم از کم تین گائیں یا بھینسیں بھی لازمی رکھے تاکہ دودھ کی فروخت سے اس کا cash flow daily کا مسئلہ حل ہو سکے۔ دوسری طرف جانوروں کی شکل میں ہر گھرانے کا مستقل اثاثہ بھی بن سکے۔ پنجاب کی تمام زمین اور دنیا کا بہترین نہری نظام بھی ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے لازمی طور پر نہ صرف سنبھالنا ہو گا بلکہ ان کی مسلسل نگرانی بھی کرنا ہو گی تاکہ ملکی و غیر ملکی

قبضہ گروپوں جو کسی نہ کسی شکل میں ان زمینوں پر منڈلا رہے ہیں ان سے بچانے کے لئے بھی اب مزید وقت ضائع کئے بغیر ان کے اصل حقدار جو ہماری نوجوان نسل ہے کو Co-operative Farming کے تحت فی الفور دے دیا جائے۔اس اہم معاملہ پر معزز ایوان کے ہر رکن کا اظہار خیال کرنا بھی بہت ضروری ہے تا کہ مزید بہتر تجاویز بھی سامنے آ سکیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ ضلع خانیوال میں جو ہزاروں ایکڑ زمین غیر ملکیوں کو دی گئی ہے یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔اس ایوان کے ہر رکن کو اس پنجاب کی ایک ایک انچ زمین کا اپنے آپ کو امین سمجھنا چاہئے۔آج نہیں تو کل وہ لوگ ضرور آئیں گے،اس ایوان میں بھی آئیں گے کہ آخر ہم نے آنکھیں بند کیوں کی تھیں، کیا ہمیں اپنی food security کی ضرورت نہیں ہے؟ میں اس ایوان میں ان شرائط کا ذکر نہیں کرنا چاہتا کہ جن شرائط پر غیر ملکیوں کو زمین دی جارہی ہے۔ان کی law and order کی security بھی ہم اپنے ذمے لے رہے ہیں اور وہ یہاں سے ساری outputs بھی لے جائیں گے۔وہ oil rich ہیں،وہ تو سو روپے کلو آٹا بھی خرید لیں گے۔ہم نے اس ملک اوران لوگوں کا سوچنا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ اس کی اجازت دی جائے اور تمام ارکان اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کا جو جواب موصول ہوا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ Cooperative Farming Scheme 1948 میں مہاجرین کی آبادکاری کے لئے متعارف کروائی گئی تھی اس کے تحت colony area ملتان، وہاڑی، لودھراں، ساہیوال، اوکاڑہ اور فیصل آباد وغیرہ میں موجود بنجر زمین ½12 تا 25 ایکڑ تک آبادکاری کے لئے ممبران کو lease پر دی گئی تھی۔مذکورہ بالا سکیم کے تحت اہل ممبران کو ملکیتی حقوق بھی دیئے جا چکے ہیں۔اب پنجاب حکومت کے پاس اتنی زرعی زمین موجود نہیں کہ ہر کاشتکار کو 5 ایکڑ مہیا کی جا سکے، جو زمین موجود ہے اس کے لئے پہلے ہی عارضی کاشت سکیم موجود ہے جس کے تحت ½12 ایکڑ تک زمین lease پر دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں graduate نوجوانوں کو عارضی کاشت کے لئے زمین مہیا کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے چونکہ عارضی کاشت سکیم پہلے سے موجود ہے اس پر کاشتکار اناج، پھل اور سبزیاں وغیرہ کاشت کر سکتے ہیں اور مویشی بھی پال سکتے ہیں اس لئے کسی نئی سکیم کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر! department کی طرف سے یہ جو جواب ہے یہ اس طرح سے نامکمل ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خود ایک کمیٹی کو chair کر رہے ہیں اور اس میں کوئی دو مرتبہ مجھے بھی شریک ہونے کا موقع ملا ہے تو شیخ صاحب نے یہاں پر جو concept بیان کیا ہے اس پر comprehensive غور ہو رہا ہے اور اس وقت پنجاب میں جتنی بھی زمین available ہے وہ بے زمین کاشتکاروں کو جن کا اس زمین پر قبضہ ہے یا جس طرح شیخ صاحب بات کر رہے ہیں اس طرح سے لوگوں کو یہ زمین برائے کاشت دینے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ Agriculture graduate نوجوانوں کو بھی اس میں لانے کی ایک سکیم زیر غور ہے۔ جہاں تک انہوں نے غیر ملکی لوگوں کو زمین دینے کی بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی شرائط میں کوئی کمی بیشی ہو سکتی ہے اور ان شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی یا amendment کرنے کا اختیار ہمیشہ گورنمنٹ کے پاس موجود رہے گا لیکن اس میں ایسا ہی ہے کہ ایک زمین بنجر ہے جسے ہم پچھلے 60 سالوں میں قابل کاشت نہیں بنا سکے اور اگر ہم اپنے وسائل کا حجم دیکھیں تو اس وقت پنجاب میں جتنی زمین زیر کاشت ہے تقریباً اتنی ہی زمین بنجر ہے تو اس کو شاید ہم اگلے 60 سال تک بھی قابل کاشت نہ بنا سکیں۔ اگر ہمارا کوئی دوست ملک یا کوئی غیر ملکی دوست اس زمین کو لے اور فوری طور پر قابل کاشت بنائے تو وہ جو بھی فصل اگائے گا وہ اسی طرح سے ہوگی جیسے ہم اس زمین کو زیر کاشت لا کر فصل اگائیں اور اس کے بعد باقاعدہ تمام مراحل جو export import, سے متعلقہ ہیں اور جیسے تمام taxes ادا کرنے کے بعد کوئی چیز باہر جا سکتی ہے تو وہ اسی process سے گزر کر جائے گی۔ اس سے نہ صرف ہماری زمین آباد ہوگی بلکہ اس سے ہماری import, export اور ہماری taxes income میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا اس لئے وہ سکیم ایسی نہیں ہے کہ وہ زمین کسی کو اس طرح سے دی جا رہی ہے کہ جیسے وہ مالک بن جائے گا بلکہ اس زمین کی مالک پنجاب حکومت یا پاکستان کے لوگ ہی رہیں گے۔ ان کو یہ زمین عارضی طور پر لیز کی شرائط پر دی جا رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ان کی شرائط کا علم ہے۔ میں House on the floor of the یہ بات کرنے لگا ہوں اور لوگ اس کو 100 سال بعد بھی یاد کریں گے۔ ان کو زمین تین سال سے زیادہ lease پر نہ دی جائے۔ Agriculture output پر federal or local کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تاریخی حقائق ہیں کہ کوئی ملک جب اپنی زمین کسی غیر ملکی کو دیتا ہے ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کسی Arabian country میں کوئی پاکستانی پان کی دکان نہیں کھول سکتا جب تک کہ وہ ان کو کفیل نہ بنائے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ملک دس لاکھ شہداء کی قربانی دے کر لیا گیا تھا، کوئی بات نہیں اگر آج ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم اپنی زمینوں سے output لے سکیں تو آنے والے لوگ ضرور لے لیں گے۔ میری پہلی request یہ ہے کہ یہ زمینیں نہ دی جائیں اور اگر مجبوری ہے تو یہ three years lease ہو جو extendable subject to the approval of the government ہو اور گورنمنٹ اس کو cancel بھی کر سکے لیکن جن شرائط پر یہ زمینیں دی جا رہی ہیں میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی غلط رجحان ہے، ملک کی زمین بالکل نہیں دینی چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میرے خیال میں انہوں نے بات تو ٹھیک کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بات کرنے کے انداز سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ زمین کسی کو مالکانہ حقوق پر نہیں دی جا رہی بلکہ لیز پر دی جا رہی ہے۔ یہ جو دوسری بات کر رہے ہیں کہ یہ تین سال کی لیز پر دی جائے تو تین سال میں تو یہ زمین آباد ہی نہیں ہو گی اور ہم جو ڈیم بنانے جا رہے ہیں ان لوگوں کو یہ زمین آباد کرنے کے لئے وہاں پر بھی investment کرنی پڑے گی، نئی نہریں نکالنے کے لئے بھی انہیں investment کرنی پڑے گی تو یہ بہت بڑا منصوبہ ہے اور ہمیں اس منصوبے کو اس لئے بھی discourage نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارا ہمسایہ ملک ہم سے بھی سو گنا آگے جا کر ان لوگوں کو زمینیں فراہم کرنے کو تیار ہے کہ آپ ہماری طرف آئیں اور ہمارے ساتھ یہ تعاون کریں۔ یہ زمین لیز پر دی جا رہی ہے، کوئی مالکانہ حقوق پر نہیں دی جا رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بحث ہو نہیں سکتی اور اس کے اندر House sense of the لینی ہوتی ہے میں نے آپ کو صرف اس لئے بات کرنے دی کیونکہ آپ نے ایک اہم issue کی طرف روشنی ڈالی تھی اور جب لاء منسٹر نے on the floor of the House بیان دیا ہے کہ گورنمنٹ اس کے حوالے سے سب کچھ دیکھ کر کر رہی ہے تو میرے خیال میں اب یہ بات ختم ہو جانی چاہئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں گورنمنٹ کی مجبوری بھی سمجھتا ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن شرائط پر ہندوستان زمینیں دے رہا ہے انہی شرائط پر اپنی زمینیں بھی دے دی جائیں۔ میں یہ بات record پر لے آیا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ انڈیا کن شرائط پر زمین دے رہا ہے وہ ایسی شرائط پر نہیں دے رہا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

جناب محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت جو رقبہ غیر ملکیوں کو دے رہی ہے وہ بنجر رقبہ نہیں ہے بلکہ وہ رقبہ Forest Department کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سن لیں۔ کسی بھی تحریک التواء پر بحث کے لئے sense of the House لی جاتی ہے اور اس کے لئے 62 ممبران ہونا ضروری ہوتے ہیں۔ اس پر کوئی short statement ہو سکتی ہے اور نہ بحث ہو سکتی ہے۔ اب وہ House کے سامنے put ہوئی، لاء منسٹر نے اس کا جواب دیا، اب اس کے بعد اگر محرک سمجھتے ہیں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے تو جب تک اس پر sense of the House نہ ہو اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے میں اس کو اس طرح سے روکنے کے حق میں نہیں ہوں۔ شیخ صاحب اور دوسرے معزز اراکین سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ جس particular condition or remission پر ان کو اعتراض ہے اس حوالے سے یہ بات لے آئیں اس پر بالکل غور ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لاء منسٹر سے مل کر بات کر لیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔(قطع کلامیاں) معزز ممبران بات سن لیں۔ ایجنڈا پر صرف چار پانچ قرار دادیں ہیں اس کے بعد ہمارے پاس time ہے پھر میں سب کو time دوں گا۔ ہم پہلے ذرا business of the House complete کر لیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار آج کے لئے pending تھی اس کا کیا بنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کل سب سے پہلے آپ کی تحریک سے start لیں گے۔

جناب احمد خان بلوچ: ٹھیک ہے۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سب کے point of order ابھی لیتا ہوں۔

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! میں Entertainment Duty Tax کے حوالے سے قرارداد out of turn لینے کے لئے اجازت چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Out of Turn کا طریق کار وضع کیا ہوا ہے کہ Business Advisory Committee کے اندر جب سارے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں تو وہاں پر جس کی request کی جائے گی تو صرف وہ out of turn لی جائے گی۔ آپ لاء منسٹر سے مل کر بات کر لیں۔

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں ان سے request کی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اگر وہ کہتے ہیں تو اس کو دیکھ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پنجاب ہائی کورٹ کے بارے میں میری ایک قرارداد ہے جس کی approval جناب سپیکر اور لاء منسٹر نے بھی دی ہوئی ہے، اس کو please لے لیجئے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پوچھ لیں، اگر وہاں سے آتی ہے تو دیکھ لیتے ہیں۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ سب سے پہلی قرارداد جناب طاہر اقبال چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں disposed of، دوسری قرارداد حاجی ذوالفقار علی صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ زیب جعفر صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ قرارداد بھی dispose of کی جاتی ہے۔ چوتھی قرارداد جناب خالد جاوید اصغر گھرال صاحب کی ہے۔ جی، گھرال صاحب! اسے پیش کریں۔

25ایکڑ زرعی اراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت 25ایکڑ زرعی اراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت 25ایکڑ زرعی اراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے۔"

جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس کو object کرنا چاہتے ہیں یا amendment لانا چاہتے ہیں؟

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس میں تھوڑی سی ترمیم کر دیں، نہ سمجھیں تو بے شک نہ کریں۔

جناب سپیکر!اس میں یہ ہونا چاہئے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت25ایکڑ زرعی اراضی کے مالکان کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے۔"

جو فقرہ لکھا ہوا ہے اس کا کوئی معنی نہیں نکلتا۔ زرعی ٹیکس سے مستثنیٰ کریں اور اس کے ساتھ مالکان کا لفظ ضروری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!میں نے اس کو اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے۔ اس stage پر اس میں amendment نہیں ہو سکتی یا یہ اسے withdraw کر لیں یا جس طرح ہے اسی طرح vote ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب!جہاں تک مجھے یاد آتا ہے114 میں لکھا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!جب محرک ہی amendment نہیں چاہتا تو کسی اور کے کہنے پر تو amendment نہیں ہو سکتی۔ جس طرح محرک نے یہ قرارداد پیش کی ہے اسی طرح اسے جانے دیں۔ اگر احمد خان بلوچ صاحب amendment لانا چاہتے ہیں تو وہ بعد میں نئے سرے سے لے آئیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر!اگر ترمیم کر لی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اس میں بنیادی طور پر25ایکڑ اراضی پر ٹیکس نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس میں amendment دے دیں تو پھر ہم اس کو پاس کر لیں گے۔ اس میں Rule 121 بڑا clear ہے کہ 2 days prior notice ہونا چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!ہمیں کل معلوم ہوا تھا کہ فلاں فلاں قراردادیں آ رہی ہیں۔ اس میں ہم دو دن پہلے نوٹس کیسے دے سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں محرک نے اگر کوئی amendment move کرنی ہے تو وہ کر سکتے ہیں۔ اگر consent of the House ہے کہ اس میں یہ amendment کر لی جائے اور محرک بھی چاہتے ہیں کہ یہ amendment ہونی چاہیئے۔ اس میں میرا خیال ہے کہ یہ بات بھی مناسب ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہمیں آج ہی پتا چلا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو تبدیل کر کے دے دیں گے تو یہ آ جائے گی۔ اس میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا یہ اگلے Tuesday پر آ جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس میں amendment کر دیں، ہم اس کو دوبارہ لے لیں گے۔ شکریہ اس کے بعد پانچویں قرارداد سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ آپ اسے پیش کریں۔

چوک یتیم خانہ لاہور میں اوور ہیڈ برج یا انڈر پاس کی تعمیر

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں جلد از جلد Overhead Bridge یا Underpass تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں تا کہ عوام کو ٹریفک کی شدید مشکلات سے نجات مل سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں جلد از جلد Overhead Bridge یا Underpass تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں تا کہ عوام کو ٹریفک کی شدید مشکلات سے نجات مل سکے۔"

چونکہ میں خود وہاں پر دیکھتا رہا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملتان روڈ پر افتتاح کر چکے ہیں، یتیم خانہ کی طرف بن بھی رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد اس پر کام شروع ہونے والا ہے۔ اس پر کسی

کو اعتراض بھی نہیں ہو گا یہ public issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کسی کو objection بھی نہیں ہے اس لئے میں House میں اس قرارداد کو put کر دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس پر object کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں object نہیں کرنا چاہتی بلکہ صرف ایک متعلقہ بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب آپ object نہیں کر رہیں تو پھر اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ آپ اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا، میں بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ چوک یتیم خانہ میں جلد از جلد Overhead Bridge یا Underpass تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جائیں تاکہ عوام کو ٹریفک کی شدید مشکلات سے نجات مل سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فرح دیبا ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینما گھروں پر چلنے والی پاکستانی فلموں پر Entertainment Duty سے مستثنیٰ قرار دینے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ فرح دیبا: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینما گھروں پر چلنے والی پاکستانی

فلموں پر Entertainment Duty سے مستثنیٰ قرار دینے کے حوالے سے ایک
قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سنیما گھروں پر چلنے والی پاکستانی
فلموں پر Entertainment Duty سے مستثنیٰ قرار دینے کے حوالے سے ایک
قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے ان کی یہ قرارداد دیکھی ہے۔ یہ معاملہ واقعی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ پہلے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش ہو چکا ہے۔ اس پر ایک کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے۔ اس پر کچھ پیشرفت بھی ہے اور red tapeism کی رکاوٹوں کا معاملہ ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ یہ قرارداد پیش کرنے سے وہ مقصد شاید اتنی جلدی حل نہ ہو سکے۔ اس پر یہ کل out of turn تحریک التوائے کار لے آئیں تاکہ میں ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے لوں اور جو رکاوٹ ہے اسے دور کروا دیں اور یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس پر تحریک التوائے کار لانے کو تیار ہیں؟

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! میں آج وہی پیش کرنا چاہ رہی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اس کو کل کے لئے رکھ لیں۔

محترمہ فرح دیبا: میں نے اسی لئے پڑھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل اسے out of turn لے لیں گے۔

محترمہ فرح دیبا: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب شیخ علاؤالدین، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور ہائی کورٹ کا

نام تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور ہائی کورٹ کا نام تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور ہائی کورٹ کا نام تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس میں ایک technical clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ check کر لیا جائے کہ کیا آئین میں لاہور ہائی کورٹ mention ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آئین میں صرف ہائی کورٹس ہیں اور اس کے اندر یہ mention نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس تحریک کو allow کر دیں اور شیخ صاحب یہ قرارداد پیش کر دیں۔ اس کے بعد میں یہ request کروں گا کہ قرارداد کو pending

کر دیا جائے کیونکہ اس میں ہمیں ہائی کورٹ کی concurrence بھی لینا ہو گی۔ اگلے ہفتے تک اُن سے جواب موصول ہو جائے گا تو اُس کے مطابق پھر اس پر آگے بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اگر آپ سندھ میں دیکھیں تو جس طرح سکھر ہائی کورٹ ہے، حیدر آباد ہائی کورٹ ہے اور یہاں پر ملتان ہائی کورٹ ہے۔

شیخ علاؤالدین: وہ بنچز ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ملتان میں بنچز ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لاہور ہائی کورٹ کا نام تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

لاہور ہائی کورٹ کا نام پنجاب ہائی کورٹ رکھنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ لاہور کا نام دیگر دو صوبوں کی ہائی کورٹس جیسا کہ صوبہ سندھ کی ہائی کورٹ کا نام سندھ ہائی کورٹ ہے اور صوبہ بلوچستان کی ہائی کورٹ کا نام بلوچستان ہائی کورٹ ہے، ضروری آئینی ترمیم کے ذریعے تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ لاہور کا نام
دیگر دو صوبوں کی ہائی کورٹس جیسا کہ صوبہ سندھ کی ہائی کورٹ کا نام سندھ
ہائی کورٹ ہے اور صوبہ بلوچستان کی ہائی کورٹ کا نام بلوچستان ہائی کورٹ ہے،
ضروری آئینی ترمیم کے ذریعے تبدیل کر کے پنجاب ہائی کورٹ رکھا جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next week تک pending فرمالیں تاکہ اس پر جواب موصول ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اگلے پرائیویٹ ممبر زڈے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ کہہ رہے ہیں کہ آئین میں لاہور ہائی کورٹ کا ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آئین میں ہر صوبے کی ہائی کورٹ کا ذکر ہے۔ اگر آپ متعلقہ آرٹیکل پڑھ لیں تو پتا چل جائے گا۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس میں constitutional amendment کی بات کیسے آئے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، جب یہاں سے قرارداد جاتی ہے تو وہ وفاق کو ہی جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی آپ سے پوچھا تھا کہ آئین میں کہیں لاہور ہائی کورٹ کا ذکر ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! آئینی ترمیم کی جائے کیونکہ آئین میں یہ لکھا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، آپ لاہور ہائی کورٹ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس قرارداد میں لکھا ہے کہ constitutional amendment کی جائے لیکن آئین میں تو کہیں لاہور ہائی کورٹ لکھا ہی نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ سندھ ہائی کورٹ کا نام سندھ ہائی کورٹ ہے۔ بلوچستان ہائی کورٹ کا نام بلوچستان ہائی کورٹ ہے لیکن سرحد میں ہائی کورٹ کا نام پشاور ہائی کورٹ ہے اور پنجاب میں ہائی کورٹ کا نام لاہور ہائی کورٹ ہے۔ اس میں اگر تبدیلی ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہو گی اور کوئی غلط روایت نہیں ہو گی لیکن چونکہ باقی تمام authorities سے اس بارے میں consultation کرنا ضروری ہے اس لئے آپ اس کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب اور شیر علی صاحب! آپ جو point raise کر رہے ہیں، اگر آپ سمجھتے ہیں تو اس کو تیار کر کے لے آئیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی قرارداد اگلے پرائیویٹ ممبر زڈے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب رانا محمد افضل خان، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> ”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> ”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

چونکہ کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے اس لئے یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

نیوکلیئر پاور پلانٹ سے بجلی حاصل کرنے کا مطالبہ

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں بجلی کی کمی جس کی وجہ سے ہماری معیشت مفلوج اور زندگیاں اجیرن ہو گئی ہیں، نیوکلیئر بجلی کے بڑے پلانٹ حاصل کرنے کے لئے جو پابندیاں ہمارے اوپر امریکہ، فرانس، برطانیہ اور اُن کے زیر اثر دوسرے ممالک کے علاوہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی نے لگائی ہیں، اُن کو ختم کروایا جائے۔ یہی تمام ممالک war on terrorism جو کہ ہماری جنگ نہیں، اُس پر پاکستان کو ہر طرح سے استعمال کر رہے ہیں جبکہ پاکستان پر نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول پر پابندیاں لگا کر پاکستان کی ترقی کے راستے محدود کر رہے ہیں۔ نیوکلیئر بجلی پن، بجلی کے بعد سستی ترین بجلی ہے اور فرانس جیسا ملک اپنی ضرورت کی 72 فیصد بجلی نیوکلیئر پلانٹ سے حاصل کرتا ہے جبکہ پاکستان صرف 1.2 فیصد بجلی نیوکلیئر بجلی گھروں سے پیدا کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب میں حائل رکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں بجلی کی کمی جس کی وجہ سے ہماری معیشت مفلوج اور زندگیاں اجیرن ہو گئی ہیں، نیوکلیئر بجلی کے بڑے پلانٹ حاصل کرنے کے لئے جو پابندیاں ہمارے اوپر امریکہ، فرانس، برطانیہ اور اُن کے زیر اثر دوسرے ممالک کے علاوہ انٹر نیشنل اٹامک انرجی ایجنسی نے لگائی ہیں، اُن کو ختم کروایا جائے۔ یہی تمام ممالک war on terrorism جو کہ ہماری جنگ نہیں، اُس پر پاکستان کو ہر طرح سے استعمال کر رہے ہیں جبکہ پاکستان پر نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول پر پابندیاں لگا کر پاکستان کی ترقی کے راستے محدود کر رہے ہیں۔ نیوکلیئر بجلی، پن بجلی کے بعد سستی ترین بجلی ہے اور فرانس جیسا ملک اپنی ضرورت کی 72 فیصد بجلی نیوکلیئر پلانٹ سے حاصل کرتا ہے جبکہ پاکستان صرف 1.2 فیصد بجلی نیوکلیئر بجلی گھروں سے پیدا کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب میں حائل رکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔"

میرا خیال ہے کہ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے اعتراض ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس میں "Solar Energy" کا لفظ بھی add کر لیا جائے۔ Solar Energy سے بھی مستفید ہونا چاہئے کیونکہ وہ سستی ترین ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ Solar Energy بھی بڑی اہم ہے لیکن میں نے اس قرارداد میں صرف Nuclear Energy کو address کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! Solar Energy پر آپ قرارداد لے آیئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! قواعد وضوابط کو معطل کر کے مجھے اجازت دے دی جائے، میں اسے زبانی پیش کر دیتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، قواعد وضوابط کو اتنا بھی معطل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ لکھ کر لے آئیں۔ اس قرارداد کی چونکہ مخالفت نہیں کی گئی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں بجلی کی کمی جس کی وجہ سے ہماری معیشت مفلوج اور زندگیاں اجیرن ہو گئی ہیں، نیوکلیئر بجلی کے بڑے پلانٹ حاصل کرنے کے لئے جو پابندیاں ہمارے اوپر امریکہ، فرانس، برطانیہ اور اُن کے زیر اثر دوسرے ممالک کے علاوہ انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی نے لگائی ہیں، اُن کو ختم کروایا جائے۔ یہی تمام ممالک war on terrorism جو کہ ہماری جنگ نہیں، اُس پر پاکستان کو ہر طرح سے استعمال کر رہے ہیں جبکہ پاکستان پر نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول پر پابندیاں لگا کر پاکستان کی ترقی کے راستے محدود کر رہے ہیں۔ نیوکلیئر بجلی پن، بجلی کے بعد سستی ترین بجلی ہے اور فرانس جیسا ملک اپنی ضرورت کی 72 فیصد بجلی نیوکلیئر پلانٹ سے حاصل کرتا ہے جبکہ پاکستان صرف 1.2 فیصد بجلی نیوکلیئر بجلی گھروں سے پیدا کرتا ہے۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب میں حائل رکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کس حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس قرار داد کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو منظور ہو چکی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں Rules of Procedure کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر یہ آخری قرار داد ہے اس کو ختم کر لوں تو اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن ہماری بھی تحریک out of turn لیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھی دیا کریں۔ جس نے دی ہے اس کو ہم نے out of turn لیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ ہی کا حکم ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے ذریعے آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ساری باقاعدہ approve ہو کر آئی ہیں۔ قرار دادوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ میں تحریک التوائے کار اور دیگر کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو عوام کے دیرینہ مطالبے پر پبلک پارک بنانے کے بارے میں قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود

حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو عوام
کے دیرینہ مطالبے پر پبلک پارک بنانے وبچوں کے کھیل کا میدان بنانے کے
بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود
حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو عوام
کے دیرینہ مطالبے پر پبلک پارک بنانے وبچوں کے کھیل کا میدان بنانے کے
بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے اس لئے یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود
حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو عوام
کے دیرینہ مطالبے پر پبلک پارک بنانے وبچوں کے کھیل کا میدان بنانے کے
بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

شہر اقبال سیالکوٹ میں حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے ملحقہ میدان کو پبلک پارک بنانے کا مطالبہ

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود مرجع خلائق، رشد وہدایت کے دیرینہ مرکز حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک ہے۔ جہاں بے شمار عقیدت مند روزانہ حاضری دیتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ اللہ کی برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے ساتھ ایک میدان بھی موجود ہے جسے ہر جمعرات کو میلے کی آڑ میں بے ہودگی کا مرکز بنادیا جاتا ہے جس میں تماش بین بھی کثیر تعداد میں وہاں آتے ہیں اور زائرین کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور ٹریفک کا ایک گھمبیر مسئلہ بھی کھڑا ہوجاتا ہے۔ ان معاملات کا مناسب حل کیا جائے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو علاقہ کے عوام کے دیرینہ مطالبے پر ایک پبلک پارک و بچوں کے کھیل کا میدان بنایا جائے اور اس کے لئے فنڈز جاری فرمائے جائیں۔ اس طرح ہم برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حرمت کو بھی قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ علاقے میں پھیلنے والی بے راہ روی، خرافات اور ٹریفک جام ہوجانے کی مصیبت سے بچ سکتے ہیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود مرجع خلائق، رشد وہدایت کے دیرینہ مرکز حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک ہے۔ جہاں بے شمار عقیدت مند روزانہ حاضری دیتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ اللہ کی برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے ساتھ ایک میدان بھی موجود ہے جسے ہر جمعرات کو میلے کی آڑ میں بے ہودگی کا مرکز بنادیا جاتا ہے جس میں تماش بین بھی کثیر تعداد میں وہاں آتے ہیں اور زائرین کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور

ٹریفک کا ایک گھمبیر مسئلہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان معاملات کا مناسب حل کیا جائے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو علاقہ کے عوام کے دیرینہ مطالبے پر ایک پبلک پارک و بچوں کے کھیل کا میدان بنایا جائے اور اس کے لئے فنڈز جاری فرمائے جائیں۔ اس طرح ہم برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حرمت کو بھی قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ علاقے میں پھیلنے والی بے راہ روی، خرافات اور ٹریفک جام ہو جانے کی مصیبت سے بچ سکتے ہیں۔"

چونکہ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر اقبال سیالکوٹ میں موجود مرجع خلائق، رشد و ہدایت کے دیرینہ مرکز حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک ہے۔ جہاں بے شمار عقیدت مند روزانہ حاضری دیتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ اللہ کی برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے ساتھ ایک میدان بھی موجود ہے جسے ہر جمعرات کو میلے کی آڑ میں بے ہودگی کا مرکز بنا دیا جاتا ہے جس میں تماش بین بھی کثیر تعداد میں وہاں آتے ہیں اور زائرین کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور ٹریفک کا ایک گھمبیر مسئلہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان معاملات کا مناسب حل کیا جائے۔ اس ایوان کی یہ بھی رائے ہے کہ روضہ مبارک سے منسلکہ میدان کو علاقہ کے عوام کے دیرینہ مطالبے پر ایک پبلک پارک و بچوں کے کھیل کا میدان بنایا جائے اور اس کے لئے فنڈز جاری فرمائے جائیں۔ اس طرح ہم برگزیدہ ہستی حضرت امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی حرمت کو بھی

قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ علاقے میں پھیلنے والی بے راہ روی، خرافات اور
ٹریفک جام ہو جانے کی مصیبت سے بچ سکتے ہیں۔"

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ابھی جو قرار دادیں منظور کی ہیں جن میں رانا افضل صاحب اور محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ کی شامل ہیں لیکن ان میں لفاظی بہت زیادہ کی گئی ہے۔ Rules of Procedure میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ It shall not contain arguments اس میں ہم arguments کرتے ہیں۔ اس قرار داد کی تو مجھے کاپی نہیں ملی لیکن رانا صاحب والی قرار داد کا تو پورا ایک صفحہ ہے جس میں Nuclear Energy کے فوائد بتائے گئے ہیں، فرانس میں نیوکلیئر انرجی اتنی زیادہ ہوتی ہے، war on terror ہماری نہیں اور بہت ساری چیزیں جو کہ اس کے ساتھ relevant نہیں ہیں اس کی بجائے اگر یہ قرارداد ایسے آتی کہ "یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نیوکلیئر پاور پلانٹ کے حصول اور تنصیب میں حائل رکاوٹ دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔" اتنا سا کر دیا جاتا تو rules کے مطابق تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! بات یہ ہے کہ جس وقت یہ circulate ہوئی اور House میں پیش بھی ہوئی تو اس وقت آپ اعتراض کرتے اور اس وقت House میں بات ہوتی تو آپ نے کہا کہ ہمیں provide نہیں کی گئی۔ یہ تو کافی دن پہلے circulate ہوئی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نہیں یہ circulate نہیں ہوئی۔ اس کو ابھی out of turn لیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل یہ out of turn والی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس کو oppose اس لئے نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس کے issue اور matter کے ساتھ ہمارا کوئی اختلاف نہیں بلکہ اس کی form کے ساتھ ہے۔ یہ تو اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس اس کو amend کرنے کا بھی اختیار ہے۔

The Speaker may admit a Resolution after amending it.میری آپ سے گزارش ہے کہ اتنی ساری لفاظی اور اتنے سارے arguments کی بجائے اس کے matter کو محدود رکھیں۔ یہ ایک ٹیکنیکل چیز ہے جو آپ کے notice میں لانی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر House میں ایک قرارداد آتی ہے اور ہم اس کو بالکل simple کر دیں تو ٹھیک نہیں۔ اس میں کچھ تھوڑی بہت logic تو دینی پڑتی ہے کہ ہم بات کرنا کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! Rules of Procedure میں لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بھی اس کو پڑھا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں out of turn کا principle طے کر لیں، otherwise دونوں طرف بیٹھے ہوئے ممبران نے decide کرنا ہے کہ اس House کو کس طرح چلانا ہے۔ اس پر آپ بیٹھ کر فیصلہ کر لیں جس طرح بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق ہم چلیں گے۔ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ابھی آپ کی طرف ہی آ رہا ہوں۔ جی، محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف دو گزارشات کرنا چاہتی ہوں کہ میری ایک قرارداد نمبر 86/10 تھی جس پر پرسوں عملدرآمد ہو چکا ہے۔ میں Chair اور معزز وزیر قانون صاحب اپنی، رانا منور غوث صاحب اور زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی طرف سے اور سرگودھا کے غریب عوام کی طرف سے شکریہ کہنا چاہتی ہوں۔ دوسرا میں رولز کی بات کروں گی کہ Rule 116 کی کلاز۔iv ہے۔

> It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one definite issue

جناب والا! ہماری قرار داد نمبر 2 اور 3 ایک وقت میں یہ کہتی ہیں کہ انگریزی تعلیم لازمی قرار دینے پر یہ ایوان خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ main Resolution کی بات کر رہی ہیں یا out of turn کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: نہیں۔ جناب سپیکر! میں main Resolution کی بات کر رہی ہوں جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے اور اس کو میں oppose کرنا چاہتی تھی۔ ایک طرف تو وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو appreciate بھی کر رہا ہے جس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ کورسز اور ٹریننگ کے لئے بھی arrangements کئے جائیں۔ یہ دو باتیں ہو گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ ادھر ہی رک جائیں۔ جب آپ رولز کی بات کرتے ہیں تو یہ جو main Resolution تھی یہ already circulate ہوئی تھی اور آپ کے پاس بھی تھی۔ اس کا جو proper forum تھا وہ یہی تھا کہ جس وقت یہ پیش کی گئی تھی اس وقت آپ object کرتے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! یہ move ہی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر یہ move ہی نہیں ہوئی تو پھر آپ اس پر کس طرح بات کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ accept کس طرح سے ہوئی، یہ admit کس طرح سے ہوئی، جب rules یہ بتاتے ہیں کہ وہ clearly ایک issue کو address کر رہا ہو تو وہ accept ہو گی۔ اسی طرح سے جو تیسری قرار داد ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ move ہوئی تھی یا نہیں ہوئی تھی؟

محترمہ سیمل کامران: نہیں۔ جناب سپیکر! وہ move ہی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ اس پر بات کیوں کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ اس میں بھی different issues کو address کیا جا رہا ہے، پھر بھی وہ admit ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! جو چیز House میں move ہی نہیں ہوئی وہ House کی ملکیت نہیں ہے۔ اس بارے میں آپ سیکرٹریٹ میں جا کر بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سیالکوٹ والی قرارداد اس ایوان میں accept ہوئی ہے ناں! وہ یہاں پر پیش بھی ہوئی ہے اور move بھی ہوئی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اس کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات سیکرٹریٹ کے internal working کی ہو رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دراصل جو صاحب ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں کے ساتھ attached ہیں انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں بہت عرصہ کام کیا ہے اس لئے وہ internal working کے بارے میں جو چیزیں جانتے ہیں انہوں نے ان کی نشاندہی کی ہے لیکن میری یہ گزارش ہے کہ سیکرٹریٹ کی internal working سے متعلق ایک ممبر بالکل بات کر سکتا ہے اور rule بالکل permit کرتے ہیں لیکن سپیکر چیمبر میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تو پہلے کہہ رہا ہوں کہ جو چیز اس وقت اس House کی ملکیت نہیں ہے اس پر ہم کیسے discuss کر سکتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس سے پہلی قرارداد کو پڑھیں تو اس میں کتنی چیزیں کہی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئندہ سے ایسی قرارداد آئے تو وہاں پر اس کے proper forum کو adopt کریں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! رات 15-2-2010 گیارہ بجے ایکسپریس ٹی وی کے پروگرام "Point Blank" میں مبشر لقمان صاحب نے ایک ڈاکومنٹری فلم پیش کی ہے کہ غالباً ہمارے لاہور یا بہت سے دوسرے مقامات کی نہروں میں سیوریج کا گندہ پانی گرتا ہے، وہاں سے قرآن مجید کے ہزاروں نسخے برآمد ہوئے ہیں۔ ایک اللہ والے غالباً شیخ نظام الدین صاحب نے وہاں سے وہ نسخے اٹھائے ہیں، وہ اٹھاتے ہیں اور دھوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا پریشان کن مسئلہ ہے کیونکہ اس سے قرآن کریم کی توہین ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو فقہی اور شرعی رُو سے دیکھے کہ ایسے بوسیدہ قرآن پاک کے نسخہ جات کا حل اور طریق کار ہونا کیا چاہئے کیونکہ یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ مسلمان ممالک میں ہمارے ہاتھوں سے قرآن پاک کی اس طرح سے توہین ہو رہی ہو۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ کل "جنگ" اخبار میں چنیوٹ سے متعلق خبر شائع ہوئی ہے کہ من پسند ٹھیکیداروں کو ٹینڈر دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیکیداروں نے میڈیا سنٹر کے باہر احتجاج اور دھرنا دیتے ہوئے صحافیوں کو بتایا کہ DO. Roads اللہ رکھا مسیح بھٹی انہیں ٹینڈر نہیں دیتا۔ مقامی ضلعی انتظامیہ بھی DO. Roads کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور مقررہ تاریخ کے دن اپنے من پسند ٹھیکیداروں کو ہوٹلوں میں بیٹھ کر ٹینڈر جاری کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح اخبار پڑھنے کی اسمبلی میں اجازت نہیں ہے اور آپ نے جو point raise کرنا ہے تو آپ main بات کریں تو بہتر ہے۔لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے مل کر ان کے علم میں لائیں اور اگر اس کا کوئی حل نہیں نکلتا ہے تو پھر اس کے proper forum کو adopt کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر مواصلات کو ہدایت کی جائے کہ جب ڈی او بلڈنگ موجود ہے تو ان کے اختیارات DO. Roads کو کیوں دیئے گئے اور وہ DO. Roads محکمہ بلڈنگ کے ٹینڈر کیوں جاری کرتے ہیں؟ دوسرے ہمارے ڈی سی او صاحب چنیوٹ نے 17 ویں سکیل کے آفیسر DO. Buildings کو بغیر کسی محکمانہ کارروائی کے حکم دیا ہے کہ چنیوٹ سے دفع ہو جاؤ۔ کیا سیکرٹری C&W موجود نہیں ہیں؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! معذرت کے ساتھ کہ یہ آپ کے اپنے علاقوں اور حلقوں کے مسائل سے متعلق concerned minister سے discuss کر کے پھر اسمبلی کا floor use کریں تو وہ زیادہ اچھی اور مناسب بات ہو گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے آج صبح بھی بات کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں تو پھر اس کا جواب لے لیں ناں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ جہاں پر آپ کا کام نہیں ہو تا تو پھر اس کا بھی ایک proper forum ہے اسے آپ اس حساب سے لے کر آئیں۔ آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں اور اس کے بعد بتا دیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے ان سے بات کی تھی تو انہوں نے کہا کہ آپ یہ point اٹھائیں گے تو اس کا نوٹس لے لوں گا۔ آپ ان کے ذمہ لگا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح تو نہیں کہ House میں آپ بات کریں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ میں نوٹس لے لوں گا تو پھر ٹھیک ہے۔ لاء منسٹر صاحب! یہ آ رہے ہیں تو آپ kindly انہیں دیکھ لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی میری بہن ماجدہ زیدی نے چوک یتیم خانہ پر اوور ہیڈ برج اور انڈر پاس بنانے کے حوالے سے قراداد پیش کی تھی۔ اسی علاقے میں جب انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنے گا تو obviously ارد گرد کی دکانوں کو حکومت کو acquire کرنا پڑے گا اور وہاں کے لوگوں کے کچھ تحفظات ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ جب حکومت ان کی جگہ یا دکانیں acquire کرے تو انہیں مارکیٹ پرائس کے مطابق قیمت ادا کی جائے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک تحریک بھی جمع کروائی تھی جو سپیکر صاحب نے مہربانی کرتے ہوئے out of turn لے لی تھی جس کا ابھی جواب رانا صاحب نے دینا ہے۔ ابھی اس کا کوئی proper جواب نہیں آیا۔ جب وہاں پر bridges بنیں گے اور خاص طور پر انجمن حمایت اسلام کی سو سے بھی زیادہ دکانیں ہیں جن کی income سے انجمن حمایت اسلام یتیم خانہ کے یتیم بچوں کی پرورش کرتی ہے اور اس ادارے کو چلایا جا رہا ہے۔ وہ ایک ایسا point

ہے جہاں پر دکانیں چل رہی ہیں اور income generate ہو رہی ہے۔ اگر انہیں کسی دور علاقے میں لے جایا جائے تو انہیں کم سے کم اتنی قیمت ادا کرنی چاہئے کہ اس کے متبادل ایسی ہی جگہ اس قیمت سے مل سکے کہ جس سے دوبارہ اتنی ہی income generate ہو سکے جس سے انجمن حمایت اسلام کا ادارہ چل سکے۔ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے لوگوں کے تحفظات ہیں تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کی یہ جائز خواہش اور مطالبہ ہے جس کے لئے میری پیش کی گئی تحریک کے جواب کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ اس ہفتے میں آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی تحریک پیش ہو چکی ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جی، تحریک پیش ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: out of turn پیش ہوئی تھی تو کب تک pending ہوئی تھی؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس ہفتے کے لئے کی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ان کی out of turn تحریک دیکھ لیں اور اس کا جواب جمعہ تک دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ مجھے کاپی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کی کاپی رانا صاحب کو دے دیں تاکہ اس کا جواب آ جائے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ 7-2-2010 کے روزنامہ "جنگ" میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ محکمہ سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ اینڈ پنجاب بیت المال میں کافی عرصے سے گریڈ 18 کی 30 اور گریڈ 19 کی بطور ڈائریکٹر 13 سیٹیں خالی ہیں جن کی وجہ سے محکموں کی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ضلع وہاڑی سمیت کئی اضلاع ایسے ہیں جہاں پر DO سوشل ویلفیئر یا کسی جونیئر آفیسر کو ایڈیشنل چارج دے کر محکموں میں خانہ پری کی گئی ہے جس

سے نہ صرف ان افسران بلکہ ان شعبہ جات کی کارکردگی بھی متاثر ہو رہی ہے جہاں انہیں تعینات کیا گیا ہے۔ حکومت کو اس کا فوری طور پر نوٹس لینا چاہئے اور پچیس پچیس سال سے promotion کے انتظار میں بیٹھے افسران کی promotion ہونی چاہئے اور انہیں ان سیٹوں پر تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ضلع وہاڑی اور ضلع سیالکوٹ میں وومن ورکنگ ہاسٹل موجود نہیں ہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کو پابند کیا جائے کہ جن اضلاع میں وومن ورکنگ ہاسٹل نہیں ہیں وہاں پر ان کو بنایا جائے تاکہ سرکاری محکموں یا پرائیویٹ شعبوں میں کام کرنے والی خواتین کو رہائش کا مسئلہ پیش نہ آئے اور وہ بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔ بہت شکریہ

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فوزیہ بہرام: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی ایک پوائنٹ آف آرڈر پر مولانا الیاس چنیوٹی صاحب نے قرآن پاک کی بے حرمتی کا نکتہ اٹھایا۔ اس کے بعد انہوں نے اس پر کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا اور وہ دوسری بات پر آ گئے لیکن میرا ذہن اسی بات پر ہے کہ ہمارا ملک مسلمانوں کا ہے تو آپ نے بھی اس پر کوئی توجہ نہیں فرمائی تو میں یہ چاہتی ہوں کہ ہمارا یہ ایوان، جناب سپیکر یا آپ کی طرف سے concerned سیکرٹری کو یہ matter refer کیا جائے یا وزارت قانون کے وزیر رانا صاحب کو ہدایت کی جائے کیونکہ اتنی بڑی توہین اور اتنی بڑی زیادتی کی بات اب میرے علم میں آ چکی ہے کہ بہت کثیر تعداد میں قرآن پاک وہاں پھینکے جاتے ہیں۔ ایسا ایک مسلمان ملک میں ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے میری بات پوری نہیں سنی تھی کیونکہ میں نے کہا تھا کہ آپ فوری طور پر لاء منسٹر صاحب کو مل لیں اور اس پر لاء منسٹر صاحب پورا action لے کر بتائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قرآن پاک کی توہین کا کوئی بھی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ معاملہ میرے نوٹس میں لائیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کے یہ الفاظ آپ حذف کروائیں کہ جو انہوں نے کہا کہ لاء منسٹر کو ہدایت کریں۔ میرے پاس

ہدایت پہلے سے موجود ہے اور مجھے بخوبی قرآن پاک کی اہمیت اور تکریم کا انشاءاللہ تعالیٰ احساس ہے اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس بارے میں مزید کوئی ہدایت کی ضرورت ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مزید ہدایت ابھی آ رہی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! بڑی خوشی کی بات ہے کہ لاء منسٹر صاحب میرے پرانے colleague ہیں اور میں نے اس حوالے سے کہہ دیا تھا جب ان کو ہدایت بھی ہوتی تھی اور یہ ہدایت نہیں لیتے تھے۔ میں نے سوچا شاید ابھی یہ وہی ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ بدل چکے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج صبح ہمارے ایک معزز ممبر نے اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور میرا خیال ہے کہ by individual یہ longest بائیکاٹ ہے اور وہ ابھی تک یہاں نہیں آئیں، وہ ڈاکٹر سامیہ امجد ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کا notice لیا جائے۔

معزز ممبران: وہ بائیکاٹ کل کیا تھا۔

ڈاکٹر اسد اشرف: میرا نہیں خیال کہ اس سے پہلے کبھی کسی نے اتنا بڑا individual بائیکاٹ کیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے notice میں بھی یہ ابھی آ رہا ہے۔۔۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! میں آپ سے التجا کروں گا کہ آپ شیخ علاؤالدین صاحب کو direct کریں، ان سے request کریں کہ وہی ان کو منا کر لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ میں آپ کی بات پر غزالہ سعد رفیق صاحبہ اور نیلم جبار صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ ڈاکٹر سامیہ امجد سے بات کر کے انہیں House میں لائیں۔ میں ڈاکٹر اسد اشرف کا شکر گزار ہوں کہ وہ House کے ممبران پر اتنی نظر رکھتے ہیں۔ محترمہ ثمینہ خاور حیات!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! خواتین پر ہی اتنی نظریں رکھی جاتی ہیں۔ (قہقہہ)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے چنیوٹی صاحب اور میری بہن فوزیہ بہرام نے قرآن مجید کی بے حرمتی پر جو بات کی ہے اس پر میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں draft کرکے ایک Resolution move کی ہے۔ میں اس پر اپنی بہن اور چنیوٹی صاحب سے help لوں گی کہ ہم اس میں کس طریقے سے amendment کریں اور اس کو میں کل House میں out of turn move کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، مائزہ حمید صاحبہ!

محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! آج کل ایک مسئلہ Southern Punjab میں آ رہا ہے اور وہ کھاد کا مسئلہ ہے۔ اس کی قیمت -/700 روپے ہونی چاہیئے تھی جبکہ وہ -/825 روپے کی ہے اور پھر بھی available نہیں ہے۔ کسان کے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے اس کو investigate کرنا چاہیئے خاص طور پر ضلع رحیم یار خان اور خان پور کی طرف۔ اس پر کوئی implementation کروانی چاہیئے۔ یہاں آپ DCO کو engage کریں کہ وہ وہاں جائیں اور چیک کریں کہ کھاد کی availability کیوں نہیں ہے؟ یہ sowing season ہے، کسان suffer کر رہا ہے اور پہلے ہی کسان ہر طرف سے بالخصوص پانی کی وجہ سے بہت suffer کر رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! میں بہت اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی یہاں قرآن مجید کے اوراق کا ذکر ہو رہا تھا تو پورے پنجاب میں سیوریج کا پانی نہروں میں پھینکا جا رہا ہے۔ یہ پہلے بھی کئی دفعہ بات ہو چکی ہے لیکن میرے خیال میں یہاں سے کسی کو کوئی instruction نہیں دی گئی کہ اس پر کوئی immediate action لیا جائے۔ سیوریج کا پانی نہروں میں پھینکا جا رہا ہے اور direct سبزیوں اور کھیتوں کو دیا جا رہا ہے جس سے ہیپاٹائٹس جیسی بیماریاں ہم خود لوگوں کو donate کر رہے ہیں۔ میں House کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ اس پر

کوئی کمیٹی بنائی جائے اور جہاں جہاں یہ سیوریج کے پانی کا مسئلہ ہے اس کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے اس پر فوری طور پر action لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب سے مل لیں اور متعلقہ منسٹر صاحب کو بٹھا کر بات کر لیں۔ یہ کمیٹی واقعی بنی چاہئے، اس کو آپ دیکھیں۔

جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احمد خان بلوچ!

جناب احمد خان بلوچ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ House کا اتنا وقت ضائع ہوتا ہے خدارا اس کے متعلق سوچیں۔ ایڈوائزری کمیٹی جو میٹنگ کرتی ہے اس میں یہ سختی سے کوئی فیصلہ کیا جائے کیونکہ تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار کے وقت میں بھی پوائنٹ آف آرڈر شروع ہو جاتے ہیں پھر یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس چیز کا پوائنٹ آف آرڈر کرنا ہے، کس چیز کا نہیں کرنا یا کس کی اجازت ہے، کس کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں پر سینما کے متعلق، پتنگ بازی کے متعلق اور شراب کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر ہوتے ہیں جس سے House کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ جو ہم لکھنے پڑھنے والے ہیں، تحریکیں جمع کروا دیتے ہیں، بغیر جمع کروائے کوئی زبانی بات نہیں کرنا چاہتے، ہم جیسے ممبران تو رہ جاتے ہیں اور فضول باتوں میں وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ میں دو چیزوں کی گزارش کرتا ہوں کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی اس بات پر عمل کرے۔ ایک فارمولا Question Hour میں بنا دیا گیا ہے، یہاں چار سو ممبران کا House ہے اور اس کے لئے ایک گھنٹے کا ٹائم ہے۔ جب ڈیڑھ سو ممبران تھے اس وقت بھی اس کا وقت ایک گھنٹہ تھا۔ اس میں صرف تین ضمنی سوال کی اجازت دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ دو ضمنی سوال mover کرے گا اور باقی پورے House میں سے صرف ایک ضمنی سوال کی اجازت ہو گی۔ سوالات کے متعلق جو اہم چیزیں پوچھنے والی ہوتی ہیں وہ پوچھی ہی نہیں جاتیں۔ سپیکر صاحب کہتے ہیں کہ تین سوال کر سکتے ہیں کیونکہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے لہذا آپ بیٹھ جائیں۔ حالانکہ ضابطے اور laws میں ایسی چیزیں نہیں ہیں، وہاں یہ ہے کہ کوئی جتنے مرضی سوال کر سکتا ہے۔ اس میں ذرا مہربانی کریں۔ اس کے لئے کوئی ٹائم Question Hour کا in writing

لے آئیں، اس کو by laws میں لے آئیں یا پھر چار سو ممبران کی تعداد کو مد نظر رکھ کر Question Hour کے وقت کو بڑھایا جائے۔ اس میں ضمنی سوالات کی تعداد زیادہ کریں، کیونکہ ضمنی سوالات نہیں ہوتے۔ جونہی تلاوت ختم ہوتی ہے فوری طور پر Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر شروع ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ House کا وقت جتنا بھی ہو سکے بچایا جائے اور اچھی چیزوں پر خرچ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچ صاحب! آپ کی بات بڑی important ہے۔ ہمارے 371 ممبران ہیں اور لوک سبھا کے 550 ممبران ہیں ان کا بھی ایک ہی گھنٹہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو ہمیں سب کو مل کر دیکھنا چاہئے کہ ہمیں اس گھنٹے کو utilize کس طرح کرنا ہے اور اس میں ہم نے maximum business of the House کیسے conduct کرنا ہے؟ اس پر بالکل بیٹھ کر بات بھی ہونی چاہئے اور اس کو دیکھنا بھی چاہئے۔ محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت چنیوٹی صاحب نے قرآن پاک کی بے حرمتی کا مسئلہ اٹھایا ہے وہ یقیناً ہر مسلمان کے لئے بڑی دل گرفتہ بات ہے۔ اس پر آپ نے کمیٹی بنانے کا بھی حکم دیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس پر کافی working کی بھی ضرورت ہے۔ جو ضعیف نسخے جنہیں لوگ اس طرح سے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میں کیسے بیان کروں کہ ان میں بڑے تاریخی اور نایاب نسخے جات بھی ہوتے ہیں۔ جن کو collect کرنے کے لئے یونین کونسل کی سطح پر ایک ایسا ادارہ بنانے کی ضرورت ہے کہ جن لوگوں کے پاس ایسے نسخہ اور دینی کتابیں موجود ہیں وہ لا کر اس ادارے میں proper طریقے سے جمع کروائیں۔ وہاں ان کی چھانٹی میں دو دو، تین تین سو سال پرانے نسخے اور بڑے کام کی دینی کتابیں نکل سکتی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے ایک proper ادارہ بنا کر اس کے سپرد یہ کام کیا جائے تاکہ بے حرمتی بھی نہ ہو اور گورنمنٹ کی سطح پر ان کو جس جائز طریقے سے تلف کرنے کی ضرورت ہے وہ اپنی custody میں کروائے۔ جو کمیٹی تشکیل دی جائے براہ مہربانی اگر اس میں آپ ہم اپوزیشن والوں کو بھی شامل کر لیں گے تو ہم بھی اپنی تجاویز بہتر طریقے سے دینا چاہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! محکمہ ویلفیئر پلاننگ میں jobs کا اتنا مسئلہ ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ کسی ایک کو بھی نوکری نہیں ملی۔ اس شعبے کا تعلق بالخصوص خواتین سے ہے۔ ہمیں پتا چلا ہے کہ ایک دو DCOs نے کچھ اضلاع میں نوکریاں دی ہیں تو یہ نوکریاں کن کو ملتی ہیں اور خاص طور پر جو نوکریاں روکی ہوئی ہیں تو حکومت پنجاب کا انہیں روکنے کا مقصد کیا ہے؟ دوسرا یہ کہ ابھی فیصل آباد لیڈی ہیلتھ ورکرز نے اپنی تنخواہوں کے بارے میں اتنا بڑا جلوس نکالا ہے۔ جو محکمہ صحت کے بارے میں ہے، یہ بتایا جائے کہ ان کی تنخواہیں کیوں نہیں بڑھائی جاتیں؟ جب ہم 20 فیصد تنخواہیں بڑھاتے ہیں تو مہنگائی 200 فیصد بڑھ جاتی ہے۔ وہ بے چاری خواتین گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلاتی ہیں، وہ اتنا کام کرتی ہیں لہذا ان کی تنخواہیں بھی بڑھائی جائیں۔ منصوبہ بندی میں جو نوکریاں روکی ہوئی ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، یہ کب نوکریاں دی جائیں گی، کیا یہ نوکریاں اس وقت دی جائیں گی جب حکومت کے پانچ سال ختم ہو جائیں گے؟ اس بارے میں غور کیا جائے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین کے ساتھ زیادتی ہے۔ یہ خواتین کا محکمہ ہے ان میں نوکریاں جلد از جلد ملنی چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میرے خیال میں کافی باتیں ہو گئی ہیں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے ایک اہم بات آپ کے نوٹس میں ڈالنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نوٹس میں لانی ہوتی ہے، ڈالنی نہیں ہوتی۔ آپ ذرا اپنی اردو ٹھیک کر لیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے میری correction کی ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ آرمی ریٹائرڈ آفیسرز کو کانسٹیبل بھرتی کئے چار ماہ ہو چکے ہیں۔ وہ پہلے آرمی میں تھے اب انہیں کانسٹیبل بنایا گیا اور وہ چار سو افراد پر مشتمل ہیں۔ چار سو افراد کو محکمہ پولیس میں نوکریاں دی گئی ہیں اور ان کو چار ماہ سے تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔ ابھی بھرتیاں کرنے کی بات کی گئی، انہوں نے یہ بڑی important بات اٹھائی ہے اور یہ بھی important ہے کہ جن کو بھرتی کیا گیا ہے ان کو ابھی تک تنخواہیں نہیں دی گئیں۔ یہ مسئلہ میں آپ کے notice میں لانا چاہتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 17۔فروری 2010 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔